

# واقعات عالمگیری



قیمت ایک روپیہ عشر

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



حوالات

مکتبہ انیسویں  
۱۹۲۹

واقعات کی تاریخ

تالیف

پروفیسر ایچ ایم ایچ

۱۹۲۹

پروفیسر ایچ ایم ایچ

پروفیسر ایچ ایم ایچ

۱۹۲۹

133562

ایہذا ہے میرا شکر حضرت مولانا صاحب کرامت کو  
کہ جو مجھے تحقیق اشاعت کا اس کا حق

میں کتب خانہ مولانا صاحب

سے

## مقدمہ

واقعاتِ عالمگیری عالمگیر اعظم کے ابتدائی حالات کے متعلق ایک نہایت اہم تاریخی مسودہ ہے۔ بالخصوص تختِ سلطنت کے لئے کشمکش کی ایک بہت عمدہ اور مرتب سرگزشت ہے۔ علامہ شبلی مرحوم کی کتاب "عالمگیر پر ایک سرسری نظر" میں اس تاریخی مسودہ سے کافی استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف کتابوں میں واقعاتِ عالمگیری کے اتنے مختلف نام ملتے ہیں کہ انسان کوئی ایک نام متعین کرنے میں حیران رہ جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ واقعاتِ عالمگیری

۲۔ ظفر نامہ عالمگیری

۳۔ حالاتِ عالمگیری

۴۔ وقائعِ عالمگیری

۵۔ اقبال نامہ عالمگیری

۱۔ فہرستِ مخطوطاتِ کیرج ص ۱۰۰ + ظفر نامہ بادشاہِ عالمگیر کنوئیر ۲۵ رمضان ۱۱۹۶ھ (از محمد کرم و محمد نور)

محض ڈاکٹر پروکتے بنع میں میرزاں کی طرف منسوب کیا۔

۲۔ فہرستِ مخطوطاتِ بٹیس میوزیم ص ۲۶۲-۲۶۳

۳۔ فہرستِ مخطوطاتِ ناسی انڈیا آفس ص ۳۴۵-۳۴۶

۴۔ فہرستِ کتبِ ناسی ہدک لائبریری پنجاب کے نسخے کے اخیر میں یوں لکھا ہے "نامِ شہدائے اہلِ ہند"

شہدائے آلام کاہ معرفت نشاں اورنگ زیب عالمگیری . . . . . کرم الہی تاریخ ۱۲۶۱ھ بہائی برہمنوں

۶۔ اورنگ زامہ عالمگیری

میں نے علامہ ابن عربی کے تفسیر میں بھی نہیں بلکہ اور کچھ ناموں واقعات عالمگیری انتخاب کیا ہے۔  
 اور کتاب کا مصنف عاقل خان میر سکر کی خوانی رانی بیان کیا ہے اس کے محیب است  
 ہے کہ عاقل خان رانی کا ذکر جہاں کہیں آیا ہے اس کے ضمن میں اس کی دوسری تصانیف کے نام  
 پر مشورہ کر اس تصنیف کا کہیں ذکر نہیں ملتا صرف صاحب منتخب المصاب نے اپنی کتاب  
 میں اورنگ زامہ کی تصنیف کے تحت اس میں بول لکھا ہے۔

عاقل خان خوانی در واقعات عالمگیری بالذات خود بشرح اسیطہ لکرتے ہیں۔

پہلے اس کتاب کو میر خاں جہاد کا نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر پوسٹ  
 پرنس میوزیم کی فہرست خطوط مشرقی میں واقعات عالمگیری کو پہلے میر خاں جہاد کی تصنیف  
 بتلایا ہے۔ پھر بعد عاقل خان رانی کی شوقی مہر ماہ "اورنگ زامہ" کا ذکر کیا ہے وہاں اس کے ہی عاقل  
 خان رانی ہی کی تصنیف قرار دیتے ہوئے اپنے پہلے اندراج کی غلطی کا اقرار کیا ہے۔ جہاد آباد کے  
 کتب خانہ آصفیہ میں واقعات عالمگیری کے دو نسخے ہیں جن میں سے ایک کتب خانہ آصفیہ کا  
 کتابت منسوب ہے۔ اسے میر خاں جہاد کا نام کی تصنیف بتایا گیا ہے۔ ایک نسخہ میر خاں جہاد  
 زاشن کے عہد کے ہی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ایک اور نسخہ آداب عالمگیری کے ساتھ منسوب ہے۔

دوسرے نسخے آداب عالمگیری کے ہیں جن کا نام اورنگ زامہ ہے۔ اورنگ زامہ میر خاں جہاد کے

میں میر خاں جہاد کے نسخوں کے خیرین لکھا ہے اورنگ زامہ میر خاں جہاد کے

کتابت آداب عالمگیری کے بلکہ

کتابت آداب عالمگیری کے

اورنگ زامہ میر خاں جہاد کے

پنجاب یونیورسٹی کے فرسٹ نگار نے بھی اپنے ہاں کے نسخہ کو امیر خاں مذکورہ کی طرف سے لیا  
 ہے۔ بعض متوفیوں نے اپنی تالیفات میں یہاں عاقل خاں راہی کی ثنویات کا ذکر کیا ہے۔ وہاں  
 "واقعات عالمگیری" اور "تذکرہ عالمگیری" میں کی دو الگ الگ کتابیں قرار دی ہیں۔  
 عاقل خاں راہی کے حالات ششراہ ہیں۔

زادہ پیر مہر کی قوم سپید فرائض خراسان سے تھی۔ ان کا تعلق ہے میرزا علی رضا خان  
 پیرزادہ شہسوار خان پیراں الدین راہی کی نسبت سے۔ ان کی کتاب "تذکرہ عالمگیری" میں مذکور ہے  
 جس نے اس کی حین کا ذکر وہی ہے۔ ان کا تعلق ہے میرزا علی رضا خان راہی  
 مقرر کیا گیا تھا۔ عالمگیری کی ایک شکریت ہے، ظاہر ہوتا ہے کہ عاقل خاں نے وہی کی موجودگی سے اپنے  
 شاہی منصب کو ترک کر کے گوشہ نشینی کی درخواست کی اور وہی نے اس کی رضا مندی کی۔

ان کے بعد بھی وہ خراسان صوبہ دار رہے۔ ان کا تعلق ہے میرزا علی رضا خان راہی  
 وراثت سے برگاہ گوشہ دار بنے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے میرزا علی رضا خان راہی  
 خواجہ میرزا قاسم باوجود ان کی نسبت و منصب سے ان کا تعلق ہے۔ ان کی تاریخ و تالیفات  
 تہذیب خدمت قبول خواجہ میرزا قاسم راہی نے تالیف کی ہے۔

اس تحریر سے عیاں ہوتا ہے کہ ان کا نسب اور گوشہ نشینی کی درخواست عاقل خاں  
 اور خواجہ میرزا قاسم سے ہی برداشت کی گئی تھی۔ عالمگیری کے دل پر عاقل خاں کی عبادت کا ذکر ہے۔  
 تھا اور وہ عاقل خاں سے اتنا خوش تھا کہ عنایت سے ان کے لیے ایک عاقل خاں کی عبادت کا ذکر ہے۔

یاد رہے اور مثال کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ عاقل خاں راہی کی تالیفات میں "تذکرہ عالمگیری" اور "واقعات عالمگیری"۔

۲۔ شہسوار خان راہی کی تالیفات میں "تذکرہ عالمگیری" اور "واقعات عالمگیری"۔



منصب کو رد نہیں کرتا اس پر ناراض نہیں ہوتا بلکہ اس کی سابقہ خدمات کا ذکر کرتا ہوا ہاتھ پر  
روپیہ سالانہ وظیفہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

عادل خاں نے سن ۱۱۰۰ھ میں دہلی میں وفات پائی اور وہیں اُسے دفن کیا گیا نہایت  
مختیرانہ کیفیت سے انصاف تھا۔

اس کے علمی کارناموں میں اس کی مثنویات میں مثل مثنوی "مہر و ماہ" جس کے متعدد  
نسخے ملتے ہیں ملاحظہ ہوئی یہ لکھنؤ میں چھپ بھی چکی ہے۔ دوسری مثنوی "شمن و پروانہ" یا قصہ  
پروانہ سنہ ایک دیوان بھی ہے۔ عادل خاں کا مندرجہ ذیل شعر ایک مرتبہ عالمگیر کے ساتھ پڑھا  
گیا تو اس کے اعادہ کی فرمائش کی اور پوچھا یہ کس کا شعر ہے۔

عشق چہ آساں نموہ آہ چہ دشوار بود      ہجر کہ دشوار بود یار چہ آساں گرفت  
واقعات عالمگیری کے اہم نمایاں یہ ہیں۔  
۱۔ عالمگیری کی پیدائش۔

۲۔ شاہ جہان نے اپنی اولاد میں صوبوں کی حکومت جس طرح تقسیم کی اس کی تفصیل۔  
۳۔ دکن پر حملے۔

۴۔ شاہ جہان کی بیماری

۵۔ دارا شکوہ کی جرح سے بھرتی ہوئی تجویز۔

۶۔ شاہ جہان اور عالمگیر کی خط و کتابت اور شاہ جہان کا قلعہ نشین ہونا۔

۷۔ شجاع اور عالمگیر کی جنگ۔

اصفا شاہ اور احمد شاہ کا نام

۱۔ فریت شاہان احمد شاہ کے نام سے سب سے پہلے مثنوی غالباً ترکی زبان میں لکھی گئی۔

۸۔ امیر کے قریب داراشکوہ کی دوبارہ ہزیمت اور گرفتاری۔

۹۔ شہزادہ محمد سلطان کا بنگالہ پر حملہ۔

۱۰۔ شاہجہان کی وفات اور اس کا جنازہ۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کتاب کے متعدد نام کیونکر تراشے گئے ہیں اور ناچیز رائے یہ ہے کہ مصنفین و مؤلفین عام طور پر اپنی کتابوں کے مقدمات میں کتاب کا نام اور موضوع اور غرض و غایت تالیف بیان کر دیتے ہیں لیکن عاقل کی زیر بحث تالیف میں کہیں اس کا نام و نام نہ نہیں کیا گیا۔ اس بنا پر مختلف اشخاص نے اپنے خیال کے مطابق ایک ایک نام تراش لیا لیکن یہ کہ شروع میں عاقل خاں کا ارادہ ہو کہ عالمگیری کے مکمل حالات لکھ دیتے ہوں لیکن بعد ازاں یہ فریغ ہو گیا اور کتاب غیر مکمل ہونے کی وجہ سے بے نام رہ گئی۔ یہاں یہ ہے کہ عاقل خاں نے اپنی جانب سے ایک غیر جانبدارانہ بیان جنگِ تین دنوں کے متعلق لکھ لیا اور کار کے قلمبند کیا اور حال اس کے اعتبار سے اس بنا پر اپنا نام یاد کیا۔ ضروری مقدمات کی ضرورت نہیں تھی اور اس سے بعض اس کا مواضع خوافی خاں مؤلف منتخب المصابہ ہی جانتا تھا اس لیے اپنی تالیف میں بیان کیا ہے۔

یہاں شائع کردہ تین واقعات عالمگیری میں ذیل کے قلمی نسخوں پر مبنی ہیں جن کے مکمل نسخے

مختلف مکتبہ نشانیوں میں کئی کئی نسخوں کے فرق و تفرق سے عوامی مکتبہ میں موجود ہیں۔

(ا) نسخہ مملوکہ پرنسپل سراج الدین آرزو گنڈاپ کا کالج پورہ۔

(ب) نسخہ مملوکہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔

(ج) مؤلف کا ذاتی نسخہ۔

(د) نسخہ مملوکہ پنجاب پبلیک لائبریری لاہور۔

اول تین کو پنجاب پبلک لائبریری کے نسخہ اقبال نامہ عالمگیری سے نقل کیا گیا تھا جس کو



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اقبال نامہ عالمگیری

ابوالمظفر محی الدین محمد اوزنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی خداداد ملکہ  
ابد اللہ سلطانہ۔ آن قطب سلطنت و جہان داری، و مرکز دائرہ عظمت و بختیاری  
مقتدائے خوانین جم شکوہ، قبلہ گاہ سلاطین معدلت پرشورہ، برآزندہ بزم کرامت و  
کامرانی، فرازندہ علم جلال و جہان بینی۔ چراغ دودمان جاہ و جلال، گلبن ریاض دولت  
واقبال۔ خاقان صبح حبیب خورشید کلاہ، شہر یار سپہر عقبہ انجم سپاہ۔ بادشاہیت  
درویش نہاد، جہان داریست متخلق باخلاق رب العباد۔ ذات مقدس از تقاض  
انسانی ہیرا، باطن ہمایونش از ہوا جس نفسانی معرا۔ گوہر کرامت بشرفضائل و  
کمالات بشری موصوف، اوہست ولایت با نظام امور دین و سرا انجام اسباب  
معاوض صرف۔ رموز عبادت مبارکش ہمہ ملکات قدسیہ ارباب زہد و اصحاب  
زرع، و سیر و سکون طبع اقدسش جملہ بر منہج عدل و موقف شرع۔ حکم و حیا

۱۰ (د) عالمگیر + ۱۱ (د) دودمان + (ب) خاندان + ۱۲ (د) رموز عبادت۔

(ب) امر عادی +



داروق و آب و قاب نماںدہ۔ و با وجود تغل خویبر سلطنت و سر انجام برنامہ وسعت آبا و جدینا  
 کتابت کتاب آسمانی و تفاوت کلام ربانی بسبب دوام لازم الاوقات قدسی سرانجام دارد۔  
 و وظائف عبادت باندازه طاقت انسانی و قوت بشری انجام آرد، و بیشتر از ساعات  
 ایامی بطاعت زنده سے آرد، و بعضی از ایام بجوم سے گذارد و تغلیل طعام و کثیر  
 خورد و از عیبه مائورہ آرد، ذاتی سے گذارد، و ایام چاسمانی و تغل خویبر ربانی حذو کلام ربانی  
 در ایام سرانتب فرود علی الدوام بعد از نماز با مداد و تراغ از وظائف و آرد  
 مستقیم و دیگرگان و مشکومان را در خلوت کردہ خاص لطیف فرود، و بہ واسطہ استقامت  
 فریاد و مرحمت بر جراحت دلربیشان سے نہد و بر عبادت ایام استغفار و شکر سے  
 معنی و معنی سرانتب والا بطالعہ اقدس سے رسد، و آنحضرت اکبر از سوراہ استقامت  
 انجوری در تنصیل بر ضیانت الہی و تکبیر سرانتب لعل الہی و بہان پناہی تغل از خدمت تبانی  
 و بار تعب گشتہ بدست خدا مبارک خاص بہر قعہ مطابق دعا سے واقع، جو ایامی فرود  
 انجام مطلب بہر یکے را بنا بر مناسب وقت و اوقات نسبت بہ یکے از ارکان دو گونا  
 گونہ و تقریباً بساط اقدس و اعلیٰ حال سے فریاد و بعد از صلوات پیشین نیز ایام فرود  
 یا حضور اشرف الملک و ششہ تقدس متواتر و توجہ بہ شکر و شکر بنده الہی دار و  
 واقعات مبارک شبانہ روزی بدین منظوم بدین عنوان بر صیبا شکر ایوب سبحان  
 نماید، یہ مشاہدہ تکلمہ و قائمہ اغرائی تندیسہ اغرائی و جامعہ دعا و شکر الہی  
 و اضرائع این بادشاہ بہان طمان از موصلاً تقریبہ بیان افروزی سے مشاہدہ معنی لعل الہی

صلوات (ج)۔ (ب)۔ (د)۔ (ب) سے پرند + صلوات (ج)۔ (ب) سے بیکے بار و ناسی

انقباضے مناسب + صلوات (ج)۔ (ب) ارکان دولت و موکلان غلامت و بساط اقدس اعلا +

از ذات کثیر البرکات منبع الفيوضات آن حضرت حسن ظهور یافته سامان بخش مآرب  
خاص و سرانجام فرماتے مقاصد طوائف انام است،

## نظم

بدانش بزرگ و بہمت بلند      ببازو دلیر و بدل ہوشمند  
بدست کرم آب دریا ببرد      بر قدرت محل از ثریا ببرد  
خدایا تو این شاہ مردیش دوست      کہ آسائش خلق در ظل اوست  
بسے بر سر خلق پائیندہ دار      بتوفیق طاعت دلش زندہ دار  
غم از گردش روزگارش مباد      وز اندیشہ بر دل غبارش مباد

## حکایت در بیان ولادت آل مہر پہر عظمت

آفتاب عالم تاب ذات قدسی صفات لازم البرکات شنشہاہ ملکی ملکات بتاریخ  
شب یکشنبہ پانزدہم ذیقعدہ ۲۵۸ھ ہجری در مقام دو حد از مضافات صوبہ گجرات  
از مطلع ولادت با فراوان سعادت طالع گشتہ پر تو عرو کرامت بر ساحت وجود و عرصہ  
شہود انداخت۔ و از انوار جمال جہاں آراستے لقائے مبارکش دولت خانہ سلطنت  
ابد مقرون چون جلوت گاہ خورشید منور شدہ رکش فردوس بریں و رشک فریاد سپہر بوقلموں  
گر دیدہ مشردہ مسرت و شادمانی و نوید بہجت و کامرانی در بساط بسیط زمین و ساحت  
وسیع زماں پیچیدہ جہاں را مرہون منت و عالم را ممنون امنیت ساخت۔  
شہسوار عرصہ نکتہ طرازی و شہریار کشور سخن پردازی طالب کلیم در تاریخ

۱۵ واقعات کے سب نسخوں میں تقریباً "دہرہ" ہے مگر خانی خان نے منتخب اللباب ص ۲۹۶ میں "دو حد" درج کیا ہے  
جو آج بھی مشہور ہے۔ لے (ل) و از انوار۔ (ب) و انوار +

ولادتِ سرسرسعدتِ آن وارثِ اکلیل و اوزنگِ ہفت اقلیمِ این لالی متلالی را  
برشتہ نظم کشید۔

## منظومہ

داد ایزد بہ بادشاہِ جہاں      خلفِ ہمجو مہرِ عالمِ تاب  
تاجِ صاحبِ قرآنِ ثانی یافت      گوہرِ و بحرِ زو گرفت حساب  
نامش اوزنگِ زیبِ کردہ فلک      بختِ این پایۂ سپہر جناب  
چوں بریں مژدہ آفتابِ انداخت      افسرِ خویش برہوا چو جناب  
طبعِ دریافتِ سالِ تاریخش      زد رقم آفتابِ عالمِ تاب

وچوں آن نیز ادرج جاہ و جلال و قائلِ طفولیتِ سنجیدہ و منازلِ کودکی ہمیودہ بفرخند  
مبارکی قدم بر بساطِ تمیز و بلوغت نہادہ و آثارِ بزرگی از ناصیہ نور آگینش تا فتن  
آغاز کردہ آیتِ دولتِ اقبال و داب و عاداتِ سیرت و ہوش و سہراست  
و فرہنگ و عزت و حمیت از صفحہٴ حالِ سعادتِ اشتمالش سمتِ ظہورِ حسنِ بروز  
یافتہ اصاغرو اکابر، واقاصی و ادانی روزگارِ بساطنتِ آن حضرتِ قالِ اقبال زدند  
خوانینِ عظیم الشان از آن حضرتِ حسابے گرفتہ بشمار این کار در افتادند۔ و ہر کہ از عقل و  
خرد نصیبے داشت رقومِ دولت و نقوشِ جہان بینی از لوحِ جبینِ مبارکش مطالعہ  
نمودہ سے دانست کہ روزگارِ آخر کارِ عثمان<sup>۵۴</sup> بارگیرِ فرمانروائی و سررشتہٴ سلطنتِ الائی  
بقبضہٴ اقتدارِ ملازمانِ آن جمِ قدر فریدیوں فر تسلیمِ خواہد نمود، و استادِ ازلِ معنائے

۱۴ (ا) اوزنگِ ہفت اقلیم۔ (ب) اوزنگِ زیبِ ہفت اقلیم + ۱۵ (و) صاحب۔ (ب) نصرت +

۱۵ (و) آثارِ بزرگی۔ (ب) و بزرگی + ۱۶ (ج) مطالعہ۔ (ب) مبارکش نمود + ۱۷ (ج) کار۔ (ب) آخرِ عثمان +



کارفرمانی کارخانه دوران و تراش وانی نیست آباد هندوستان بنام ہمایون آن زمینہ  
تاج و تختہ ریح مسکوں خورد کشور۔

و از شرابہ فضایا سے روزگار آنکہ رومی شہنشاہ جمہریت دھاقان سکند  
سزولت صا ہتران ثانی در مستقر الخورفت الہر آباد از طرفہ وقتن جمال عالم آرا سے  
ہوایوں کا تارہ دادہ جگہ نیل اشارت فرسودہ دور فیالی کوہ شمالی باہم تراویہ  
خطوم بلعد ہریان مانندیا ہم دیگر پچھیند و اندو سے قمر و ششم کل ہر کہ زوی ترکات غریب  
بدرمانت عجیبہ بقا اور سمائیند و ان تصادم آن جبال ختر کہ زمین جگہ در آن عجیب  
اندر کہ در آن زمین زلزلہ کا پیدا گشتہ و خطوم ہریان دورا سیار و جہاب ہر کہ  
باہم پچھیند فرق گنبد ہر کہ کوہ گشتہ و صدا سے جگہ تابہ ترا کر و عجیبہ عجیبہ  
از اعانہ بعد ہر جگہ ہر کہ آن بود کہ بنا سے کہتہ ظاہر گشتہ ہر کہوں تخلف کردہ  
پیدا گشتہ انہم ہر کہ خوردہ و ایسکہ کہ گشتہ الی شکل ہر فرق شاہی فروردہ خون بیرون  
چکیدہ من ہر کہ در ابر سیارہ و شفق ہر کہ گشتہ انہم گشتہ

قطبہ

دو تارہ چمنال کلہ ہر یکسا دگر کہ شیراز صدا گشتہ ہر بازو جگر  
دو ایسہ سببہ باہم آہیختند چوبارال سہت خون خود ہر گشتند

و چندا کہ ان چرین آتشیں گشتہ و شزارہ و معدون و صدا سے گشتہ ظاہر گشتہ از دور و سستہ  
ہو اکبود گشتہ اصلا پروانہ کردہ ہر چمنال آن ہر گامہ محشر تاروں را بدند انہا سے  
سید چوں برق در ابر سیارہ کہ ہم تر و داشتند از حرکت و جگہ آن دو کوہ سیارہ و ہر کہ ہم

سک (از تصادم آن جبال - و تصادم جبال +

مردان و عجمیوں سے قیام ازان بیرون و اور و چرخ زمان آتش بار شیار زمین متعاقباً گذرند  
 و ہر وقت بہت باعتریت و قیام و تیرگی و خان عجیب رو بہت گریہ و شہزادہ عراقی  
 بہار کہ مقتضایست عداوت من مشغول دانشاں سے آن ہنگامہ در متعاقبات و زمانہ پیشگو  
 شد و وقت و جہاداری و خدمت یافتہ از بالاییاست و دشمن خواہد بود و ہر دو طرف از کوشش  
 بکند و اسرار شیران بے باک و دلیران سہرا کہ نزدیک تر ششادند و دور لظاہر  
 تراشاہت عداوت شود آن دو عزیمت سیراہ مستقیم گردیدند۔ پھر ہر دو طرف ہر دو طرف  
 تہاں ششادہ شد پس از اناسے حضرت ششادہ ہی نیز ہر دو طرف و انیسال  
 بیست اجلاں برآمد بگوشہ آن ہنگامہ قیام فرمودند اور اسلا کہ بہت اشرقت اسکا و تمام  
 عداوت و انجم ہر دم و خوفناہ نمودن خلق ہر طرف ہر سکاہن و انجم پیدائید و مسلمان  
 فرخ گشت اتفاقاً کہ وہ کوہ مشرق نیز از ہم جدا شدہ اناسے کہ رسیدہ اما انجان  
 بولیں و چشم آگاہ کہ از تبار ششادہ نون سے تفریق نمودن از ششادہ بگوشہ بیستادہ ہر  
 دو طرف ہر دو طرف بود۔ قضا داجبکہ انان سے تفریق نمودن از ششادہ کہ وہ  
 ہر طرف ہر طرف کہ ششادہ یعنی حضرت جہاں پناہ ہی کہ در ان ایام با عداوت فرود  
 ہر دو طرف ہر طرف و ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 کہ بہت ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 رسیدہ ان عداوت ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف

ششادہ و ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف

با وجود خورد و سالی از تهور ذاتی و شجاعت گوهری یک سر مو از جانز فرقه اصلاً اضطراب و  
اضطرار را بطبع اقدس راه نداده بآن عفریت کوه تن در غایت استقلال و پُردلی  
بسان رستم و بهمن رو برو شد، از مشاهده این حال غریب غریب غریب غریب غریب غریب  
اشیر رسید و در آن عرصه هنگامه محشر و صبحی نَفخ صور مرتب گردید۔

بچشم جهان دهر تاریک شد      بخوشید آن ابر نزدیک شد  
بتکلیف همت دلیری نمود      به سنی که تکلیف بر وی نه بود

و آن خورشید آسمان تهور لبسان بر پر قهر و شیر خشکین در خانه زین قائم گشته باشاد  
پاشنه نگاور اقبال را حاضر گردانیده آید پاسے مبارک در خم رکاب افشروه بقوت بازو  
دنیرو سے دل آنچنان نیزه را بر پیشانی آن کوه منظربی ستوں پیکر حواله فرمودند که  
سنان در فرخ چوں برق در ابر غرق شد و در آن عین ازاں حضرت جلاد تے بظهور  
رسید که در جنب آن کارنامه پُردلی رستم و اسفندیار افسانه گردید۔

### مشنوی

یکے نیزه بر فرق شان تافتہ	نظر از رگ غیرتش یافتہ
ز قدرت چنان زوبہ پیشانیش	کہ جُست از قفا رخسرخش ز شانیس
ز بس نیزه در دستکش شد نہاں	سرش گشت فانوس شمع سنان
ازاں رخنہ کز نیزه شد در سرش	بروں رفت مستی کہ بد در سرش
دراں کوه پیکر نہاں شد سنان	دگر بار در رفت آہن بکاں

ایں حضرت جبیں شکوہ کہ بلا سے سیاہ کنایت، ازان بود ازان صریح و زخم خشم آلودہ و  
 کینہ و رتر گشتند از غایت قہر خون از چشم پر ابرشش فرو چکیدہ غضبناک و بند  
 ہوش و سپے باک و دم ہوش حلقہ آورد، و ابرشش فلک فرام آئی خوردشید اعظم با  
 بخراطوم تعبان شکل بچپیدہ زیر کمر و دندان کینہ دیاں اشقر و پوزاد بیفشرد و آنحضرت  
 دیاں عفریت کوه منظر بسان خویش جہاں تاسب با ظلمت شب تار قرین گردید  
 و درانش شخص مبارک لاحق گشت و بانگ غلاق و گرباره بطارم دوار بچپیدہ  
 جہانے از معانیہ این حال چون صورتت دیار پیکر تماشال از غایت حیرت  
 بے حس و حرکت ماند۔

## مثنوی

زخرطوم انداخت پیمان گمشد  
 فتاد اسب شہزادہ در پیل بند  
 چو شہزادہ بر آں فرس بدو داد  
 زبیم آسب شد ہرہ روزگار  
 بیفشرد بر اسب دندان کین  
 بر آند خروش از زبان و زمین

آں شاہباز اورج بسالت دراز میں بسان برق چست و حالاک از خانہ زمیں حسنت  
 بر زمین خرابیہ بمشابه شیر پیل افکن و پیل کوه شکن حملہ آورد۔ دیاں وقت حفظہ آلی  
 نگہبان ذانتب مقارین گشتند و وقایعت و حمایت ایزدی حاصل گردید و فیل و دیگر گویا  
 الی بدست عریبہ گردید بہ یکبار روید چون نظرش بر دشمن قوی افتاد ازان حضرت  
 روئے تافتم متوجہ غنیم گردید و مستعد دفع فیل و حملہ او گشت۔ حضرتت جہاں پناہی  
 بر اسب الوند شمال مانند خورشید بر فلک آمدہ از زبان سلامت بدوات خانہ اسن عافیت  
 راجعت فرمودند۔ این واقعہ حیرت افزا روز بیست و ہفتم ذی قعدہ ۱۲۱۲ھ کہ پانزیم

درجہ ازتہ گرامی سطلے شدہ بود روئے نمود۔

وز جلد مصروفان شهنشاه ہم قدر فریدل فر کہ عقل انان کرو فر انگشت حیرت  
بدندان تفکرے گز و محاربه بلخ است کہ با عبد العزیز خاں والی توداں و در نیم جادی اللعل  
الافاق افتاد انحصار این داستان کو یہ فیدتہ این ماجرا سے ندرت انما عامرہ حقانق نگار  
ضمن وقائع ایام دولتہ بادشاہ گریں عظمت حضرت صاحبقران ثانی و سلطنت فر کر شد  
اندوختہ و تود و تدا ببرد استقلال و تکمیل و تمل شد اندوختہ و تدا ببرد استحضرت نذر  
ارباب عقل ہریش از ان ماجرا کہ بے غاملہ تکلف از امانید ہزار روز کارست میرین بیکار  
سے کر دو۔

گفتار در بیان معرفت بعضی از سوانح و عقاید فلورستان

مقام صدور طلوع نیر اقبال جہاں پناہی از فضل حضرت

پاری تعالیٰ عزرا ستم

بمدا سے ندین و ضمیر جو ارب گزین ارباب عقل روزاد صاحب نامہ والا مخفی دستر  
نہ اند کہ چون آفتاب خنایت اقدار اعلیٰ و توجہ نظام و باطن بادشاہ نکتہ میں حضرت علی  
ثانی بر سناستہ و عالی ہر سوسہ عظمت و جلال محمد دارا شکوہ باقصی غارنت تا فتنہ کونجا  
ما منصف و والی سے ملا بیستہ عمہ سنجیدہ و از میان تو جہاست عالم آرا سے بادشاہی

شہرہ تفکرے گز و محاربه بلخ است کہ با عبد العزیز خاں والی توداں و در نیم جادی اللعل

کلاه گوشه عزت و اعتبارش باوج هر ماه و قبه طارم انجم دستگاہ آن جناب بنا بر  
غرور و استکبار کہ مذموم ترین افعال بنی نوع است، خود را ارشاد و تحقیقاً قادی ولایت و سعت آباد  
ہندوستان و قلم و حضرت صاحب قرآن تصور بل تصدیق کردہ باستیصال نہال وجود انجمن  
کہ وارث و سہیم ناک و وہیم بودند، ہمت مقصود گردانیدہ علی اللوام سررشتہ این شمارہ  
حساب این کار با خود می داشت، و بظاہر و باطن در ایقادنا را این کار نامبارک توجہ  
تمامت گذاشت، آن حضرت و دیگر شہزادہ عالی تبار برین معنی مغبطن و مفرس گشتہ  
بہ فکر حفظ نفس و پاس ناموس در ضبط سررشتہ کار خویش در افتادند و از آسیب و گزند  
آن چنان خصم قوی کہ بزرگ شوکت و کثرت احوال و انصار اختصاص داشت  
ایمن نبودہ ہما اکمن بحر است خود می گوشتند و پنهانی بہ تہیہ اسباب دفع شرش  
ہمت صرف داشتہ از ضبط سررشتہ یمن و بسیار کار دشوار اصلاً زہول و غفلت ہمان  
نے داشتند و حضرت صاحب قرآن از راہ واقفیت اندیشی و دور بینی و سلامتی و  
رفاہ فرزندان کامکار طرح نظرفین اثر داشتہ برائے ہر یکہ ازالہ درد و برج سلطنت  
و پہانہانی و دراری سپہر عظمت و کامرانی مملکت معین ساختہ شمع نسبتان خلافت و  
جہانداری شاہ شجاع را بجاکومت بنگالہ امتیاز بخشید و مملکت وسیع دکن بگماشتہ  
سرکار فین آثار خورشید فلک دولت و دارانی کو لب بخت سلطنت و فرمانروایی سر  
جہاں پناہی متعلق گردانیدند و پچیس انجم سپہر شہر یاری سلطان مراد بخش لایا الہی  
نک گجرات مقعر و سباہی ساختہ و قیہ ناکب محروس کردہ از منہ را حنیہ مستقر گشت و  
تقدارت پچیس سوزدلمین اندازد و دلی عماد فینہ النظر عنایت و بلخونہ اعین رعایت خاص بود

سلطان طارم و زناہ + کلاه گوشہ عزت و اعتبارش باوج هر ماه و قبه طارم انجم دستگاہ آن جناب بنا بر

اندانی داشت و سن ہزار و شصت کہ آیا است حضرت صاحب قرآن ثانی زینت بخش و  
 رونق افزا سے بلکہ لکشا سے قابل بود۔ بندگان حضرت جہاں پناہی و شاہ شجاع از  
 پیش گاہ اور نگاہ شامین شاہی بر حضرت ولایت متعالمہ خود با اختصاص یافتہ الیہ توجہ بہ  
 صوبہ پرا فرشتہ واپس از سلسلہ متازل و قطع مراحل چون ظلال اقبال بر ستر انجلاشت  
 انور بود پس روز دہدنا شش روز دران شہر دل افروز توقف کہند فیما بین طرح محبت  
 و صفای انداخت و سہ روز حضرت جہاں پناہی در منزل شاہ شجاع و محسن شاہ شجاع سے  
 در وقت نماز و الا بسہر بہرہ تمہید بساط عیش و نشاط و تزیینت سرفرازی و مسافرت  
 و مرایا سے تودہ و دلارہ و مغلانہ یک جہتی و یک سولی و شوق و وفا کشیدہ محبت مرید  
 و نظام بنا سے محبت و اتحاد و تشبہ سبانی خلعت ووداد و باوجود بانگی منہوی پیوند  
 صوری را در میان آوردند و بیہ شاہ شجاع بسہر جو بہر سلطنت و بہانہ ای سلطان محمد  
 سرادقات خسروی را سلطان زین العابدین خلف العبدی شاہ شجاع نامہ و ساختہ  
 نگہ خلوتکہ عشق و وفا سار سلطنت آئینہ وفا داشتہ اند کہ در وقت طہار و باطن پر خند  
 ناز و دل بیرون انداختہ و بعنوان مشاورت ہر گشتہ سخن فرود کرد کہ بہت تشبہ  
 ہم خویش و مال کار است زود با ہم گفتند کہ بلکہ بزرگ بسا این گریہ آتشہ سخن اخوان است  
 و با آنکہ ظل ظلم حضرت صاحب قرآن بر فرق جہانیاں بسوط است از کیہ و گزیدش امین بنسٹیم  
 معاذ اللہ ان روز کہ بعد کار عثمان بارگاہ سلطنت و زمام دولت بہ قبضہ اختیارش  
 کف اختیارش دہد و گیر تو مع رسن و آسائش و عاقبت از ما و کسے سے تاہد و صلا میدہ  
 شادمانی فقید و لذات زندگانی ابو کرد و با اور مقام معارست پافشردن و کسے فقید  
 از میان بدون سخن عمال درین صورت شاہک سے عالم مصالحت و پسندیدہ جہاں عقل و

کیا سنت آں ست کہ ماہر سہ برادر طریقہ اثیقہ اتحاد و اتفاق را پذیرا گشتند بیا من الفت  
 برکاتت معاصدت ہم دیگر آتش شر اور منطق سازیم و سورد مکت و قدرش لشکنیم و درین  
 باب خود پیمان را با ایمان کو کہ گردانیده بنا سے واقفقت و صداقت القسم و سوگند است حکام  
 بخشیده آنحضرت لوستے توجہ مستقر دولت خود رفیع ساختند و شاہ شجاع رو سے توجہ  
 بہ جانب بنگالہ نہاد و حضرت جہاں پناہی سایہ را بریتنا نظر آیت پر ساختند و ایبت کن  
 بسو گردانیده متوطنان آں دیار را از حریت آفتاب حوادث روزگار بظلمت عین بر عدالت  
 بخشید و ہمت عالم آرا سے بگرو آوری اسباب مملکت و سمر تاجم تمام دولت ضرورت  
 گردانید و چون چند سے برآمد از اتفاقات روزگار گردش لیل و نہار میر چلہ کرد برودار علیہ  
 دولت قطب الملک یور۔ بتقریب سے از آفا سے خود رنجیدہ بلکہ میدان بجانب جہاں پناہ  
 التبر آورد۔ آنحضرت کی ذیست رنجیدن در میدان اواز قطب الملک و لتجی شدن بجانب دولت  
 ایشقرون شاہی بدگاہ سلاطین پناہ عرضداشت نمود و از بدگاہ عنایت حضرت صاحبقران  
 حکم جہاں مطاع عالم طبع شرف نفاذ یافت کہ آں سرگردان مھرا سے آسیمہ سری و ہماں را  
 بمنزل دولت تم نمون گشتند بہر کیف کہ میسر آید از دست معاندان زبردست تخت قطب الملک  
 دارانیدہ مشمول دستمال عنایت پادشاہی سانشہ دولت بدگاہ فالاق پناہ سرانند آنحضرت  
 کہ معدن عقل و مخزن دانش است پس از ورود مشور لازم الاتباع فرمان جہاں مطاع  
 نشان واجب الاوعان بنام قطب الملک صادر فرمود۔

## مضمون نشان آنکہ

چند گلبن رونق سلطنت و بہاننداری قرۃ باہرۃ خلافت و شریاری سلطان محمد عالم

۱۵ (۱) سعادت + ۱۶ (۱) جانب + ۱۷ (۱) + ۱۸ (۱) دولت +



مملکت بنگاله شده همه خواهد که از راه او طریقه خود را بخدمت عجم بزرگوار شاه شجاع رسانند -  
 مناسب آن است که آن سلطانه دو زبان عربی و علامه اسامی اعانت و مراقتت کما ینبغی بطور  
 رسانیده از سر حد تک داری خود سالها بگذرانند و آن ساده غافل از پرکاری ما وزیر نگار  
 روزگار عمل بر حقیقت این مقدمه کرده انگشت قبول بر دیده نهاد و اقبال امر از واجبات  
 شمرده به تهیه اسباب ضیافت و مهمانداری و سرانجام مواد معاشرت و همراهی توبه تم  
 مصروف گردانید شاهزاده نامدار از پیشگاه دولت و اقبال در غایت سامان حرب بنبرد  
 مصالح کار و اسباب پیکار مرخص گشته کوچ بکوچ متوجه شده از دنبال آن نورس نهال  
 دولت و اقبال حضرت جهان پناهی نیز رایت توجه و لوائه نعمت برافراشت - چون  
 شاهزاده بر قطع منازل فرموده و ما هیچ غمزناتش از افق قریب بلده بجاگ نگر که مستقر دولت قطب  
 الملک بود طلوع نمود - او بر صورت حال و قوف یافته و مغرور عا پی برده چشم غفلت از  
 خواب نکبت باز کرده چشم فتنه را که از سالها سے دراز بر بستر راحت و ناز غنوده بود بار دید  
 بسپاه چال تحیر و اضطراب و افتاد و شجره سے خودی و بیوشی اونی الفور باز نکبت و ادبار  
 آورده هر که از بجاگ نگر قلعه حیدر آباد شناخت و پاره از جواهر و دیگر اشیاء و اشیاء  
 هر دو بار با اندازه مساعده وقت برواشته اقبال و خیران خود را به آسوداخت و سکنت  
 حرم حرمش که زبس نازکی قام بر دیده نرگس و فرق نارون نمے نهادند بواسطه صفت فرصت  
 و عدم مجال متوجه سواری نشدند اضطراب و مضطرب پنا و سر از بجاگ نگر قلعه مذکور گشتند  
 شاهزاده نیز وقت در کمال عظمت و استقلال به بجاگ نگر در آمده رایت اقبال برافراشت  
 و اکثر کارخانجات و بیوتات قطب الملک عرصه زیب و غارت ساخت و کتب نفیسه و  
 قیمتی آلات و دیگر اشیاء و اجناس اقزول از اندازه شمار و قیاس بسر کار سلطنت رسید

و از عقب بندگان جهان پناہی بدولت و اقبال تشریف آفیده منظمه عظمت و اجدال  
 آنحضرت در زمین و زمان و پیچید بسیاری از آلات و اسباب غریب که از تخیلات  
 ناصه روزگار بود از اموال قطب الملک سیرکار عالم مدار ضبط شد اما کثرت اسباب و  
 افزودنی غایتراشیا و سامان سائر مواد مکننت و ثروت آن دولت مند بمرتب بود که با وجود  
 تاراج و تصرف که چندنگاه کارخانجاتش عرفه شیب و غارتش بود بود از کوچ فرمودن  
 همچون خانها و مخزنها لالال گذشتند اصلاً محسوس نمی شد که دست کسی بر آن  
 خزائن و ذخایر پدید باشد یا تنقض راه یافته و حال آنکه ازین جهت در سرکار سلطنت  
 سامان ثروت و سرانجام مکننت پدید آمد و سرای معتد به دست اولیای آن دولت بود  
 مقبول افتاد و بیرون زمین توجه عالم آراست که از آن گرو و آب محن و بلا نجات یافته از هزارت  
 آفتاب بطریق مدشان بطل عنایت بسایه حمایت خدیو زمان جایافته بشرف بسیار بوسه  
 فائز گشته پیشکشهای اوقاف گذرانید و قطب الملک بحیثیت نمودر که پیروزه محمد و ولایت  
 ناز بود سی سر و بوستان کرمانست و اجدال سلطان محمد نامزد گردانیده بوینست این دولت  
 از صدره قمر حیا بانی امین گردید و انگار طبل بر اجماع نوده بجاتت سقر جباه و عدل مشاغل  
 پیمائده میر علی از حدت آفتاب نمود در ایام بی غنائی قطب الملک خنکسار تقیید  
 نهال سرنگار یاس و نو میدی بود بمنزل مقصد و رسید حیات تا نوزاد افتد و ملازم کلان  
 نظیر افتسار گشته با درنگ آباد آمد آنحضرت ادریا پنہاں در سرگسار بود از این  
 دولت از این بھیاں و آوود و خند و پیمان و کد با غلظت ایماں بستند آنگاه در نهایت اعزاز و اکرام  
 روانه درگار جهان پناہ ساختند و او در دارالخلافه شاه جهان آباد پادشاه طالع ساز کار و بحث

(۱) سازگار و بکار ساز +

بیدار بدولت زمین بوس اقدس مشرف و مستغرق شد مورد عنایات و مشمول توجهات  
 خسروانی گردید چنانچه هم حال ایام دستور آصف اعشام و وزیر از طونظیر عالی مقام سعادت  
 خاں قوم در راه سفر تا گزیر نهادند مسند وزارت تمامی گذاشته بود او از پیشگاه نواز شاهی منشا  
 جم جہاں خطاب معظم خاں و منصب خطیر وزارت ممالک ہندوستان جنیت نشان  
 اختیار اختصاص یافته مربع بہانیاں شد اما ازاں جا کہ خوکروہ و نشو و نما یافته آب و ہوا  
 ولایت دکن بود وہم در خدمت والائے حضرت جہاں پناہی وعہدہ داشت پیوستہ  
 در ترتیب مقدمات و بعدت تقریباً تھے کہ موہمل و مورث مقصد تواند بود ہمین مقصد  
 و مصروف گردانیدہ سرور شدہ این شمار با دل داشت تا آنکہ پیشگاہ در خور از نظر کسیا اثر  
 خاقان سکندر منزلت ہم اقتدار گزرا نیدہ سرکلہ مقصود و آئندہ و حسنائے عروس مملکت  
 دکن را در جہاں ضمیر خورشید نظیر صاحب تاج و سرور کجاوہ درآوردہ بہ تفسیر آن ولایت از  
 کمال سہولت و سیر و انامید بہ تقریر و پذیر خواہد نشان اقدس گردانید و متعہد این شغل  
 سترگ و ہم خطیر گشت۔ و از پیشگاہ اورنگ جہاں پناہی بہت سرانجام این کار بہ  
 اختصاص یافته غنیمت الصدق خود محمد امین خاں را حسب الاشارات اقدس نیابتاً  
 بر جہاں پناہی وزارت و مستند مستندی متکلم گردانیدہ بعضی امرائے جلالت شازلی بہایت خاں  
 در او ستر سال و نجابت نماں و غیرہ بموجب حکم جہاں سلطان با خود رفیق ساختہ عازم مقصد  
 گردید پس از سطر مسافت و قطع مراحل در اورنگ آباد بہ تفصیل عقبہ سپہ رتیبہ فائز  
 گردیدہ مورد عنایات والائے شاهی و مشمول نوازشات حضرت جہاں پناہی گشت  
 آنحضرت ایضا ابیدان میر اعظم و خاں معظم انتزاع ممالک متعلقہ عادل شاہ پیشش نہاد بہت  
 جہاں کشا گردانیدہ از اورنگ آباد لوائے نہضت بدان محبوب برافراشت و در اندک

فرصتے بیدار کلیانی کہ از قلاع مشغولہ و حصون حصینہ آن دیاست میں اندام را از محاصرو  
 بمقابلہ بضرر بسیار آبدار و مصداق صاعقہ باریکیز و تخییر و کشید و آشکارا لایت تو جبر بعوام  
 اقتدار گل برکہ کہ از بلاد مشغولہ آن ولایت سفند تفتح گردانید و پس از وصول تیسرے  
 نصرت ہو اور ابہ محاصرہ بلدہ کہ حصار استوار داشت با بقا و آتش عرب و قتال اشتغال  
 نمودند غنیمت نیز با فوج آراستہ بندہ کتب محمدان گل برکہ سید محمد علی لشکر  
 فیوزی اثر اقامت و زبیدہ داد شجاعت و تہ ورمیدادہ و زلفہ جذا را طرقت ہو و انبیا رسید  
 جمعیت مخالفان و جنود اعدا بکثرت سے انجام میداد تا ممکن ہو مقدمہ انتساب تو جبر  
 و غنا و کاوش و فساد مرا سمع و اجساد بتقدیم سے رسانیدند و یہ سستہ قیما ہیں و  
 لشکر آتش حرب و کین مت اشتغال سے پذیرفت و بازار خونی و ہنگامہ کشمش و  
 کشمش و لالہ پدید آمد۔ و خلال این حال تقدیر جاری کیو تا استیصال حضرت  
 صاحب قدران را در شد و در کتاب و اطراف جہاں شائع شدہ و بارہ و ستے لالہ و لالہ  
 محبت اشتہار پذیرفتہ و این معنی باہر شد بیدار سروزادان اعدا سے محلی و چیرگی و تخییرگی  
 اعدا گشتہ و محاربه و مقاتلہ و لیر تر گردیدند۔ عین اشنا و تاملہ قرآن حسب اللہما کہ  
 بنام ہایت حال ہذا ستر سال اندک گاہ علی و المہ پناہ شرف اصدار پذیرفتہ ہو و تہ لالہ انوار

## والا مناشیر کہ جن اندراج یافتہ

مہارت خاں با سائر مغلیہ و آو ستر سال با گل را تہ پوتیہ کہ بر خاقت و ہم را ہی انہا  
 متعین اند اصلاً برخصت شاہزادہ مقید نشو و روانہ در گاہ گیتی پناہ گردید و احد سے را اند

لہ (ا) داشت۔ (ب) گرفتہ + سہ (ا) بتقدیم +

یہ راستہ سرکارِ عالم ملے اور انجا مجال توقف و اہمال نہادہ ہمپاسے خود بیان نہ سرورالین  
 امتثال و از ناز حکیم جہاں طالع از ثنات عالم بندگی و نختنات اطاعت و انقیاد فرز گرفتہ  
 و پیمانہ نگام کہ بعد است بر سر انجام از چہا طرف نہ فرام آید نہادہ و از و عالم تمام استندہ  
 اذن و اجازت برالی بکہ ہے آنکہ در خدمت باریافتگان مجلس والا اظہار نماید کوریج کردہ  
 رود در گاہ سلاطین پناہ شدہ و ازین راہ وہن و فقور بحال اردو سے معنی سرائی راہ یافتہ  
 پاسے استقلال و سنا سے ثبات و سکون جنو و نصرت مہم و تزلزل و متخلل گردیدہ اما آنحضرت  
 از آنجا کہ معدن تہ و حیل و مہلا دست و استقلال است انہارا از پیش اقبال کم گرفتہ ہلا  
 از ہا شرف و از رفیقان اراستے بادشاہی بنا بر صلحت کشورستانی و ملک داری و عالم ظاہر  
 قطعاً اضطراب و اضطراب را راہ نہادہ بہ ہر فی عقل والا سے کشیدہ گیر جہاں کشادہ گونہ  
 سائبہ آگینند ہتداری آن وہن و اختلال کو شیبہ چمیکہ صورتہ را کہ جمعے قلیل بودند  
 و سیاہ مستعد کار ساختہ حکم ضرورتہ و از آنجا طبل مراجعت بلند آوازہ ساختہ پیروستے  
 دل و تہریمت از میان آن چہاں غنیمت بودہ در غایت نکمیں و وقار بر آمدہ پاسے استقلال  
 رو نوردی آغاز نہادہ و بیامین نیست درست و عزم راسخ سالما بے مستقر دولت و استعد  
 چون ایات ظفر آیات رونق بخش دارالقرار و مستقر از رنگ آباد گردیدہ اخبار خوشی و  
 نالام استہار یافتہ از مرض و بیماری حضرت صاحبقران جم قدم دستا نہاسے غریب  
 فرغ لسمع بہا یوں فاض شدن گرفتہ و مقدمات شورش افزا فتنہ انگیز مشتعل بر مسدود  
 ساختن دارا شکوہ طرز و سالک بر قاصداں و سرعیاں و عقید گردانیدن و کلا سے انوال  
 و صوبہ داراں را و شروع گشتن و کلا سے امرائے سرحد شین از ترقیم اخبار دربار محلی

۱۰ (ز) جبل (ب) جبال + ۱۱ (و) مراجعت + ۱۲ (ب) رسیدہ + ۱۳ (و) فائزہ +

و غلامان جناب دریں باب بسیر و کمال و پروردگار گرفتار شاه شجاع از روس کے قتل انسانی کے  
 وقت خویش و ارتداد و دین ریاست توجہ تا پختہ و مہضت سلیہاں شکوہ با غلامان قاهر و  
 بحسب الحفاسے نائزہ شورش او و محبت التباب پادیر فتن آنکس حریف استیمن  
 فیما بین آل عدو لشکر پر شرم و کین و نایہ انزام پیچیدن شاه شجاع و جلوس مراد کسب بسیر  
 فریاد ہی ولایت گجرات شائع گردید اما آنحضرت بنا بر تعلقین عقلی و دینی کمال استیمن  
 آئی دکل و عقلم فرمودہ قدم از دائرہ و تار تمکین بیرون نسپرد و بنا بر کسب کفایت حال  
 بعد از رویداد استیمن اصل کار و تحقیق حال حضرت شاه شجاع ہی و آئی زین قدر است غیرت  
 انگیز غیرت افزا کما شیعنی توجہ جہاں آرا گماشت و پاس مراتب حزم و احتیاط و حفظ  
 مراتب تبقیقا و بعد ازین کہ طریقہ ایقده - اولوالالباب و ہمیں آداب ارباب چاق و ایقده کسب  
 گفت یا ب است او و جب مشرود - و مقابلیں این حال بعرض آن برگزیدہ افسان و آفاق کسب  
 کہ معظم خاں نیز بدستور و استیمن خاں و را و مستیبال دوانہ نگاہ جہاں پناہ گشتہ مراد  
 گردید چون بقصد انسانی است بلندی و مستی آسمان و بیقده و قسم و تخیلی و علمیا طرح  
 نظرد اللاد شست و امر عظیم و شان سرگ کرمش زبا و قاطر آتس بود در تخیلی و است  
 فتن آن چنان اسیر عمدہ و صاحب تدبیر و با سستہ خداوند خزان و سپاہ و پیوستن بار  
 شکوہ و مخالفان قانون عقل و در اندیش و بیان و صلحت و دولت ابرقرب و استیمن  
 تدبیر و دامن سپید گیر و رامش بین ساخت و بر تخیلی خرد و پارہ شناسان و دین عالم فرست

الح (۱) زبا و (۲) چوں بمشنا سے قانون شان سرگ (۳) چوں نیست بمشنا سے  
 است بلندی و مستی آسمان چوں و علمیا نظرد اللاد شست و امر عظیم شان سرگ  
 (۱) خزان زبا (۲) خزینہ

چون آن تنده امرای رفیع الشان را برخواه و خیر اندیش خودی دانم اگر از حضور پرفرو  
 مخص گشته عازم مقصد گردم و گنجایش دارم، معظم خالی ازین امر پناوتی کرده در حجاب مروه  
 داشت که چون اندوه درگاه جلال پناه فرزان طلب نازل گشته در عالم بندگی نشسته بهاگری جز  
 انتضالی سره القیاء فرزان چاره نیست آن حضرت این مرتبه خلف الصفت سلطنت و جهاداری  
 سلطان با آنهم بهجت تعجیب و تقیید آن شاه باز برآست گشته، و اقتدار فرستاده پیغام  
 فرمود که این پیام که با زبده اولیا است، دولت یکسری در یک جهت عازم درگاه سپهر  
 اشتباه گردید و بعضی مقدمات ضروری در خدمت خاتم النبیین آن محققان، دایره تمام  
 اندیش کردن و عثمانی محسوس است را بعنوان مطارعه نگردد ساختن از جمله مفروضات  
 است درین صورت آمدن آن سرکرده اولیا است حقیقت گشایش از حضور سر اسرار  
 بخصت اعتقادش پادشاهی و در زمان سلطنت و ایمان عاقبت قدم در راه مقصد سپهرین برآورد  
 و توبه استخوان استه خاطر حمید را شرف خواهد بود و سلطان محمد بنای تقیین و تعظیم خایه  
 کمال خرد عثمانی چرب و شیرین و کلمات توفیق آمیز دل نشین، پیش اندوخته و نوزدهم باز پرده خست  
 بیان داشت که شگافه تر و کشف حجبی روانه حضور پرفرو گشته، هر چه جان فودیک مخمر و باده  
 خوار شکن میباید از این مواضع مستعد و منتظر بجز در آمدن، بخند و نکته خاص شهریاری جساب  
 امارت با پ تقید و جوس گردید تمامی خزان و اموال سامان ثروت و اسباب ملکنت  
 که اندوخته عمرش بود بیکر کار فیض آتار ماند گشته، و ذکر انش در سبک ملازمان خسروی  
 انتظام یافتند و در چنین هنگام از خطیر انجام مردم عظیم پیش نهادیم است، بهمان کشا بود  
 خزان اموال و سپاهش سر پای سر انجام و در ایستادن این مهم اهم شده خاطر مشرف ما

سلط (ن) در زمان +

قرین جمعیت و حضور اشاعت و چوں هنوز پرده از رویه کار بر نرفته تاده بود و در نگاه عالم پناه  
 عرض داشت نمود که چوں این مرید از او صنایع و اطوار معظم خاں استشلیم را تحت بی اغراضی  
 و روگردانی نمود بالضرورت اورا مقید گردانید و اگر این چنین نشد که بی غنا که شیهه شاکر بر شک  
 گریخته باز با سرداران و کنی می پیوستند بقادر این حال بسیار بیاه و عولان برسد که  
 قاسم خاں از پیشگاه عنایت خسروانی و نوازش صاحب قرانی بصوبه داری گجرات استیبار یافت  
 حکم بهان و طالع به شرف نفاذ رسید که گلبن چمنستان عظمت و نامداری سلطان  
 و ادب بخش به کن رفتند و ملک برار که درخواه آن جناب تمخواه یا نماند طرح نامستان از  
 و مدارا چه بیونت سنگه پایانت ولایت مالو سرانجام بر داشتند از پیشگاه خلافت و دیار روانی  
 بدین مایور رسید که اگر سلطان مراد بخش از این امر او شاہی سر زد پیسده و تسلیم بود به گجرات  
 بقاسم خاں و حرکت خود به محمود بهاد به عنایت نامسمو سنگه گشتن و تالی جانز  
 و اید راجه بیونت سنگه قاسم خاں به قاسم خاں به تقسیم رسانیده بهر شکی که بود  
 پذیرد سلطان مراد بخش از سر چل و خرد گذرانیده روانه دکن ترانک و سنگه مراست نمود  
 و او بهین نشیند این مقدمات به موجب التماس و افتراء سے دارا شکوید مستجاب و قوی  
 پذیرفته چون جناب را درین ضمنی صلحت مایوده از آن جمله میگفت آن که بودن سالیان خاندان بیونت  
 و امارت خاں خاندان المشهور به شاکر خاں که در خدمت ارباب دکنان مخلص و از استیباران  
 حضرت جهان پناهی بیز بیادوت و انقیاد و عقیدت و انقیاد منقاد در راه عین  
 که قرب و جوار دکن واقع است باین قانون خرد و مخالف مصلحت دولت خود استند او را  
 از آن جا طلب حضور فرموده دیگر آن که اگر بیگانگان حضرت بهان پناهی اندکن لغایت تو چه بسند



کبریا و سرافق فرزند - راجه با اتفاق قاسم خان و لشکر که بر فاقه او تعیین یافت - بقدم  
 ممانعت پیش آید - پاکس بریت محاربه و قتال استقبال نموده سوره اکره - و جلال  
 آنکه خود ظاهر است اگر احوالنا براد بخش بنابر جمل و جوانی و غرور نادانی سر از دایره اطاعت  
 بیرون برده از امتثال حکم و احیای الامتیا سرزنش با قاسم حرارت و جسارت پیشتر که نهاده  
 الله این محاسب نماید میماند و او پرواز - بلکه از اولت گجرات بدو ساخته بر او کن انداند  
 و چون بر تو آگاهی حضرت جهان پناهی برین قضیه یافت آتش نشین آنحضرت شود کشید  
 و زبانه بطنی شایسته و در عیش و سرور اندر تقاسم تانی و در کسب معنی و مجموعی و داشتن  
 مخالفان تانین صواب و میانی آنی خود و عهد ازین دولت است پاره از رخ برگرفت  
 و رانی غریب خود را پیش خیر بنگاران بود خود به او تشبیه شده است و این دو است  
 که کتبان سرور این جهان را به تمییز سبب این یساق و ساقچویم بود این هم و سایر غریب است  
 و با است و تشبیب الاله و ساحت دشمنان و از قانر این سرور است هم معنی را که  
 با همه سخاوت و در هم الفارق از او خندان و اندر کش و پنداریم عقل است بر سید تقاسم  
 صلات ابریزد عقیده گردانید تا اینک حرکت را بر سر نمود و ساحتی گفت که پیش از این  
 در لطف سلطان مراد بخش نوشتند چنانچه بنویسد با او شایه که با اتالیقی راجه جوشت که نگه  
 در برابر آن بر او عزیز رسیده که بیست و یک و بیست و یک از سپاه و شایان فروع مستطاف طریق حرم و احتیاط  
 آنکه تا او موال را با استقبال از اشتغال مانده قتال بود و توی کردن منتظر وقت باشند آن تان  
 نهالی آبسال جهان پناهی طلب از راسه جواب نماند که آن حضرت عنان توجه از محاربه راجه

(۱) در و لشکر که بر فاقه او تعیین یافت - (۲) پاکس بریت محاربه - (۳) در و جلال  
 (۴) در و سوره اکره - (۵) در و جلال

Marfat.com

تافتہ دو سو روز سافنت، محبوب ساندھو شتافت و دران زمین مترصد حصول ریاست نصرت  
قرین ہودہ طرح سکون و ثباتند انداختت راجہ این معنی را محل بر فوار آن جناب و عدم استقامت  
و استقلال او نموده صورت حال بدگاہ عالم پناہ عرضداشتت کرد چون این مقدر بہر حق  
و اکتفاں پایہ اونگسب مخالفت بر سر سید و خاطر اقدس از مژ شورش مراد کوشش جمعیت گرد آید  
و ہم مورث از ازالہ غدر و ترود خاطر خطیر شاہ بلند اتیبال گردید و درین ہنگام بعضی از امرای  
عظام کہ در سر نشان ہوا خواہی و دولت سگالی بندگان حضرتت ہماں پناہی محبت سکون  
و شت رفتن عیسوی بیگ و کبل میں از منصف آنحضرتت و اطلاع دادن کیفیتت و بہار معنی  
ضروریاتت، مصالحتت، و موجودیاستت و دولتت و نسبتت بہ بعضی حصول این مطلب از کار تمام  
عقل کا دواں تدبیر سے عسائرت بہر صواب قرین استنباطا کردند و بعضی در اس شکوہ  
رسائیتند اکتفا کہ مراد کوشش و نا توام استقلال از جا بر آید سپہ سپر سبیل فرار گردید  
و خاطر خیر خواہان را از رگدہ سبہ اعتدالی و زیادہ سری او کبیتت نام حاصل گشتت و بعضی  
دولتت اقتضائے آنی دارد کہ عسائی بیگ از پیشگاہ اندک شہر پاری تختت بیاوند  
بہ خارج استیصال خود را بکن رسانند و بر حقیقتت محبت ذاتت مقصود حضرتت شاہنشاهی  
صاحبقران شانی موکل خود را آگاہ گردند تا خاطر آن جناب ازین وسوسہ پرورختہ آید اگر اندیشہ  
تباہ و داعیہ ناصواب و دلش بیاکدہ باشد بالکل زائل گردد و البہار امرست کہ محبتت  
قانون ادب باشد اجتناب لازم شود و در اس شکوہ بنا بر سادہ ولی این معقول را حق باطل  
و غیر سگالی تصور کردہ بعضی اقدس رسانید حضرتت ظل النبی موجب التماس سنتت ہمزاد

۱۔ (و) معنی را محل (دوب) معنی عمل + ۲۔ (و) اگر اندیشہ + ۳۔ (و) بالکل زائل گردد و از اظہار امرت

(دب) بالکل زائل از اظہار امرت + ۴۔ (و) شرد (دب) شردن +

بلند اقبال عینی بیگم را نخست فرموده منشور عاطفت عثمانی با سخط خاصہ بہاویں مصحوب  
اوصاف گردانید۔

## مضمون فرمان آنکہ

چون میں ہنگام عزارض آن شرفاً باصرہ دین و دولت بادالی آنکو تعظیم بدگاہ عالم پنا  
ست رسید بندگی و بیگانگی آن جناب اہمنا پیرامون خاطر خیر خواہان  
حضرت پروردگار سے نہ داشتند و نیز اندک گذر از ادائیگی و نامہ بخاری مراد بخش خاطر شرف قریب  
بجہت ما شدہ بود لاجرم نویسنده توجہ عالم آرا جدیبہ و از خلافت شاہ چہاں آباد شرف  
از تبار یافتہ از کبریا و کوچ کوچ متوجہ شدہ ایم و حال آنکہ عین بیگم کہ شدگان حضرت  
پیرانی عالی صاحبزادی عالی کلمات و لہذا یصانع و سخنان سودمند اندر پند بیانی و حال فرمودہ  
از عنبر اقدس از سال داشتہ بود چشم آن داشتہ است کہ وقت بر صحبت ذات اقدس ہمایوں  
آن جناب را آگاہی بہد بلائیل واضح و بلایات آن شرف باصرہ سلطنت و جہان نادی  
لا اذ ارادہ تباہ باز آرد آن غدار بخارج استعجال قطع مسائل کردہ سعادت استلزام حضرت  
چہاں پناہی دریافت بر خلاف حکم ہمار مغلحہ کیفیت قید خود نا توانی ذات ہماین و عدم  
توسل سواری و حرکت اورفتن عساکر منصوصہ بر فاقست سلیمان شکوہ بہ مالک شرقیہ و حال  
بودن مرصہ دربار چہاں مدار از مردان کار و سپہ کشان نامدار و مزیدہ استقلال دارا شکوہ  
بصداب کتاب تبیین دادہ باعث ملاحظہ و تقدیریم آن عزیمت و تصمیم آراہیدہ گردیدہ آن  
حضرت با اجتماع جنود اقبال توجہ عالم آرا سے آگاہ شدہ بعضی از از زمان بلو شاہی را کہ در آن

۱۵ (۱) بود ۱۵ (۱) چشم آن داشتہ است کہ وقت بر صحبت ذات اقدس ہمایوں + ۱۵ (۱) از + ۱۵ (۱) گردیدہ و جب کرد +

صوبہ بودا از راہ عنایت و نوازش بمطرح اطاعت و القیاء خویش در آورده و عمدتاً بیان  
 بسیار نموده خاطر مقدس را ازین بگذرد جمع نموده و نجابت نمان بن مرزا شاهرخ را  
 بخطابہ سہ الاخانخان و سپہریش را بخطابہ مستطاب خان عالم شرف امتیاز بخشیده  
 فارسیہ امرایہ و شاہی را صیبت نمود و تکیہ بر عنایت الہی فی فضل زمانہا ہی عزم علی کردہ از ستم  
 دولت خود باسی ہر سوار جانباز چارہ ریاست کشور کشائی برافراشتہ ہوں سلطان مراد بخش را کہ  
 از بس جمل جوانی گوشوارہ نادانی رہتا گوش داشت کوس سلطنت و جہانبانی تو انتہا شہسب تو شہ  
 ستمتہ تھی در عتہ ملک ستانی جولان سے و ادبیکہ گشتن مخالف قانون عقل و انجمنہ و اہل  
 دانستہ بنا بر سلطنت دولت و اقتدار است و وقت اور اورین بسباق طبیعت ہنوی و اقبال مراد بخش  
 ہر افتخار و ہوا لغتہ مرکابہ لفرات حساب اخفص اعز و کشیدہ در خاطر خطیر ندید کہ و گویہ گویہ  
 الطیار و شرف الہ نام یافتہ ہر جرم امر عطا وقت آسیر کہ اسدین آگین ہر جویہ مجتہد انجمنہ  
 عنایت آئین متفقین بر استندنا سے جہاد پر پوزہ عز اصلا پر فرود او بناسے محمد بیگان با اللہ الایمان  
 اتحکام گرفتہ اسارین کا رہین رنگہ قراری یافت کہ ٹاٹہ شہ قلم نعیدہ سلطان با ستمہ نشان  
 بسر کار فیض آغا عائد کردہ بعد از تسخیر کن قلمرہ ولایت ہند حضرت ماہقرن و فتح ماہکے مجرور  
 ہندوستان ولایت پنجاب و نشان و ٹٹہ کشمیر کا ایل جناب سلطانی تقاضا کیروہاں جہا  
 در ولایت مذکورہ علم سلطنت برانرازد و براسہ کوس فوانہروانی بنواندہ و خطبہ و سکہ بنام خود  
 سلطان مراد بخش بدین افسوں و اشانہ طریقہ رفانتہ پذیرا گشتہ از ستمہ و حرکت نمود  
 آنحضرت خاطر مقدس من کل الوجوہ فر ہم آورده دست امید بے پروہہ ثقی شاہنشاہی علی اللطالق  
 زده در پناہ و وقایہ توکل خواہید بقصنا سے من بنوکل علی اللہ فوجہ با عنایت و ادب و خالق

لہذا شرف ارتسام یافتہ لا برہم (ب) شرف ارتسام لازم + سہ دل از +

ہر وہ کل سے تنگ کر دید تا کی عترتِ صائب سلسلہ از دار السور و بہای خود واسے تو بچہ نصرت  
 ہتھا بصورت پائے تخت صاحب جاہ و دیرم و فرمانروا سے مفت اقلیم سر لرفع سراتخت  
 و بقیم ہزارانی و خرمم ہاں ستانی قطع منازل و سطر مرسل فرموا آواز نہاد چوں شخصت  
 فرمائی کہ ہر نصرت صیام اقبال گشت سلطان مراد بخش از جانب بجا رہت کہ اند نہ کیست  
 رسد ملت و حقوق سلطان ہاں سلطان بجا رہت اشارت دار با استقبال  
 پورہ کو از بخت اناست و دنیا شنبہ نوادیم صاحب سلسلہ پورہ و ما جعفری سلطان ستر  
 ہر بخت شد و پشت جبری کہ ناگاہ کالیہ پیرا الہیہ بہرہ ملاقات اندوخت اولد کہ جعفری  
 جہاں اپنی از و سخاں نصرت کی کنیزان سزایا مسرت بگیر قریب رسید ہوں با حق لمانے  
 ہزار کہنہ سلطان رسید طالع گردید سلطان مراد بخش پارہ راہ کوکب عالی را استقبال کردان  
 درین روایت دہان و اور روزم صداحمدی ملاقت تقسیم رسانیدند و از آنجا با الفاظ بیاست اشباح  
 پرفرشتہ ہوں و خلقہ قریب و کب جہاں شمائی بقریب مدائے او بین کہ دران اوقاست  
 مستقر با بچہ بدست سنگی و قاسم خان بودی عیبہ غلغلہ دہ میں انداختن آجوست سنگہ سر  
 بجیب آنگہ فرور ہندہ و چارہ کار سے قرار کردید چہ در برابر آنحضرت کہ صیبت بہالت و علالت  
 از عریطہ و لیبک و بیا م صبی جہاں را فر گرفتہ و آوازہ شور و صفندی بندگانش با طرف  
 و کنائف جہاں رسیدہ مع ہا با قاسم خان خداندوریدان مقام دست صفا آراستن و داد و مصالح  
 دادان مدعوئے و اشعب و باں چنان توریہ صاحب شمشیر در عرصہ مقابلہ کارزار پیش  
 بردن در حصد و تعقل و تصرف نئے گنجیدہ اما سبے آنگہ آتش محاربہ سے اشتعال و التہا

(۱) بیبال پور۔ (ب) دیاں پور۔ (ج) موزہ۔ (ب) سرسوری۔ (د) رافرشتہ۔ (ب) برادرشتہ

(۱) از چارہ کار سے قرار کردید۔ (ب) چاہ کالی قرار کردید

پذیرد از میدان پهلوتی گردن داران ایشان شیر برایش شده است و کشور سستانی که روشن  
 نیر و صورت امکان نداشتند از یاد که از پهلویگاه سلطنت و پهلوانی با بر محاربه محکوم و نامور  
 بود و با مردم هر که در میدان قتالی پاسه حرارت و جسارت فشرودن خود کرده چنانچه  
 است به عفت آذنی کا زار برگاشت و مستعد ایقا و نوا تر نمود کردید لیکن از آنجا که مرضی  
 خادای شریف آنحضرت آن بود که عیبت آتش مبارک و مقاتله تیب کردید و چون به کتاب  
 چندین خاکسترت و برهان نیر و رعایت طریق سترگی و ناموس کبری فرموده را چه پیام  
 فرستاده مافی التعمیر اقدس را حسن ایراد بخشید که چون سخن ازین توجه ادراک است  
 در از دست آذنی و عطا بندگی این حضرت شاهنشاهی و تقدیم مردم عیاد و شرف آنحضرت  
 است از آن نگار دست عمل و بی دشتی پهلوتی کرده برین سعادت والایست از دست شرف و با  
 گوید و آن از کاپ امرست که از اندازه مجال او بیرون است اجتناب لازم شود و بندگان الهی را  
 از صدمه موکب جهان کشانی امین سازد و راجه از آنجا که طینت است این طائفه در حالت زنا و بی محرم  
 است و قریب سعادت فیضان عنایت و التفات اشرف ندانسته در جواب معروفین داشتند که  
 چون از پیشگاه او رنگ قرمائی بدین امر ما مردم بجز از آنکه قدم از اندازه مجال خود فراتر که نماز  
 و طریق تیران نشانی و آئین جان سپاری را بتقدیم رسام چاره نیست اگر آنحضرت شرف نظر  
 منده نوازی را رعایت فرموده مراجعت فرمایند بلی حکم اشرف اعلا پیشتر حضرت  
 گنجایش داد و الا باز تکاپ این گستاخی معذورم

نظر

من که فرستاده شاه خودم بر خط احضار ص گواه خودم

عبدالله افندی کله در آنگه

Marfat.com

نام برودم کرد که در این دیار  
 دشمن او را اندم هم از بسار  
 آنچو انبارش برین سست از سر  
 تیغ گذارم که ندانم گزیر

چون این سخی و صوفی معقولیت نداشتند و از دایره حساب خارج بود در پیش درازان برکاتب  
 نظر آنرا بآب و قصبه و فوسله نیاوردند از آنجا که نهضت میابین بیشتر مشرف و قوت یافت  
 ثقیف و مرکب کوفتی مشایخ از مطامع قریب بنده او برین طالع گردیدند و راه جمعیت سنگین  
 پیش از سقیر البقا و نازده چهارم و پیکار گشتند بعلت قلعیت ممانعت و بی کار و در پیش  
 و نازده سیرت پریشیب و فرزند منزل اختیار نموده کز آن لب تکیه بریده و تاسی سردا و  
 و قدر بدلیست و در حال آن را گل ملاست و اعمدست کرده و دیگر که روز جمعه بود بدلیست و  
 و هم بلو و حب سالی هر روز شصت و نه چوبی در آن تنگ است تا او را از اوج ابقانین کاز  
 ترتیب بدلیست این مقابله فرامید تمام خان باوه هزاره فوج بهراول را از استحکام داد و ساجه  
 راست سنگ با پنجم را آورد همیشه قرار گرفت و مالچی با پنجم را با او در سیره قیام در زید  
 در اجه بیونتها سنگ را در هزار سوار را بر سره غربیه سازان جان با از اوج قول را استحکام گردانید  
 و انار طرف آنحضرت و غایت تمکین و وقایع رعیت کارزار بسا این رستم استعدیاد  
 میدان کار شریف آفریده به ترتیب افرانج بجز استزاج اشایه بین فرود میسره و اقره با صفر  
 سلطنت و بهادارتی سلطان محمد با پنجم را سوار آرا کوشید و بجا رفت تا خان خاندان  
 چل کویا آن در لشکر ساطان لشکر شکن قرار گرفته و موکب بیند بپردلی پیش میر استوار  
 گردید و ذوالفقار خان با هفت هزار جوان بپردل خود را بهراول تا نام گردانید و فوج طرف  
 پیش پایالنت اسلام خلیف مرتب گرفت و امر شد قلعخان و پیش روی ذوالفقار خان سردار

شاه و بهایین بیشتر مشرف - سلسله روی نیر - سلسله روی منزل - سلسله روی سلسله

فوج ہرادل، باریش و ترتیب توپ خانہ ہمستہ گماشتہ و آن حضرت بنا تھا جس  
 باہمت بہادر سوار دستم عیار از جانہ ان چوکی فاس و غیرہ بفر فریدونی و شکوہ ہم در تون  
 قرار گرفتہ چون سد سکندر کوہ الیزرا استخوانم کشید و سلطان مراد کش با سپاہ محمد علیہ  
 بجانب میسرہ قیام دئیو چوں بدین آئین افواج نصرت قرین صورتنا توڑیں پذیرفتہ  
 نگاہ باگس کوس و فغان کرنا سے ملک صحرائے فراخ پچھیدہ پہل بندہ تنخیر و پیرا  
 ساختہ و انہ از ان ناموں پر سجدہ و مبارکین جان بکعت بست باہر شیران پیران  
 خشن اک و پیلان سیاہ است و عرصہ مسافت ہے لاف و گزاف جلوہ پرداز کارگشتہ  
 از طرفین چون در مسافت با ہم آریختہ محال تیغ انہ پر کالہ جاگروز و ہم قدم مست آلا سے  
 گل کردہ انرق آناوندیکہ راہ و دورا چار کردہ طرح سودا انداختہ و انہ از امداد و علاج  
 لغوہ جان گذار مبارک آتش شعلہ کشیدہ برستہ ہستی حرکت آریا ان طرفین گرفتہ نیز  
 نظرو تیغ میانی زخم جگر کاوی و سرفشانی را تازہ ساختہ و غنا گیا خونریز خارا انگاف بسا  
 طاہر پیرو از آشیانہ کمان بیبال عقاب بر پرواز آمدہ دستہ عاصی طرح دلہ و  
 ہاں ستانی انداختہ و از شپا شپہ ہم و چتا چنی تیغ طاہر ارواح از آشیانہ ابدان و  
 شباح ہم کردہ اوج گرگ گردیدہ و از ترکہ تازان پر دلال و عمارت کوشاں غبار دہو گیر کردہ  
 رسیدہ گونہ گونہ سے سپہ را چلہ رو سے نہیں زرد رنگہ گروا شیدہ

### ہجرت

ہر آنکست زندہ سے چوں بازندہ تیغ      مگر کش توپکان و باران تیر  
 راجپوتان رام رام گو سے بیزار و بے آرام گشتہ بر فوج میسرہ شام ہی شدہ تیر غمان

لعل در آتش شیدہ +



حملہ آور شدہ اندھا بیٹھا ٹھم کیوں کر وارد ہو نہ دو کہیں شدہ دار و النشانی و سردانگی داوند  
 دیرہ اشاکہ ہنگامہ کروں نہ تیرے اور شمشیر قہنا کشا اور آفتہ بقتل مرشد خان سید  
 مروانہ تو ہم شہاوت کا شہید بہار رہا تھا سے ماہ علی الحسبتہ گروا سید وین ہنگام گونہ ترانہ  
 داتا زین شاہ و پیدائے سلطان ہوا کاش کہہ دیکھو کہ آگے از جا سے خود خنیدہ ہمہ و فوج  
 پیسہ و کسبیدہ از انکی طرف سے بجانب خان خانان را بہوتان را بسیمہ تیریم و خستہ و آتش  
 پیکہ نائو نہ و سخت، بالاکرنتہ و سخت و خوب بسیار سے را از بہاران ناموس ہست  
 محترق کردانید اگرچہ از غلبہ و هجوم مجاہدان کتیبہ نصرتنا سبب شاہی افواج یاوشاہی  
 ہزارہ عجم تجربہ سرداران تمام کارکہ اصل محل قیام را شہیدہ دہیزنا ہواروز میں شہید و فوج  
 تراز آفتہ بودند ہست و بسیار سے از کار کتیبہ ہزارہ عجمی از ہست شکستہ سے میں بالہم ہندہ  
 مجال نمود و ترک تازیافتہ اما راجہ دراہوتانیش داو بہادرت و جہاں نشانی دودہ تا نصف نائو  
 ہنگامہ شہید و حرب گرم داشتند و پرداندہ خود را آتش و غارت بخندہ جان شیریں زندہ  
 سے کردند راجہ باد بود و وزخم تیر ثبات قدم و زہیدہ تا ممکن و ہندو را بہوتان ہا سچار  
 و شانی دہاں ترغیب و تخریب سے نمود۔ و راجہ کتیبہ سنگہ باجمہ فقیرانہ را بہوتار  
 معرکہ تازہ عربہ سنج داد جلالت و ہاں بازی دادہ جان شہید ہست فدا سے نام و ننگ گونہ  
 و بہر گونہ و مغاکب عدم فرو شدہ بہ پیش المراد سکرشیدہ قریب پہل سردار اسم و رسم دار و چہا  
 بہر ارگنسانان اجناد سے تامل قبیل و جہت کج ہمارا آمد و قائم خواں نیز زخم دار گشت  
 و دینا سے ثبات و قرار شان تخیل و در باطن تذبذب سمت ہر روز یافتہ دین آفتہ  
 فدا ہمہ و رواج شیر ذی از ہمہ بجانب عنایت ظفر بخشش بر پرچم لوستے فتح انما سے سپا  
 ظفر ہزی بہویہ آغاز کرد و پرویتین ہمتی لاسے پہر نیز کتیبہ از اختیار کتبت واد

بر تارکب وقت و فرق بود که جبهت سنگه و قاسم خان بخته اداره داشت هر میت و سرگردان  
 صحرا و فرار ساخت رتبه السیف و پرگنده و پریشانی هر طرفه نهاد و بسیرت تقبل بانیم  
 جانی ازان معرکه بانستان هانی و سرور و کوی نصرت و شادانی و کنگاه دولت و کامرانی  
 حضرت اقلیم کشاکش و ستانی بانساز و گشته مشرب و نصرت و لشکر و قریب سیدان و پسر  
 الوشین سیم اولیا سته دولت و قریب و سائید و طغری سها که با وی ازانین و طالی بر قامت  
 جانها را کوسه اعلام و راه مسرور و در کوه و نید و خشم کم سینه انداز و فتنه خانه بسبب  
 دلیران موکب اقبال شمشیر و استقامت و ستان خنایر و شایسته ای علی الاطلاق  
 گردیدند تا سه چهارم کرده بنگاه سے و تالی کن سرگردان و ای انور و شاکه بسیار  
 با طعمه ننگه سوزان آسام کرده انید و کان حضرت از جمیل این فتح نامدار که متذکره است  
 و اقبال پائنده اور و ظالمین شکر و سپاس زوی ساخته بدو اقرین با انیسین نزول  
 بهایون رد کش در شکست افزای سے سپهر و نفس گرو انید و سوز و در بدو مذکور است  
 سچ و نشاط افزوز بود روز چهارم ایاسه سے عالم کشاکش و سوسید و از انخلافت مرتفع ساخته  
 کوچ کوچ منازل پیا گریه و ساقی بیگ و در تم بیگ و بیسار اللین که بخت خیر فتح رفت بود  
 بعنوان ذاکم چکی آند و این شهر با طراکم وحشت افزای سے در باور و سوسید و سیم بهایون حضرت  
 صاحبقران رسانیده عرض داشت که شاه گرو در عظمت ظفر و سنگاه -

نقطہ

آندہ اقصا سے اچھیں در گرفت	عالم ہمہ اقلیم سراسر گرفت
یست شب و بعد جزائش سخن	کلان نعم سکند و آراشکن
گرچه زخم نیست جانباں منم	وارث اکلیل سلیمان منم

حاصل ازین عاوضه کامیاب شد  
 شاه جهان را فتنه پیاپی به نهر  
 کرده اشاعتت بر سران رزم  
 ساخته دارند همه ساز عزم  
 در قلم آمد زریں در پهلوان  
 یک لک آراسته برگستوان  
 با کمال استوار کینیت این کرد  
 فراتحقیق این فتنه شاه دلاگر  
 بفتح و ظفر و منبرم گشتن  
 جسوت سنگر با تراشگر و تو  
 و شهنشاه حضرت به پیشتر  
 و از اشکر بنایت منظر  
 منظر کردید به کاین حضرت  
 بنابر القاموس از دلاگری  
 بود هر چه بود مستقر  
 از اول وقت کباب  
 در آن فرزند اول دلاور  
 شکاف فرستد تا این  
 که او را آید و در اشکر  
 بگردید آب تکمیل  
 و بجز تکیه و شد  
 تا که این انقلاب  
 گشت و با نسیه  
 از اول وقت کباب  
 تیر و جمان سپاه  
 و در هر قسمت  
 آید و تمام  
 نظر بر سران  
 نزدیک و قریب  
 صد و هزار  
 کرد اراد  
 امر است تا آنکه  
 دیگر بندد  
 با نسیه  
 سرکار  
 سالم دلاور  
 سرکار  
 خودش  
 بر نظر  
 تا این  
 پیش  
 تو هم آید  
 تا این  
 نیست  
 در جگم  
 شهر  
 شمس  
 از کشته  
 بحری  
 با فراوان  
 اسباب  
 نبرد  
 و آن  
 پیش  
 از مستقر  
 و بخلاف  
 است  
 اگر  
 با او  
 بعد  
 نیست  
 در  
 لغت  
 و معانی  
 است  
 حضرت  
 است  
 فرمود  
 و بر  
 این  
 اسباب  
 عمل  
 نمود  
 و فرنگ  
 و انگلیز  
 و دیگر  
 بندگان  
 به  
 فراشت  
 بود  
 مسالک  
 و معا  
 بود  
 و حال  
 کرد  
 به  
 بجا  
 افواج  
 تو  
 به  
 بخار  
 تعیین  
 نمود  
 از  
 جوانب  
 و اطراف  
 بلاد  
 عبود  
 به  
 یک  
 مقهور  
 و مسدود  
 ساخت  
 اما چون آن جناب  
 از شیره  
 میانه  
 رفت  
 و بکار  
 و آئین  
 سپاه  
 کشی  
 و تاک  
 کشانی  
 وصف  
 شکنج  
 و موکب  
 آرائی  
 بنا  
 بر  
 عام  
 تخریب  
 و قلعه  
 بنا  
 راست  
 به  
 بیگان  
 و غاری  
 افتاده  
 بود  
 پیشتر  
 تا  
 بر  
 شش  
 از  
 قانون  
 صواب  
 و آئین  
 حساب  
 خارج  
 می  
 افتاد  
 و هر  
 چند  
 به  
 یگانگی  
 و در  
 میان  
 تمهید  
 بر  
 اعلی  
 در  
 این  
 زند  
 که  
 شعله  
 فساد  
 فلک  
 رسید  
 بی  
 آب  
 تدبیر  
 اطفاء  
 پذیر  
 نیست  
 اعلی  
 حضرت  
 را  
 علی

مخاریط سے سائنس اور طبیعت پر اور آگہاں اور مہر مقتدر آمدن و ہمت والا فرمان و علی حضرت انور  
 بادشاہی از انہما جدا شدہ باقرائشہ انکہ استشرق شوند بعد از شہسوار شہسوی اسماں مقام  
 سخن پرداز آن زمان ہرچہ راستے جہاں آراستے حکم فرمایند اور گستاخ و سب و اذکار و عدل و  
 اور آراستہ ہا و شہسوی بر فائز است است نیرج تمدنی رشتہ شہسوی بندگاری علی  
 این صفت و انعامت و استیذان و اولاً شکوہ بانسوخ و غریب و مستربال و رام سہ سنگہ شہسوی  
 و فرمودہ بگنہی و لغات غیر سنگان کہ در علائق ہندیاں آوردند کہ سن ان فریب الیام  
 این کوتاہ پنچہ ہار و جنبہ ستر سال خواہم دو نید ازیر و جہت تمام غلبہ چہ توانی و چہ  
 ابرائی و کتاب بیدار و غلبہ طوف جانہ شانی و شہسوی با بگنہ چون شاہ غلبہ روی ہوشی و  
 فیروزی نزدیک است و بیدار و غلبہ طوف جانہ شانی و شہسوی با بگنہ چون شاہ غلبہ روی ہوشی و  
 کا نام بر آست کہ سر منزل مراد و روز از انہما سے وہ لستہ روزا فرود و طلب فرمودہ و شہسوی  
 بدالستہ طالع بیدار و بخت یاور کوزلی گو الیابکار کنان کارخانہ دولت روح آوردہ و آست  
 شہسوی فرمودہ آن حضرت بنا بر منعمت کارخانہ را از مراسم کوادی گناشتہ بہ ہستی آن زمین  
 بست و چہ کہ مسافت طے فرمودہ آپ پیش را از گنہ پد اور پایاب عبور کردہ

منظوم

آمدہ بالشکر دارا شکوہ	رفت پیایاب گرو ہا گروہ
روزہ گروں فلک آسب گوں	وادرواں چشتہ خود ما ہوں
کوکب شاہ رواں شدز آسب	کرد سو سے منزل و بگر شتاب

دریں وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آثار نور شیدا و ج عظمت و اقبال رونق افزائی

لہذا در فریاد (ب) فریاد (ب) (د) روز افزوں تبادلالت (ب) روز افزوں شہسوی طلب فرمودہ زمین ارہایت دولت

سراوقات، جملہ جلال، نگین خاتمہ و تکبیر، فخر نسلا روئے زمین بادشاہزادہ جہاں و جہانیاں  
نواب بیگم صاحبہ بدولت اللہ طلال عثمنا از دلالہ الخلفاء رسیدہ نامہ آن بلقیس زماں مریم دوراں  
بہ نظر کیمیا اثر شاہ بخنور آوردہ۔

## خلاصہ مضمون آن نامہ کرامت مشخون آنکہ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمُنْتَهٰی کہ ذات مقدس شامہنشاہ معدولت پڑوں و قیقہ رس اعنی حضرت بطل  
سبحانی منظور انظار عنایت ربانی صاحب قرآن ثانی از سائر عوالم و امراض جسمانی کہ لازمیہ  
نشہ بشری و طبیعت انسانی مست منزہ و مبرا است توجہ عالم آراے در باب رفاہیت  
برایا کہ ودائع بدائع الہی اند و امنیت ملک ابوجہ اتم ہندول و مقتضای طبع نصفت آئیں  
اشرف بیچ متنفسی رائے پسندند کہ مصدر کینتہ و منظر لارے کہ ملتزم سبب جمعیت  
فلاقی و مقصن منیر و شرطوالت انام باشد کہ خاصہ از قدر است نامدار و ابنا سے کامگا  
سیاویں ایام کہ خاطر مقدس بتلاک و تلافی و بہن و فتور کہ بسبب بیماری آن برگزیدہ انفس و  
آفاق بحال کاؤ برایا و عامہ رفاہیا راہ یافتہ باقصے غایت متوجہ متعلق است التہاب فوار  
فتنہ و فساد و اشتعال آتش کین و عناد کہ مورث ویرانی و خرابی عبادت، معاذ اللہ موجب  
مویب از خاطر ہایوں و سبب کثرت حزن و ملال طبع مقدس خواهد بود۔ بہ تخصیص ظہور این  
نشہ ناپسندیہ و وقوع این امر از مغرب انان برآوردہ ہونند بیدار معزز کہ آراستہ مزایا سے  
آداب لطیف و اخلاق کریمہ و صاحب عادات حمیدہ و طبع سلیمہ است بغایت زشت و  
نازیبا اجرم بنا بر خیر طلبی ہیں کلمہ چند کہ ہر آنہ متضمن فوائد عظیمہ و موجب تزیہ و تقدیس ساحت باطن

لہ (ج) عناد۔ (ب) دعا + شہ (و) مزایا سے آداب +

و تصفیہ طریق معاد از حسن و خاشاک امور رویہ دشمنان ذمہ است، من نگارش پذیرفت اگر  
 غضب آن برادر والا گوهر ازین توجه که، هیچ غبار و عناد والا باشد، نواب حرب و قتال مست خود  
 انصاف فرماتن که در برابر مرشد و قبلہ حقیقی که رضامندی او خوشنوی خدای عز و جل و  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در رضامندی اوست، هنگامہ جنگ و جدال و حرب و  
 قتال آراستن و به سفک الدمار بے گناہان ہمت گماشتن و مردوستی آن حضرت تیر  
 و تفنگ انداختن بچہ پایہ ناشائستہ است، و ثمرہ آن دین نشا جزید نامی و دوران نشا  
 جزید سرا بنجامی نیست و اگر آراش هنگامہ محاصره و مقاتلہ از بہر شاہزادہ بلذراقبال است  
 نیز در آئین دین و خرد و صواب گزینہ پسندیدہ نباشد۔ زیرا کہ برادر بزرگ شرعاً و عرفاً  
 حکم پدر دارد و این معنی را با مرضیات خاطر اقدس حضرت ظل الہی و متبعیاتی طبع ذالست  
 شاہنشاهی مباحثت تمام متحقق است، بالجملہ انواع غبار میجاوایق و نواب و قواد ترتیب  
 اسباب ازیم و غوزیزی و تقسیم عزیمت حرب و فتنہ انگیزی ازالہ برادر ہوشمند و ازان کہ  
 بحاد و ضاع و محاربن اطوار و مکارم اخلاق موصوف و معروف بہاں گشتہ و ہوسستہ در  
 استر ضاعت خاطر اقدس فاقان خجستہ منظر و شاہنشاہ فرشتہ سیرے کوشد با هیچ گونه  
 و هیچ وجہ بلامحکس پسندیدہ نیست، چه توقف چند روزہ دریں دار ہے ثبات و قرار  
 و استلذات ابلہ فریب این سرائے مستعار کہ باعث ارتکاب چنین امر مذموم و مذموم  
 باشد ملالت نشہ ابد و طراز سامت سرائے مخلص است۔

### مصرع

مکن مکن کہ نکو گوہراں چنسیں نکنند

مناسب آنکہ آن برادر نامدار ازین امور رویہ و انفعال شیعہ کہ منتج سود غایت و ثمر و خلاصت



و توفیق از تقاضای پذیرفته که انوار آن را حوصله شکر بر سر آید و او نماند و در دست  
 گنبد تویش در دست همسری استیصالی نهایی وجود اخوان مقصود که ایندی روز بروز  
 و از جوادش وین با سبب مستور نماندست و بر سر پناخچه مطهران شکوه و با با لوان گران  
 سر شاه شجاع که فزونی شیدا حضرت مستنقذین که ناموس و ناموس و در سال ۱۲۰۰  
 و در او آن جناب جریان زلفت و خفت از قواسم پرور کشیده و پرتی با این جهان فخر  
 که در پیوسته وقت با سبب مستور نماندست و بر سر پناخچه مطهران شکوه و با با لوان گران  
 و در دست و در تقنین احوال و تقنین و تقنین و تقنین و تقنین و تقنین و تقنین  
 نماز و همیشه کایا میباید و این است که ملت را سوار کرده و بسیار با شکر و در دست  
 احوال مشرف و در نظر هر دو سبب روزگاری که در تقنین احوال و تقنین و تقنین  
 هر قدر مانید در ریاست که سبب آن شرافت اخلاقی و در دست و در دست و در دست  
 بعضی از قلوب آن دلا میست سبب و در خفت و در دست و در دست و در دست و در دست  
 و انحصاری سبب دادند و در خفت و در دست و در دست و در دست و در دست و در دست  
 بود و اخبار موحش بیواری در استوار کردن شروع باقترا عسکری و تفکیک اولیا و غیره که  
 اعلا شده بود و همه جان گلبرگ که جانها را این مرکز اقبال بعد از تقسیم پید و کفیان  
 بلده مذکور بود و اقبال بعد از محضیتی محاصره دل تنگ استراحتی شده کار برمال قریب شده  
 که صورتها اقتضای رونایید و مستند است به حکومت بیجا بود و الا شرکت از این و سادان  
 اقلیم استان سخت بستوه آمد و رنگی که در اثنان بود که پیشکشه لایق سبب کجا صاده و الایت  
 خود را از صدمه سپاه غیره زری و نگاه مصوب کرده اند و الایتم آن داشت که دلاوری کتیبه اقبال  
 شریف اورا مستاصل ساخته و لایقش را ضمیمه کاب محو و سگدانت در خندان این ملال

بجای آورد



شاہزادہ کلاں ملزمان خود را بطلب امر سے بادشاہی و تسلی و استقامتِ حاکم بیجا پور تعین  
 نمود، انہا پشیمانوں سے عنایت آمیز و مہربانی انگیز بوالی بیجا پور رسانیدہ اور اورادی  
 لجاج و عناد نسبت یابین مرید دلیر تر ساختند و سرداران بادشاہی را ببالغہ و اہتمام  
 تمام از پیرامونِ بلدہ گلبرگہ کہ بکشائش نزدیک رسیدہ بود برداشتہ دروغاں کردن  
 بدون انہا بدار عنایت مراتب تا کید و اجتناد بظہور رسانیدند کہ فرصتِ نعمت مجال  
 وداع نیافتہ، و این خیر خواہ با نادیدہ بجناب استعجال عازم مگاہ جہاں پناہ شدند و ازین  
 جہت تلافیہ وقت بربری نیاز مند بغایت تنگ گشتہ اورطہ تحیر و تفکر درافتاد  
 بحکم ضرورت کارسوزنی یافتہ و با انجام قریب شدہ را بر ہم زدہ محض بچون  
 نیروئے اقبال بے زوال خود را ازاں ورطہ سببہ چال خطیر بر آوردہ و ہزاراں <sup>لہ</sup> جہانگیر  
 و اصابت تدا بیزاریان انبوہ غنیم برآمدہ سالماً بمانے رسید، عیاذاً بادشاہ اگر چشم زخم  
 مے رسید و اکناف و اطراف جہاں شہرت یافتہ لگہ بدنامی و خالی خمت و ذلت سالما  
 دراز بر روی مے دولت پائیدار مے ماند و بہر جہیدہ بندگان شہت مے گرید، و پیدا است  
 کہ تدارک و تلافی آن بواسطہ عدم دور بینی و نا عاقبت اندیشی شاہزادہ کلاں کہ محض بخوا  
 کار خویش مطمح نظر داشتہ، اگر عالمے با آب فرو بردن مے ندارد۔ اندانہ امکان و حیثیت قدرت  
 بندہ ہستے بادشاہی بیرون بود۔ و این مرید از بس ممارست در امر جہان بازی و جہارت  
 مزاولت در کار پیکار، و آشنائی با طرز شیون ستیزہ دان این دیار از هجوم و ازدحام  
 اعدا حساب بے نہ گرفتہ بکمال تمہود و جلالدت فرق مخالفان گرفتہ باستطہار پشیمانی آقا  
 ابد اتصال لشکر ازاں گردناپ شورش و فساد در زمان سلامت بیرون آورد، و غریب

لہ دروم حال +

انکہ بدیں بے مددی و خسارت و کار شکنی و خصوصیت کہ در ایران و توران اشتہار یافتہ  
اکتفانہ کردہ مجال برار یا بے سابقہ تقصیر و کوتاہی از جا گیر این خیر خواہ رضا طلب کہ جز  
ارادت و اعتقاد و جانفشانی و اخلاص امر دیگر را بخاطر پادشاه نداده تغیر کردہ باں چنان ناخلفی  
زیادہ سرے کہ پا از حد خود بیرون نہادہ متکلب النواع گستاخی و بے اعتدالی و مصدہ  
تقصیرات عظیمہ گشت و لو اسے بے اعتدالی و فساد و عرصہ بغی و عناد ہر فرشتہ تنخواہ  
نمود۔ و کیفیت حال داعی خیر خواہ را بواسطہ غرض و خواہش نفس خود بخلاف واقعہ  
بعض اشرف رسانیدہ بعض بہتان و افتراء مان حال این خیر اندیش را غبار آلود جہرا تم  
و لوٹ آلود زاتم و نمود بالتماس و الحاح تمام حسونت سنگھ را بالشکر گراں بہسرا این داعی  
برگذاشت کہ درین ضمن ولایت مختصر کہ از پیشگاہ عاطفت و اشفاق حضرت باین مرید  
مرحمت شدہ بہرہا نہ کہ میسر آید انتزاع نماید و این فدوی را آوارہ قیاتی بے کسی و غربت  
و آسبہ سر سحر اسے محن و کربت گرا داند و بس کہ از راه دمدہ و دستاں در مزاج اقدس اشرف  
تصرف کردہ حضرت قول اور تصدیق فرمودہ سائر فرزندان فدوی اخلاص طینت را دشمن  
دولت فرا گرفتہ در حق این سرگردان سرا بگاہ حیرت و ہیمان پشت غربت ہرچہ او تجویز می نماید  
بے تامل حکم مے فریاد و قطعاً تفحص و تفتیش این حال بے گناہاں و توجہ در خود امور ملکی و  
مالی نہ فرمودہ نظام رتن و متن و مہام جنیدی و کلی بکف اختیار و قبضہ انتداریش باز گذاشتہ  
اند۔ او خود بے غائلہ شک و شائبہ ریب تشنہ خون این بے گناہاں است۔  
چون کار بدیں حد رسیدہ و صبریت حال بدیں نہ زوال انجامیدہ حفظ جان و پاس ناموس  
خود از مہمات عالم عقل و محتمات نشا خورد و راستہ عازم استیلام شدہ سدرہ منزلت

پس از آنکه در این امور عیال و خدایتی معامله بشود و در این معقوله در این  
مکلفان پاره او کسب جهان بانی کشور گزیند

بیمبست

هر ای سلطان که سپرد حال نیکو این خلق گوشه گیران را از آنش طبع یا بر رسید  
چون این خیر خواه قناع منازار نموده بوالی او باین فائز گردید سبب است که باین شاه شمراده  
کمال پایدار و آثار این خیر خواه باس بود سلسله بیانی بصل و بونی و نادرانی سگ سبب  
گرمه بضمیمه نعت باین آید و سبب آنست که او سبب و حقوق و لیسرانه محکم نموده که مراد حضرت  
شده باین خود گردید و الا خواهد بود آنچه خواهد دید چند آنکه مردم بوشند و خندان فرستاده  
بسنو این معقولی آن متکبر چون با براراده خود گاه این کشید و تصدیق نمود که باز در دست  
و فدوی بنده نام محرز است و مشهور فائز النور و خرم طواف کعبه الهانی و آمان بندگان  
حضرت سبب پانصد سنه چنانچه سبب است و سبب است آن تا عاقبت اندیشی اصل  
یعقوب است آشنای شده بکامینت چنانچه و غروب بیشتر در مراتب منع و رون افروز  
لا بزم بنیه بصل و پندار پوچ از او کشش بوش دور کردن و آن تلوم و جمل را از پیش راه  
برداشتن حکم ضرورت است بر ذمه بخت عقیدت نه است و سبب گردید اگر خیر است  
سعادت باین بوسی اشرف اعلی امری دیگر که در خاطر می بود بر ضمیر خورشید تنویر  
همایون روشن و مرید است که اسیر کردین او در فحاشی که چنین شکستناست را شرف  
کمال بنا کرد سبب گردید و بوی انوار گشته بود در چندان لغزشی نداشتند و اکنون که  
شاهزاده کلال خود با فرج گران زاد هو کسب و تشریف آورده معاینه باین و مساکله راه

تداوم بکامله + ۵۲ (۱) آنچه خواهد دید +

بریں خیرخواہ مسدود ساخت۔ جا بجا افواج و توپ خانہ گماشتہ باعتقاد و خویش راہ عبور بریں  
 خیر اندیش بستہ بودند، چون این مرید را غیر از اوراک دولتِ حضور پر نور یا محکس سر مقابلہ و پیکار  
 نبود و نیست از گذر بہدا و از آبِ حنظل عبور نموده عازم زمیں بوسی اقدس گشت چنان شنیدہ  
 مے شود کہ آن جناب حرمین این ارادت کیش و اخلاص پرست از سعادت خاک بوسی  
 ہمایوں بجز تر خواستہ اشتعالِ نائرہ قتال پیش نہاد ہمت دارند، چون آنجناب را با چون من  
 ارادت پرست بمقابلہ و ممانعت پیش آمدن و ہنگامہ حرب و مساف آراستن عقلاً و نقلاً  
 سنجیدہ میزانِ استحسان نیست۔ لازم کہ از سلوکِ مسالکِ عناد و اعتساف انحراف نمودہ  
 از اقدام ہر امرے کہ منتهج اختلاف احوالِ خلایق باشد اجتناب و احتراز نمایند، و اگر بنا بر تزلزل  
 در لجنہ غرور و استکبار نظر بر کثرتِ اعمال و بسیاری انصار خواہ خواہ با فروختن کارزار و گرم  
 نمودن بازار پیکار ہمت گمازند۔ فدوی عقیدت سرشت نیز بحکم الضرورات بیخ مخلوطیاست  
 صرف نخواہد کرد۔ پسندیدہ عالم صواب آنست کہ بزرگی را کار فرمودہ بساطِ کرو فر نوروند،  
 بالفعل بصوب ولایت پنجاب کہ در جاگیر آن جناب مقررت شتافتہ چندین خدمت حضور ہمایوں  
 را باین خیر خواہ سراپا اعتقاد و گذارند بعد اناں ہر چہ در مرات جہاں نماے جلوہ ظہور نماید شرف  
 بروز خواہد یافت و پس از ارسالِ عرضداشت و رخصتِ محمد فابہ قی پیشتر لواٹے نہضت ہر  
 افراشتہ از سمو کر بفاصلہ سہ کروہ خیام گردوں اختتام مرتفع ساخت، و دارا شکوہ کہ  
 دھولپور معاہدہ مسالک ترمود مسدود ساختہ آب مے پیود و باد مے کوفت، بہیں حال  
 وقوف یافتہ ازاں محال مراجعت فرمود بعزیمت اشتعالِ نواہر حرب و قتال بدیں طرف  
 دبیدہ از معسکر والا بہ فاصلہ یک کروہ شاہ جہانی نزول نمودہ، دزد بگریہ تہیہ مواد پیکار توجہ گماشتہ

متصل طلوع نیرِ جہاں تاب افواج بقانونِ مہرۂ فنِ نبر و مرتب ساختہ و بقدم جلاوت  
 بمیدانِ جنگ و عرصہ نام و ننگ خراسیدہ و منتظر و متعبد گزشتہ قیام نمود اما شاہ مظفر کو  
 دران روز بنا پر رعایت سپاہ فیروزی دستگاہ کہ قطرہ زدہ مسافت دراز طے کردہ بودند بہ  
 مصالحت دیگر روز محاربه اقرار دادہ اصلاً سوار نشد سبازان نصرت کیش و ولیران صف  
 شکن تقویت بخشیدہ فرمود کہ فردا روز مروی و مرفانگی ست، مستقر دولت ما ازین مکان  
 بغایت بعید مانده باید کہ یک دل و یک رو بر مخالفان تاختہ بضر تیغ آبدار سررشتہ شمار  
 و دولت بدست آرید، بفیروزی و دشمن شکنی در جہاں نام بر آید۔

### منظومہ

بکوشید کوشیدین مردوار      رگہ جاں بکوشش کنید استوار  
 اگر دست برویم مار است ملک      و گما شدیم آن دار است ملک  
 دآں جناب از صبحگاہ تا آخر روز در میدان انتظارِ حریت بردہ از شدتِ آفتاب و تعب  
 سواری سمت تصدیع کشید، و سپا ہمیش کہ اکثر بر خود سلاح درست کردہ بودند سپاہ از ہر  
 حرارتِ حر کہ در غایت شدت و کمالِ حدت مے تافت بجز گریبیدہ بے حرب و ضرب  
 غنیم آں چنان کوفتہ و بدبور گشتن کہ سورت توانائی تن و نیروی دل شاں بشکست، فردا  
 آں روز و یکشنبہ ہفتم رمضان المبارک ۱۰۶۸ ہجری و شصت و ہشت ہجری کہ خسرو  
 انجم از شاہ روان خاور بیتیغ و سپہ بیرون تاختہ در عرصہ پناہ و سپہرا خضر چالش گر گروید،  
 شاہ جم قدر فریدوں فریکران ظفر زیر بان کشیدہ با افراداں کرو فرد در میدان کار جلوہ گر  
 گروید +

## نظم

شاه شادان دولت حسانه سوار خانہ دولت شادان و بخت بسیار

رایت منصور بیالاکشید ماه علم سر بشر یا کشید

کوکبہ چوں فلک آراسته ماه علم تا فلک خاسته

و بقانون معرکہ نازان و غا، و ذوق فنون عالم بیجا آرائش کتیبه نصر نصیبه و ترتیب صفوف

ظفر موصوف که چل هزار سوار خونریزه صف شکن بود فرماں داد نجم سپهر عظمت و کامرانی

سلطان مراد بخش با فوج خود در مینه قرار گرفت، و فوج میسر و بشماست و پیر ولی خلعت

الصدق سلطنت و دارائی سلطان محمد آرائش یافت، شیخ میر با پنجمزار مرد مبارک و کوب

طرف راست بسیار است، و بہادر خان با پنجمزار سوار و جوان جان سپار طرف چپ را

استوار ساخته ذوالفقار خان باده ہزار دلاور صف در فوج ہراول را بسان البرز قائم

گردانید، و آنحضرت بنفس نفیس باده ہزار جوان بہادر عربہ شیخ جان سپار فوج

قلب رازینت بخشید، توپ خانہ کہ کوه آمین بود شد فشان آتش بار در پیش قل

مرتب گردید، و ازاں طرف داراشکوه با فراداں فرو شکوه بر فیل چوں کوه قرار گرفتہ با جنود

انبوه بمیدان خرامید و بہ ترتیب افواج بکرامواج اشارت فرمود، ہر سپرد دولت و سروری

سلطان سپہر شکوه با عمدہ بہادران رستم دل اسفندیار توان رستم خاں بہادر و تمامی گنبدان

و منصبداران بادشاہی کہ پانزدہ ہزار سوار خونخوار بودند فوج میمنہ رازینت داد و خلیل اللہ

خان با قباد خان و دیگر منصبداران مغل و کنور رام سنگھ و برادرش کیرت سنگھ کہ جمہ

پانزدہ ہزار تیغ زن نیزہ گذار بودند، موکب میسرہ را استحکام بخشید و طرح فوج میمنہ

لہ (ر) سلطنت + لہ (و) داوڑ (ب) دادہ + لہ (و) کنور رام سنگھ (ب) کورام سنگھ +

ہسوار سی فاخر خاں کہ ہجھڑا جو ان ہمراہ داشت، مستحکم گردید و طرح میسرہ را طفر خاں با  
ہجھڑا دلاور جانبا ز قائم گردانید و را دسترساں ہارام سنگہ و راجہ روپے راج سنگہ  
داؤد خاں با ہشت ہزار بہادر جاں فشاں فوج ہراول چون کوہ ثابت استوار ساخت  
و انجناب بہ نفس نفیس خود با دوازہ ہزار سوار ایک دل و یک جاں از ملازمان خاصہ خود  
قول را استحکام میدسکنند بخشد و توپ خانہ صاعقہ بار بقاعدہ در پیش قول ترتیب  
دادہ، پس از تسویہ صفوف و تعبید افواج کوس و کرناے از ہر دو طرف بفریاد و فغان  
آمدہ غلغلہ فزع اکبر و ہول نفع صورت ہنگامہ محشر پدیدار ساخت، با دپایان کوہ تن در زیر  
سبازان شمشیر زن و گردان صدف شکن از بانگ و خروش دمامہ و نفیر ہائے کرناے چون  
بر آتش سیلاب بے تاب و پر اضطراب گشتہ حرکت ہائے غریب و ادائے عجیب  
بظہور آوردند بہادران ناموس پرست و دلاوران از نشہ تہور مست از طرفین بالنتہاب  
نار حریب و شین ہمت گماشتہ کارنامہ رستی و کارستان اسفندیار روئیں تھی را بر  
روستے زمین تازہ ساختند و از جنبش پیلان عربہ گرا و غرش توپ خانہ چون تند  
مردان پرچگر و گردان سراپا تہور بگردار مجنون آسیمہ سر ہراذ جاں برداشتہ سبے خودانہ  
بہ فتنائے یک دگر پرداختند تیغ در گرد چون برق درینغ شعلہ فشانی کردہ رخت ہستی  
بسیارے محرق گردانیدہ، و خدنگ از خانہ کماں چون مار فاشش کناں بر آمدہ بہ نیش  
جاں گداز جہانے را در خاک و خون فلطانیہ پیکان تیرانہ و شرکان دلاز خونین نگہاں در  
دل گرداں ناخن زدہ از چشم زندہ فوارہ خون کشادہ و سنان بہادران بگردار شعبان  
بجاری دم دلاوران را ہرودہ جگر دوزی و جانستانی آغاز نہاد۔ بدین رنگ بدم تیغ

شعلہ بار و سنان آبدار کار پیکار سخت بالا گرفته ہنگامہ و بیدار و بیدار و کوفتن و دوختن  
گرم تر از کورہ حد گذشت و از ہر دو طرف حسام دو دمہ چون برق اندر سحاب در گمردنبرد  
در خشیہ پیایے بر فرق مردان بے نشست۔

نظم

چو لشکر بہ لشکر در آ میختند قیامت ز گیتی بر آنگیختند  
ز غریدن کوس خالی دماغ زمین لرز افتاد در کوه و رماغ  
ز بس بانگ کرنائے زہرہ شکاف بدید زہرہ بہ پیچید ناسف  
شرارے کہ شمشیر داران گند پیش در دل سنگ خاران گند۔

دریں ہنگام کہ روز در ساحت نیل فام از سمت الراس گذشتہ بزوال میل

نمود و جانبازان موکب دارانی علم صلوات و اقبال بر افراشتہ را دسترسال داؤد خاں  
و روپ راج سنگھ راٹھور بر سلطان مراد بخش کہ مینہ شاہی را مستحکم داشت حملہ ہائے  
پیایے آوردہ بضرب خدنگ خاراشکاف و سهام جگر دوز برداشتہ فوج را بہم زدند  
انگاہ بقدم جسارت و جرات بموکب قلب تاختہ را دسترسال و راجہ روپ راج  
سنگھ ہافیل سواری خاصہ شاہی جہاں پناہی خود را سانیدہ پروانہ وار بر آتش  
سوزان و غارزدہ در پیش آن شاہ سوار عرصہ جہان بینی از آتش تیغ جانبازان قول افسانہ  
مخترق گردیدند۔ و رستم خاں بساں رستم و ستان بر فوج میسرہ تاختہ سلطان محمد را بگند  
اول متزلزل ساخت۔ و در اثنا سے کروفر گلولہ تفنگ بر بازو خود زخمی گردید۔ چوں دریافت  
کہ سهم فضا کارش با تمام رسانیدہ فی الفور از نیل فرود آمدہ کرناسب باد رفتار زیران

۱۰ (ا) نیل فام۔ (ب) نیل فام + ۱۰ (ج) راٹھور۔ (د) راٹھور +



کشیدہ سلطان سپہر شکوہ را نزد پدر والا شکوہ فرستاد و دل بر سفر گریز نہ سادہ باوہ از دہ  
مرد جاں باز سرگذشتہ بر فوج اسلام خاں تاختہ جان شیریں نثار کردہ حق جاں نثاری  
نمک خواری بجا آورد۔ اسلام خاں سرش جدا کردہ بزیر سیم سمند شاہ فیروز بخت انداخت  
و خلیل اللہ خاں کہ بہ ہدایت عقل و دلالت بخت در خدمت حضرت شاہ قوی طالع  
فیروز جنگ پنہاں عہد و پیمان بندگی و اخلاص داشت باپا زندہ ہزار سوار جرار برگستوان  
دار بجاستے خود ثبات قدم و زبیدہ اصلاً سر مو حرکت نہ کرد۔ بنا بر ہوا خواہی حضرت شاہ  
جہاں پنہاںی قطعاً مباحث حرب نگشتہ بہاداران نبر و طلب ناموس دوست را کہ بہ او  
بودند معطل داشت۔ و چون دارا شکوہ بخلاف قاعدہ دانان کار ترتیب افواج را بر ہم  
زودہ از توپ خانہ گذشتہ پیش آمد، درین وقت کہ افواج جرنگار بر نغار ہر دو لشکر بر ہم  
خوروہ بود و سرداران موکب ہراول دارائی براہ عدم شتافتہ عرصہ مصاف ہیبت است  
غریب بر آوردہ ذوالفقار ناظم موکب ہراول محفل اقبال وقت را مساعد یافتہ  
اسپ جلادت برانگیخت و کمال دلاوری و پیر جگری بر قول دارا تاخت و سیف و  
سناں برین پیر ولی کند اوراں بہادر موکب جہاں ستاں جوہر خود برو سے بروز انداخت  
وراں معرکہ محشر نمونہ بیابیع غل بساں جیحون سمت سیلاب پذیرفت، درین ہنگام  
چرخ مینائی یاد لیران جیش دارائی بکس ستیز بر خاستہ بگرد باونکبت و نکال مبتلا  
ساخت، و از عدت تموز حرارت باقصے غایت بر جوہر ہوا مستولی گشتہ بساے  
از ہراوراں و لشکریانش بے سعی سہم و سناں تشنہ لب و تفسیدہ زباں لعش گویاں  
بہر طرف دراں میداں نقد رواں بقابض الارواح و ہادم اللذات تسلیم نمودند۔

۱۵ (ج) پنہاں + (ب) گہراں خدیو جہاں + ۱۶ (ج) حضرت جہاں پنہاںی + ۱۷ (ن) جوہر +

## منظومہ

بادز جوزا شد و آتش ز مهر سوخت جہانے ز زمین تا سپہر  
 اختر بد مہر فلک گرم کین گرم شدہ مہر فلک بر زمین  
 تافتہ در گرمی خود آفتاب تابش او کرد جہاں را خراب  
 خون زرگ مرد ز بول آمدہ خوے شد و از پوست ببول آمدہ

در عرصہ مصاف آتار یوم یغیر المر من انجیہ پدیدار شدہ عبرت افزائے اولوالابصار گردیدہ  
 در اثنائے چنین حال کہ ہنگامہ قتل و قتال اندم تیغ شعلہ بار برق مشال گرم تراز بازار  
 روز شمار بود لشکر نصرت ربانی و جمیوش قدرت سبحانی در صد و معاونت و امداد مبارک  
 موکب اقبال حضرت جہاں پناہی آمدہ بنائے ہمت و استقلال اجناد دارائی کہ مثل  
 اوتاد کوہ البرز از صدمہ صلابت غیبی متزلزل گردید و در چشم تماشائی اصحاب بصیرت  
 و بینائی ارتفاع اعلام غلبہ و اقتدار دارائی قریب الوقوع جلوہ کردہ بود خورشید قدرت  
 الہی پر تو غیرت بر ساحت اعتبار دیدہ دران انداختہ قضیہ منعکس گشت، افواجش  
 یکبارگی بہم بر آمدہ از ناموس گاہ مردی و مردانگی و میدان مردان رو تا فتنہ و در غایت  
 اضطراب و اضطراب راہ فرار سرگروہ عرصہ ناورد تا چشم بر ہم زنی بر ملاہان موکب اقبال  
 فراخ ساختند۔

## نظم

پراگندگی در سپاہ اوفتاد ہزیمت در آزر م شاہ اوفتاد  
 سپہ چیل پراگندہ شد سوئے جنگ فراخی در آمد میدان تنگ

شہ (ل) دیدہ دران - (ب) دیدن + لہ (ل) افواجش - (ب) افواج +

کس از خاصگان پیش دارا نبود کز در دل کس مدارا نہ بود  
 ستیزنده از تیغ سیاب ریز چو سیاب کرده گریزا گریز  
 و آخر بہز باد فتح و فیروزی از حسب تایت فاکس و فیروزہ فام بر شفقہ زرنگار دولت و  
 پیروزی شاہ قوی بخت ظفر روزی وزیدن آغاز نہاد، کوس و کرنا سے نصرت شاہ  
 مظفر لوار بلند آوازہ گشتہ غلغلہ و بالنصر الامن عند اللہ بگوش نصرت نیوش چمپیدہ  
 و اشکوہ دارائی گذاشتہ بآن شائستہ سر پر فرمانروائی ارزانی داشتہ بسا بر  
 فرزیں بند و منصوبہ بازی روزگار از سواری فیل بر اسپ برآمدہ رخ از بساط دولت  
 بگردانید۔ دو گھڑی روز باقی ماندہ کوکب بخت و ستارہ طالعش پس کوہ نکبت و کمال  
 زائل و غارب گشتہ گسستہ عنان و شکستہ رکاب و اخل اکبر آباد شد بآن چنان اشکر  
 عظیم باقتضائے مشیت خداوند کریم شکست غریب یافتہ بیک بارگی از سراز  
 مستدرامت و اجلال و پاریالش عزت و اقبال بر خاک ذلت و کمال افتاد۔ این  
 قضیہ غریب و حادثہ عجیب روز یکشنبہ بتاریخ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ یکہزار  
 شصت و ہشت از ہجری در عرصہ روزگار نیزنگ زاسمت وقوع پذیرفتہ عبرت  
 افزاے اولوالالباب گشت و حیرت اتماے خردوران دقیقہ سنج نکتہ یاب گردید۔

سنوح بعضے از وقائع عبرت بخش ارباب حسد و وقوع

مکاتب فی مابین زبندہ تاج و تخت جہان بینی حضرت

۱۔ (ج) داد آخر روز + (ب) د آخر ہائے روز + ۲۔ (ج) دو گھڑی روز باقی ماندہ۔ (ب) دو گھڑی باز +

# صاحب قرانی و آل شاہ سوار مضار ملک کشانی و کشور

## ستانی

چوں بہمن عنایات ربانی و تاسیلات آسمانی این چنین فتح نامدار کہ در حوصلہ  
 توقع اولیائے دولت پاندار حضرت جہانبانی و بعقل و تصور ارباب ہوش و آگاہی نمی  
 گنجید نصیب خیر اندیشان دولت ابد بنیاد گردید آنحضرت شکرانہ سرشار الہی  
 بمقدم رسانیدہ در آن روز قیروزی بخش کہ نمونہ شب معراج علو ہمت حضرت والا شاہی  
 جہاں پناہی بود از سر زمینے کہ منزل بارگاہ دارا شکوہ بود نزول جاء و جلال فرمود  
 و خیمام و خرگاہ و اسباب و اموال و اسپان و شتران بسیار در غنیمت مبارزان ظفر  
 روزی گردید و ہمدردان روز نخست فاخرخان کہ از صاحبان خاص و فدویان با اخلاص  
 دارا شکوہ بود و محمد امین خان خلف الصدق معظم خان و اعتقاد خان بن آصف خان موسوم  
 بہ بہمن یار خان از اکبر آباد رفتہ با دراک سعادت ملازمت اکسیر خاصیت والا سر <sup>انفجار</sup>  
 برداشتہ تسلیات مبارکہ با وی بجا آوردند و در آن شب کہ آہستن صبح دولت و مراد  
 بود غلغلہ مسرت و نشاط و طنطنہ مبارکہ با وی و انبساط در اردوئے معطر <sup>گلشنہ</sup>  
 اعطاف دامن روزگار بچید روز دیگر بندگان حضرت عالی از آن سر زمین ظفر آگین  
 کوچ فرمودہ شکار گاہ عمامہ پورہ بفر نزول والا رشک فرمائے طارم مینا ساختہ وین  
 منزل جعفر خان و فاضل خان خانسانا و نامدار خان ولد جعفر خان و فیض اللہ <sup>حسین</sup>  
 بیگ خان و راجہ رگناتھ و قاسم خان و ملتفت خان ولد اصالت خان مرحوم و ناصر خان

خواجہ سرائے و اسلام خاں مخاطب بہ خدمت یار خاں کہ در قلعہ اکبر آباد بودند و دیگر جمیع  
 بندہائے بادشاہی چہ امرائے بزرگ منصب و چہ منسوب داران ریزہ کلمہ اجمعین طوعاً  
 و کرہاً بدرگاہ جہاں پناہ شتافتہ بشرت زمین بوس اقدس مفتخر و مباہی گشتہ سر بندگی  
 بکبیر اطاعت و انقیاد در آوردند و از پیش گاہ نوازش والا باضافہ یک سواری بہ بعضے  
 و دہ پانزدہ سرفراز شدند۔ روز سوم کوچ فرمودہ بارغ دہرہ از فر نزول والا ہمایوں روکش  
 فرودس بریں و سپہر یوقلموں گردید۔ بندگان حضرت ظل سبحانی صاحب قران ثانی فرمان  
 عنایت مشخول بخط خاصہ مبارک مرقوم گردانیدہ بدست فاضل خاں فرستادہ بزبانی آن فاضل  
 کمال پیام نیز حوالہ فرمود۔

## مضمون فرمان ہمایوں و پیام عنایت مشخول آنکہ

چون بمقتضائے مشیت ایزد بے چون در میان آن قرۃ باصرۃ سلطنت و جہانبا  
 غرۃ تاصیۃ عظمت و کامرانی و شاہزادہ بلند اقبال صحبت بکدورت و ملال انجامید  
 آنچه در پردہ غیب و حجاب تقدیر ستور بود بر رویے بروز افتاد۔ از آنجا کہ در فرمان  
 قضاء قدر و ارادت خالق خیر و شر چون و چرا سے بشر را در خلیفہ نیست انماض عین ازاں  
 از منتہیات نشاء خود شناسی و خداوانی ست، باظہار امرے کہ کنوں انشراح خاطر و انبساط  
 طبع اقدس بدان متعلق و منوط آدہ بذل توجہ والا ناگزیر شرف و وقوع پذیرفت، غرض  
 از تمییز این مقولہ آنکہ تقاضائے باطن و تمنائے خاطر بہ تماشا سے جمال و لعل فخرت  
 انتمائے آن فرزند ہوشمند بیدار خمد کہ چراغ ضیا و فروغ افزائے این دو دہان دولت اقبال

است بغایتست کہ حوصلہ تقریر و تحریر اندازہ آں را بر نمے تا بد خاصہ کہ آں درۃ التاج  
 خلافت و دارائی در رئیس فریدہ زینت افروز اکلیل فرمانروائی را بنا بر سعی سابقہ ازلی و ارادت  
 پیشین در روزگار دراز و زمان طویل باین ہمہ قرب مکان و محال و فریب نزول اتفاق نیفتاد  
 و مارا پس از ان چنان امراض متضادہ شدیدہ کہ رشتہ امید توقف درین نشاء اعل سوز  
 حوادث اندوز قطعاً مقصود و منقطع بود از شفاخانہ عنایت حکیم علی الاطلاق بمقتضائے  
 " اذ امرضت فہولشتین " شربت گوارائے صحت کرامت وصول پذیرفتہ فی الحقیقت  
 حیات تازہ و زندگی دوبارہ عطا گردید، التماس نیران شوق و لواجح اشتیاق با علی نہایت سید  
 یقین کہ خواہش قلبی و آرزوئے باطنی آں فرزند نیک اختر و الا گوہر درین باب از تاسب  
 علیان نشاء محبت بہ کیفیت طلب شہ عزیز مصر بقلائے بزرگ کنعان خواهد بود زیادہ بریں  
 حوصلہ طاقت بار انتظار را بر نمے تا بد و پسندیدہ عالم استحسان آنت کہ آں آداب دان  
 خود ہم شناس عقل بزودی ہرچہ تمام تر مرہم راحت بر جراحات ترصد نہادہ خاطر  
 اقدس را بمشاہدہ جمال و تقائے فرحت افزائے خود فرحت آگین و مسرت آمود سازد

### مصراع

زود آئے دل تنگ مرا مونس جان باش

فاصلی نماں فرمان عطفوت عنوان فرماں فرمائے جہاں را در خدمت شاہ جوان سخت گویے  
 ستاں برودہ بقائون خرد خردہ وال اداسے پیغام نمودہ سخنان دل پیوستہ کلامیاد بچند کہ  
 ملائم وقت و مناسب حال بود بعضی والا رسانید۔ آں شاہ فرزند طالع نجستہ منظر لطیب

۱۵۰ (ج) کہ حوصلہ تانے تا بد (ب) بغایتست است کہ از اندازہ حوصلہ تقریر و بیان آں را بر نمے تا بد +

۱۵۱ (ج) طلب (ب) طالب +

نفس و رغبت قبول مستعد و مستقبل احراز سعادت بے بدل گشته در جواب منشور والا  
 عرضداشتے متضمن شکر عنایت بے اندازہ و سپاس مراحم و اشفاق تازہ خدیو زمان  
 و خداوند دوران و اطہار فراوان ارادت و اخلاص و اطاعت و انقیاد و نکات رشوق و  
 آرزو مندی باوراک سعادت زہین بوس اشرف اقدس مرقوم قلم عقیدت رقم گردانید  
 آن خان خردمند گتہ دان را خوش دل و مسرور باز گردانید و حضرت ظل الہی پس از اطلاع  
 بمضمون عربیہ ارادت مشحون و کیفیت عالی سعادت مقرون آن گوہر یکتا و در مکنون  
 بحر عظمت و کفایتی بغایت غور نمود و منون گشته ازین بابہ انبساطے تمام و مسرت با  
 لاکلام بطبع افانیم ہمایوں راہ یافت۔ اما بعد از مراجعت آن خان خردمند منبع الشان  
 و بعضیہ از امر استے بدیش و وقاد شمن کہ از سسیہ باطنی و بدگوہری بہر دو خود زنی دولت  
 و جاہ دوروزہ این عاریت سررا بہر دولت ولی نعمت مقدم داشتہ از بے بصرت  
 بر سیرتی چشم ظاہرین از سعادت نثار جاویدہ جان مخلد پشیدہ داشتند بنا بر اغرض  
 فاسدہ خود بیخ غبار رفت و فساد گردیدہ بخنان ناشائستہ و قدرات مستقیم خاطر عاظر شاہ  
 والا گوہر نسبت بخدیو پھر و شہنشاہ ستودہ اختر متغیر ساختند و از راہ ارادت و اخلاص  
 از داشتہ و تشبیل سعادت و جھنور پر نور اقدس اعلیٰ بغایت متردد بکہ متغیر گردانیدند بوز  
 دیگر چون توفیق فداستے اگر از روستے عنایت بے عنایت پارہ از جواہر و دیگر انسا پس  
 ہفتت کشور بہست ہمال خان نمود در آنجا فرمودند خان معز الیہ پس از اوراک دولت  
 زین بوس شاہ والا گوہر صحبت را دیدہ رنگ و دیگر بر آوردہ و صورت حال طرز دیگر پیدا  
 کردہ از گل این چمن رنگ و بوسے دوشین زاپیدا است، وساحت این باغ از گل و  
 ریاحین و قبا و عمدہ است، چندانکہ آن خان خردمند اسطونظر سخنان دلپذیر و حکایات دلنشین

با بر این واضح و حجج ساطعہ و توجیہات معقولہ و تمثیلات مقبولہ گزرا نید و خواست کہ عشقینہ  
 مراد را بکسوت قبول بیاراید، و غنچه مقصود در چہستان اجابت تمنا از نسیم حصول یکشاید  
 اصلاً یا کجہ امید بمشام نہ رسید، و ازاں ہمہ تدبیرات و تمہیدات فائدہ بر اصل غرض  
 متفرع نگشت، لاجرم محزون و ملول مراجعت نموده صورت مجلس او در خدمت اشرف  
 اعلیٰ و معلیٰ معروض داشت، حضرت صاحبقرانی باز خلیل اللہ شامی را نزد  
 آن توبادہ ریاض خلانت و جہانداری فرستادہ فرمان مرزین بدست خط مبارک کتب  
 آن دو خان سموالکان صادر فرمود

## حاصل کلام رفت نظام خاقان گمردوں غلام آنکہ

با وجود حقوق پرورش بنانہ تعلیم و تربیت و تلقین و تعلیم پوزشات بیکس و عنایات  
 بے پایاں اختصاص بخشیدن جناب بلند و مرتب از چند فائز گردانیدن با ہمہ حقوق  
 ابویت و اولی الامر منکم کہ بفرمان شامشاه علی الاطلاق اطاعت و امتثال حکم بالازم و  
 واجب و کلام ربانی و کتاب آسمانی بر آن ناطق ازاں فرزند سعادت مند کہ آراستہ  
 مرایے حسن اعتقاد و مجموعہ دانش و پیش خدا داد است و پر پیوستہ عمر گرامی را  
 برضا جوئی و نیک نامی و حق شناسی و خدا دانی صرفہ کرده بسیار بعید شدہ تا آنکہ قدر جلالی  
 و رتبہ شوق و خواہش خاطر اقدس را بدیافت دیدار فرحت آثار خویش ندانست چنانکہ  
 اغوائے و اضلال صاحب اغراض فاسدہ چند بیت

دود شوندار بدماغے رسند باد شوندار بہ چراغے رسند

۱۰ (ا) گزرا نید۔ (ب) گردانید + ۱۱ (ا) فاسد۔ (ب) فاسد +



از احراز سعادت حضور باز ایستد و بواسطه دوستگامی مشتے بد تمیز بد طینت مارا دشمن کام  
 پر پندد و حقت مارا در فرما فرمایان جهان و اہل روزگار تجویز کردہ از و خامست عاقبت  
 نیندیشد و براتے دوروزہ زندگی این سراسے حادثہ زاسے شرمساری و خجالت ابد  
 در پیش خدا و رسول بر خود ہموار و آسان گیو۔ زمینہار اسے فرزند بکارے جرات منمای  
 کہ آخر منتج ندامت و پشیمانی گرد و ندامت سووندید۔

نقطہ

تین بیفگن کہ منم آفتاب  
 سوے خدا بین و مشو خود پرست  
 گفت بد آموز نباید شنید  
 نیک بدانم کہ ندانی تو نیک  
 بے ادبی با چو منے چون کنی  
 این نہ جوانی است کہ دیوانگی است  
 لیک کمن با پدماں سروری  
 یاد نک کن کہ جگر گوشہ  
 جوشش بسیار کمن زیر پوست  
 بشنو و بشنو سخن این سنتا و بس

اے خلق خدا اندام مخالف بتاب  
 گرد تو در این نقش گرفتگی بدست  
 در زبدا آموز شدایں راہ پدید  
 گرچه کنی دعوسے دانش و لیک  
 چون تو شب و روز لب افرول کنی  
 گرچه جوانی ہمہ فرزا انگیست  
 اے پسر ارچہ پسری در خوری  
 ہمہ سر خوال آسے کہ ہم تو شہ  
 تو بن منی و دل من مہر بوست  
 گوش کن این گفت من و گفت کس

چوں آن دو خان عالی شان بد دولت خانہ شاہ فلک مکان فائز گردیند و خلیل اللہ  
 خاں اناجاکہ پنہاں سرخوش نشاء ہوا خواہی بود نصحت باز یافتہ با بلاغ پیغام و ایصال

فراں نامور گشت، وفائنل خاں بنا بر مزید اخلاص و نجیر سگالی فراں فرمائے جہاں از سعادت  
 حضور پر نور محروم و مجبور ہوئے۔ قرین حرماں بیروں داند و خلیل اللہ خاں مخالف آداب  
 حق شناساں و مبارک آئین نمک خوراں قدم پر مسلک بے وفائی و بیخ بے حقیقی سپردہ  
 بیشتر مہیج غبار فتنہ و شر گشت، و شاہ جواں بخت و جہم جاہ را بر آں داشت کہ اصلاً سخن  
 حضرت ظل الہی را بسیراج اجابت اصغار فرمود فتح عزیمت ملازمت نموده در جواب  
 آنحضرت معروض داشت کہ من از بے تو ہی حضرت امین نیستم، مے ترسم کہ مہمبادا  
 در ہنگام اوراک شرف ملازمت اقدس بندگان عالی قصد من فرمائند آنگاہ خلیل اللہ خاں را  
 بموجب راہمنوی و صلاح خودش ہر نظر طاہر بیناں چشم بندگاہداستہ فاضل خاں  
 برخصت آن طرف اختصاص یافت، او بملازمت اقدس شتافتہ کیفیت حال  
 معروض داشت، و فراں فرمائے جہاں آراے از ناسازی روزگار و بے مددی چہر رخ  
 ستمگار از مہر فرزند و لبند یوس و دل تنگ گردید و از ملاحظہ نامہ ہنجر سے حق ناشناسے  
 چند کہ حق ترمیت و نمک سالہائے دانا بود ساختہ در صد و ابتدائے و آزار آں خسرو  
 جم اقتدار بود بنا شد و ابواب قلعہ و استعداد در با است تحصین و استحکام برج و  
 بارہ در غایت مراتب بہ تہیظ و احتیاط اشارہ فرمودند، و بعضے از بندہائے بادشاہی  
 کہ بظاہر در طریق جانفشانی و ہوا خواہی تگاپوسے نمودند محافظت ابواب قلعہ نامور  
 گشتہ شرائط حراست و ہوشیاری بتقدیم رسانیدند۔ چون پر تو آگاہی بسندگان

۱۔ (ل) بھ (ب) بود + ۲۔ (ج) فتح عزیمت ملازمت نموده۔ (ب) دور کردن نیت فتح عزیمت

ملازمت نمودند + ۳۔ (ج) او۔ (ب) کہ + ۴۔ (ج) و از ملاحظہ نامہ ہنجر سے حق ناشناسے چند۔

(ب) ملاحظہ نامہ ہنجر حق شناس ہر چند +

حضرت جہاں پناہی بریں قضیہ تافت ذوالفقارخان و بہادرخان مجاصرہ قلعہ مامور  
گشتہ ہاؤجے از بہا ازمان کار طلب بہ ہنگام شب پیائے قلعہ رسیدہ کرد فر آغاز کردند  
ابا بواسطہ متانت آن حصار زریں و حصانہاں آن محسن حسین بایں ہمہ زودی صورت  
افتتاح در مرات خیال بہادراں جلوہ نہ کرد۔ و سرداران با بعضی از لشکریاں بجوابی  
قلعہ در پناہ جدار و اشجار قرار گرفتہ از طرفین صحبت توپ و تفنگ و میاں آمد و اشتعال  
آلات حرب و جنگ بوقوع انجامید۔ سرداران و تفنگچیاں پیادہ اندرون حصار قلم  
اخلاص بر زمین جاں سپاری فشردہ کما ینبغی بہ ممانعت و مدافعت پرداختند و  
بجاں فشانی و جاں ستانی ہمت گماشتند۔ اما اکثرے از امرائے کلاں و منصب دہاں  
از غایت بزولی تاب محاصرہ نیادہ ہم از روز نخست بہ بہانہ اہتمام ستایاں کہ از راہ  
دیچہ آب ہریا باندوں مے آوردند از قلعہ بدرزقہ سر خود پیش گرفتند، و حق نمک و  
تر بیت سالہائے دراز بادشاہی معدوم انگاشتہ داودنا سپاسی دادند۔ چون  
آن قلعہ از آسیب نقب و یورش مصوں بود میانہاں مرکب شاہی روز دیگر خورد و آب پائے  
جلالت بدروازہ خضری رسانیدند<sup>۳۱</sup> ہے کہ آب انان طرف بدرون قلعہ مے برودند  
مسدود رسانفتند لا جرم کار محصوراں لہجہ گراتید و بہ انتظار انجامید و بندگان عالی حضرت  
خاقانی بریں حادثہ وقوف یافتہ خاں<sup>۳۲</sup> اخلاص کیش ارادت پرست فاضل خاں  
را بار دیگر بلا زمت شاہ بلند اقبال بیدار اختر فرستاد و فرمانے بخط خاص  
نقلم در آورد۔

۱۵ (ج) در پناہ + ۱۶ (د) اہتمام + ۱۷ رسانیدہ - (ب) رسانیدند +

۱۸ (د) خاں +

## مضمون فرمان اسمیکہ

مالک الملک تعالیٰ شانہ، کہ مملکتش از تغیر زوال مصون ست کو کتبہ اقبال فرزند  
 برومند قوی طالع را چون کوکب نروغ بخش شبستان دولت و ضیا افزای ساحت  
 جہاں دارد۔ از کج بازی سپهر نیرنگ ساز و ناسازی روزگار شعبہ باز، امر سے کہ اصلاً  
 بحیثہ تصور و حوصلہ نقل در نمی آید بعین الیقین مشاہد افتاد، آن فرزند اقبال مند طالع بلند  
 یکبارگی ہر فرزندی بریدہ بر استنش شوق کہ در کانون درون اندس سمت التہاب پذیرفتہ  
 نظرے نیفگندہ و چشم از حقوق ابویت و تربیت عمری پوشیدہ مارا دشمن کام پسندیدند  
 و ایزاد آزار بار کہ موجب بدنامی دنیا و مورث ناکامی غیبی ست سہل و آسان انگاشتہ  
 از باز پرس روز شمار غافل و بے خبر افتادہ۔ اما در یوم یقوم الحساب ازین جرات و ارتکاب  
 حق شکنی چہ جواب خواہند داد۔

### نظم

پیش کہ گویم ز خودت شرم باد	کز پیے خون خودم اندر فساد
بندہ کہ بادشاہ بود کیسند جو	خلقی چہ گویند تو ہم خود گو
در ز تو در قلب من آمد غبار	ہم تو شوی در ز رخ خود شرمسار
باش بکامم کہ بکام تو ام	زندہ کہ نازندہ بسام تو ام
بہر خدا صورتت خویشتم نسا	روسے مگر دان و بترس از خدا

لہ (ج) در ز تو در قلب من آمد غبار۔ (ب) و ز تو در قلب من آمد غبار۔ لہ (ج) زندہ و نازندہ۔  
 (ب) زندہ کہ نازندہ +

لائی آں سنت کہ آں قرہ باصرہ دولت و دہرائی برصفت شکنی و کشور کشائی خود مغرور نبوده تکبیر  
 و استوار بر سارگاسی زمانہ و رفاقت روزگار نکند کہ چرخ نیزنگ و جهان دوزنگ اصلاً  
 اعتماد و تشایدہ ازین پیمان شکن بد عمد قطعاً و فانیاً و درین صورت شائستہ خرد آں سنت  
 کہ کار سے کہ موجب دین و فتور آں دودمان عالی شان گرد و از ارتکاب آں آہستہ ناب  
 و از حبش شمرده محفوظ نامیرین سلطنت چندین سالہ تا کہ غلطی و عظمت و شکوہ و کثرت و اقتدار  
 آں دولت در مساحت زمین و زبان پیچیدہ سائر فرمانروایان روسے میں آں شمار سے  
 سے کہ وقت کہ شبہ آنچہ از فرزندان قابل توقع باشد بظہور آید کہ نام نیک و اسم قابل بیست  
 آں زیادہ تکلیف جہاں و عدال در صحیفہ روزگار و صفحہ لیل و نہار ثابت و پائیدار ماند۔

آں مستدار سے خلافت و پیمانہ بانی پس از اطالع بر مضمون منشور عنایت و مہربانی  
 آوا میرا از سب و سراسیم اخلاص کما یثقی مرعی داشتہ زبان گوہر بیان سپہا سخ بکشاد  
 و کثرت۔

بند الحمد و المنة کہ این نیاز مند در گاہ الہی سے شش و مانند از بد و اہتر از روح غفلت و  
 تمیز الی الان ہاندازہ امکان بشری و طاقت انسانی در تمہید قواعد ارادت و اعتقاد و  
 دست بند مہانی صدق و سداد خود را مقہر نساختہ و از ضابطہ سرشتہ استرغبات خاطر  
 ہایوں کو شبہ و از سراط مستقیم عبودیت و جاں فشانی انحراف جانزداشتہ و نمیدارد  
 و در گاہ بندگی و عقیدت ثابتہ و راسخ است لیکن از عمر این مقدمات کہ بنا بر ارادت  
 از فی و مشیت لم یزلی و در میان آمدہ بقصدائے طبیعت بشری مغلوب و اہمہ و ہراس  
 گشتہ جہالت آں نامادہ کہ باطن بنان قلب و طبیعت باطن عظیم اجزاء سعادت و حضور پر نور  
 توان شدہ و آن آرزو سے خاطر نیاز مآثر آں مستندہ سراج ارادت و اخلاص بہ نیل دولت آید۔

اتقنایم سینه سپهر التیام زیاده ازان است که حوصله تقریر و تبیین آن را برتابد و زبانی  
 از شکر عنایات شرمسار و مراسم و اشفاق سینه شمار اقدس قاعسر اگر آیین مرید نوالی می  
 فرموده حکم والا بشرف نفاذ رساشد که بعضی از مردم این مرید نخست بقلعه ارباقه بچلانی  
 جسسه ملازمان سرکار عالم مدار که محافظت بر روپ کورشا و مداخل باورانند قرار گیرند و از آن پس پیش  
 عنایت خسروی بجز است ابواب قلعی اختیار و اختصاص یابند - این ندوی همان سپار  
 بجمع خاطر و سکون باطن و الیمنان دل بحضور اقدس رسیده سعادتش زمین بوس اقدس  
 اشرف حاصل نماید و زبان عقیدت بیان بعد از تفسیر است بکشاید، نهایت مرید نوالی  
 خواهد بود +

بندگان عالی حضرت خاقانی بر اقتضای سعه وقت و فرمان قضا بر این معنی در مقام دادگاه  
 فرمود که بندگان بادشاهی یکسره از قلعہ بیرون رفته ابواب بیرون روست اولیا سعه و در وقت  
 روز افزون شاهی مفتوح گردانند هر چند این معنی از صلاحیت دولت دور بود فراتر از اعتدال  
 مثال و این امر لازم از اعتبار همایون مستقیم شناخته از چهار بیرون نشا قند و ابواب دولت  
 در دست بندگان شاهی بهمان پناهی باز داشتند عزیز پرگراست و سروری سلطان محمد با  
 دو مقدار نماز و شیخ سیر و همایون و اسلام نماز بوجوب فرمان والا بتاریخ روز چهارم  
 شهر رمضان المبارک ۱۰۶۹ هجری قمری قلعه شدند و روپ قلعه بیرون از قلعہ بیرون دور  
 بیست از معتقدان را بجا بجا بستند محافظت و حراست باز داشتند نگاہ سلطان محمد با  
 بحضور اقدس اشرف آمده باد که سعادت ملازمان همایون است و ایافت کورشا  
 زمین بوس و نسایمان عبودیت سمات سر افتخار برافراشت و بهر بنده بگان اعلم حضرت سلطان

له اول و زیش گاه (بسا) دیش گاه (عبه) پیش گاه (۵۱) اولیا سعه (۵۲) و زیارت دوم (بسا) پانزدهم +

نورس نہال آسبال جہان نبانی جہ ہر مرصع عنایت فرمودند، اور روز دیگر نواب قدسی القاب  
فلک احتجاب بادشاہزادہ جہاں و جہان نبانی بیگم صاحبہ را نزد آں مسند آراے شہ چاہ  
جلال و متکی آرا تک دولت و اقبال یعنی شاہ جسم جاہ فرستادہ پیغامے بزبانی آن خورشید  
فلک عظمت و کرامت و گوہر بحر عنایت و جلالت حوالہ فرمودند چون حضرت از ستر معنے  
بداں جا تشریف برد و خیر قرب الوصول علیہ العالیہ نسمع والا شاہی فلک قدر رسیدہ بخلا  
قاعدہ معہودہ و قانون مستقرہ مرا ہم استقبال و شرائط اعزاز و اکرام و آداب ادب و احترام  
اصدار رعایت نیافتہ اشارت عالی در بارہ رخصت بار باندرون سر اوقات اقبال نفاذ  
سیدہ و آن ہر سپہر عظمت و ذکا نزول فرمودہ باندرون مشکوئے دولت تشریف برد و شاہ  
والاجاہ در حرم سرا سے ہمایوں باں کہیمہ دو دہان سلطنت و جہان نبانی بائین شائستہ ملاقات  
کردہ برست و عزت و کرامت اجلاس داد پس آن عقیقہ تقدس نثر ادزباں بادا سے پیغام  
پید بزرگوار کشادہ نخست از تفقدات و توجہات حضرت نطل سبحانی نسبت بہ برادر  
کامکار و مراتب اشتیاق و تواہش خاطر بلقائے فرحت افزا سے آں جناب ظاہر ساختہ  
انگاہ سرکلاوہ مقصود و اگر وہ فرمودند کہ مرضی خاطر واقفنا سے باطن اشرف اقدس حضرت  
نطل سبحانی بریں محی متعلق گشتہ کہ ولایت پنجاب و مملکتی کہ بدیاں ضلع واقع شدہ بہ دارا  
شکوہ عنایت فرمائند و گجرات بدستور بامراد بخش اختصاص یابد و ولایت بگلانہ شاہ  
شجاع مسلم باشد و مملکت دکن بہ سلطان محمد تغلق کیو رہ منصب والا سے ولایت عمد ہمایوں  
و خطاب مستطاب بلند اقبال کل ممالک مجموعہ ناو را سے ولایت مقسومہ مذکورہ بشاہ آقا

۱۰ (ا) بیگم صاحبہ + (ب) بیگ صاحبہ + (ج) فرمودہ + (د) فرمودند + (ه) (ل) فرمود

۱۱ (ج) اجلاس + (د) جلال +

مبارک ارزانی کر دو۔ مناسب آنست کہ امتثال حکم واسترضائے خاطر اشرف اقدس را  
 موجب حصول سعادت کونین وصول تائب نشاتین دانستہ ہیں امر کہ دولت دارین  
 در ضمن آل مضمراست رضا و ہند و قدیاں عنایت سترگ و نوازش بزرگ شناختہ در  
 شکر این موہبت عظمیٰ و عطیہ کبرئے سراپا تسلیم و رضا باشد و مقالات قاسدہ و سخنان  
 بیہودہ ارباب غرض بسبع اجابت اصغرانہ فرمودہ بیے و غدغہ تر دو عازم احراز سعادت  
 و تقبیل انامل فیاض شہنشاہ مخلص نواز گردند کہ بے شائبہ شبہہ و غائلہ ریب موجب  
 رضا و خوشنودی خدائے عزوجل و رسول اجل صلوات اللہ و سلامہ علیہ در ضمن این متحقق است  
 بندگان حضرت را کہ شوق و آرزوی بلقائے راحت افزائے مبارک زیادہ برآنچہ در  
 حوصلہ تقریر و قالب تبیین گنجائش وارد بہرچہ زودتر بیدار فیض آثار خود مینہج و مسرور  
 سازند اولے و افضل خواہد بود +

بندگان حضرت جہاں پناہی از اقبال این معنی پہلو تھی کروند و از خصوصیت و عناد  
 دارا شکو شکایت فرمودند و گفت تمام مقدمہ او فیصل نہیابد حصول سعادت حضور اشرف  
 تعذرت تمام دارد و دریں باب جرات نمے توان کرد حضرت خصمت قراب قرینہ ترون  
 اندوہ مراجعت فرمودہ صورت ماجرا در خدمت اشرف اعلا لکشوف گردانیدہ و ازین  
 ممر کلاست بالا کلام و سامت تمام بخاطر بہایوں آل خسرو عالی مقام راہ یافتہ و در تمام  
 بعد از گفتہ شنید بسیار خاطر مبارک حضرت جہاں پناہی برائے احراز سعادت ملازمت  
 اقدس و تحصیل دولت زمین بوس حضور پر نور و تکمیل مراسم استرضاء و خوشنودی خاطر تقدیر  
 قرار گرفتہ ہیں عزم صواب از منزل دل کشائے بارغ و ہرو بدولت و اقبال سوار شدند

۱۰ (۱) فرمودہ۔ (ب) فرمودند + لے (۱) اولے و افضل خواہد بود +



اذا شاکه شیبتا ایزدی و ارادتت فحما سے عز و جل بامرو و بامر متعلق شدہ بود کار کشان  
کارخانہ قضا و قدر خذاف تقاضا سے قلوب و ضلالت شائے پس عبرت افزا و پرہیز  
تعمیر و شکر از راستے صواب آگین محبت انقباض گرفتت او این عزیمت سعادت  
قریب صورت فتح پذیرفتت او مجرد تویر والا اگر از دو لغت غار معلی سوار شدہ عنان سمد  
اقبال سیکہ فرمودہ شائستہ خان امیر الامرا و شیخ میرزا پیش رسیدہ معروف و اسستند  
که تہم این عزیمت و تمیم این ارادت او پیرایہ تصدیق خود بصورت شناس وزیر تجرید عقول  
صواب اندیش مراست و خیر انبیا ان تمام انما من رفویان عقیدت کبیر از تقوی  
ایمان و در کار جانی و قالیہ نمائندہ و ہمتہ بجا ک شیریہ نشیب تفکر فرمودند نہ ادا  
بروای رفویان سپہ ریاستے خود ترجم فرمودہ از امضا سے این عزیمت بصورت شکر و محبت  
و استراحت فرمائند و سے پر ولایت پیرایون این مقدمہ برآمد کہ ہر گاہ کام بخشش حقیقی تمام  
دولت و عنان سلطنت را بقصد انتمار و کوشش اختیار اولیاسے وہ اپنے کے ذوالفقارین  
فرمودہ یا شدہ و از زبان سرکار فیض آثار قندہ را بوضیہ خود و اور و تدوینندگان انیلہ حضرت را  
در کل سرکار شکر اختیار از دستت در شکرہ بقید دولتت خوانان درآمدہ و اثر سے از مخالفان  
و رہن قلعه پیرایستہ اچہ بریں و داشتہ کہ بچشم و سپے با عسکر ضرور در جاسے کہ مظاہر  
خطبہ و از مظاہر قندہ و شکر یا شدہ شریف فرمائند۔

قریب آواز زمرہ مقرران خیر گالان کہ بکسیب اللہ امیر بیتی بر صلح و عوارب بود  
نزد تمام در خاطر بہانوں پیدا آمدہ از ہواں جا عنان بانگیرہ ولایت کشید۔  
دیوے انوار کہ آنحضرت کہ مع بہانوں بر سخنان دولتت سرگالان و شکرہ مستند و بودند

Marfat.com

تا بیرون حساب رسیده فرمائیے کہ بندگان اعلیٰ حضرت، بحضرت مبارک باد را شکوہ نوشتند از  
روئے اعتماد کمال احتمال و احتیاط بدو سوال فرموده بودند که اصلاً احدی سے را بریں راز و خو  
نداده خود را بعنوان باد شکر بیدار خلافت شاہ جهان آباد بدارا شکوہ رسانید جو اسباب بیارو،  
بر نظر اور جهان پناہی در آورد۔

## خلاصہ مضمون فرمان آنکہ

دارا شکوہ لشکر خود را جمع کرده در شاہ جهان آباد شہادت قدم در زد و در آن جا خزانہ  
و لشکر ثبت دارد و زمینہ او از انجا پیشتر گذرد کہ ماہ دولت دریں جامعہ فیصل شامیم  
ابن فرماں مصدق احوال خیر و الا ان آمدہ راستہ زمین نیک سگالان و دولت  
ابدقرب نزد شاہ جم تمکین و رجہ استخسان و جائزہ تخمیں یافت و کمال توجہ ظاہر و باطن  
اعلیٰ حضرت بحال دارا شکوہ موجب شمش خاطر خطیر شاہ کشور گیر شدہ و شیخ آن عزیمت فرمود  
از پیش دروازہ گذشتہ در عیالی دارا شکوہ نزول بہا و جلال نمودند و سلطان محمد حسب اشارت  
عالی تمامی کارخانجات بادشاہی را از خزائن و دفائن و مرصع آلات و عوارض و خیر و بقیہ ضبط  
در آوردہ مضموم گردانید و بندگان اعلیٰ حضرت بنا بر تقدیر حسب تقدیر بے اختیار مطلق شدہ  
از وجہ اعتبار و اقتدار ماقط و با بطل گردیدہ انان پس از حرم سراسرے والاد شکوہ  
بحال حرکت و خروج نیافتند و بحرمان دیوان قضا این قضیہ عبرت انراستہ ہماں را  
بتاریخ بیست و یکم رمضان المبارک ۱۰۶۵ھ نویسدہ در سیاہ لیل و نہایت گریہ

لے (۱) چیلہ (۲) حساب + سکہ (۳) بر نظر اور جهان پناہی در آوردہ لشکر خود را جمع کردہ در شاہ  
آباد سکہ تقدیر بے اختیار مطلق (۴) تقدیرات و ربانی بر بے اختیار مطلق

سررشتہ این شمار در جریده روزگار مضبوط ساختند۔ و خورد دقیقہ سنج معنی زا بہمت تاریخ  
 این سانحہ غریب و حیرت انشاء و اعتبار و ای اولی الابصار بر تختہ بصیرت رقم زد +

ارتفاع ریات اقبال بعزم استیصال داراشکوہ و شتافتن  
 آن جناب بصوبہ پنجاب گرفتاری سلطان مراد بخش دیگر سواج

## دولت افزا

چون مهم بندگان اعلیٰ حضرت ہو جسے کہ عامۃ حقائق نگار بہ بتیاں آن پرداخت فیصل یافتہ  
 قلعہ اکبر آباد با خزان و دفائن مسخر بندگان حضرت جہاں پناہی گشت۔ و کل بیوتات و  
 کارخانہ جانت بادشاہی بضبط اولیائے دولت روز افزون حضرت شاہی درآمدہ مصلح  
 جاہ و جلال رسید کہ داراشکوہ در شاہجہاں آباد طرح اقامت انداختہ بفرہم آوردن سپاہ  
 پراگندہ و لشکر متفرق شدہ خود ہمت سے گمارد و فیصل دادن ہم آن جناب و بانجام  
 رسانیدن کار نیم تماس بمقتضای مصلحت دولت از واجبات شمرده ہمگی سے روز  
 در حویلی داراشکوہ توقف فرمود فی الجملہ بہ تنسیق و نظام مہارم اکبر آباد توجہ والا مبذول  
 داشتہ ذوالفقار خان را بحفاظت اعلیٰ حضرت و حراست قلعہ تعیین نموده و اسلام خان  
 بصوبہ داری اکبر آباد امتیاز یافتہ بدین عنایت کبرے سہرا فتحار بر فراشت و بادشاہ نزلہ

۱۰ (ا) و شتافتن آن جناب + ۱۰ (ا) مسخر بندگان حضرت جہاں پناہی گشت۔ (ب) بندگان حضرت

جہاں پناہی مسخر گشت + ۱۰ (ا) بر فراشت۔ (ب) برداشت +

جہاں سلطان محمد نیز بنا بر مصلحت ملک داری بموجب فرمان واجب اللذمان در اکبر آباد  
 رعل اقامت افگند و عیالی دارا شکوہ بکشت نزول آن جناب تعلق یافت ، در روز  
 دو شنبہ ۲۴ رمضان سنہ الیہ دولت یار بعزم استیصال دارا شکوہ در غایت شان  
 شرکت از مستقر انخلافت کوچ فرمودہ بجانب در انخلافت شاہ جهان آباد ریاست  
 حضرت آیات مرتفع ساخت ، روز نخت گذر سامی بہ معہ کمر اقبال گشتہ خود بدلت  
 کرامت و عمارت پادشاہی نزولی فرمود - درین منزل بعرض باریانندگان محفل والا رسید  
 کہ سلطان مراد بخش از اکبر آباد کوچ نکرده از طریق رفاقت پہلو تھی ساخت و جمعے  
 از ملارمان پادشاہی مثل ابراہیم خاں ولد مراد علی خاں امیر الامراء وغیرہ ملازمت آن جناب اختیار  
 کردہ در سلک ملازمانش انتظام یافتند - و چون مواجب مناصب را وہہ بیتا و دہہ پانزدہ  
 مقرر کردہ جمعے کہ بدان جناب رجوع آئند رعایت کلی سے فرمایند قریب بیت ہزار  
 سوار و ظل را پیش فراہم آمدہ روز بروز مردم صورت بین ظاہر بیست کہ از سر منزل معنی  
 حقیقت چندین مرحلہ دور افتادہ اند بواسطہ طمع منصب و چشم رعایت از رود سے  
 معالی گیہاں خدیو جدا شدہ با آن جناب سے پیوند و جمعیت سپاہش آنا فانا سنت ازویا  
 سے پذیرفت - آن حضرت وقوع این معنی را مبائن مصلحت دولت و موجب تحلیل  
 بنائے کارے کہ پیش نہاد ہمت والا بود و انتہا ب فکر ہمیش در افتادند - و کس  
 آن جناب فرستادہ سبب مخالفت و انحراف از طریق رفاقت و صراط استقامت موفقت  
 استفسار فرمود ، آن جناب انہما زنادانی خود و پریشانی حال سپاہ نمود لا جرم آن حضرت

۱۵ (۱) ملک داری بموجب + ۱۵ (ج) در روز دو شنبہ ۲۴ رمضان - (ب) روز دو شنبہ رمضان +

۱۵ (۱) از +

مبلغ بیست لاکه روپيه اور ارسال ده ششم پيغام کرده که بالفعل این مبلغ را بصورتیات عمده  
نموده سپاه صرفه نمائند، بوجهی که بآن برآورد والا تبار مقرر کرده شده که ششم از خزائن  
غنائم لیسریک را ایشان نماید کرده و نهم نیز خواهد رسید انشاء الله تعالی بعد از آنکه تمام پانزدهم  
دارا شکوه دلا بستان پنجاب و کشمیر و کابل بآن مستند آراسته سلطنت و در آنرا برآورد  
نموده شد لایق آنکه ازین بگذر خاطر خاطر جامع ده ششم زود تشریف آوردن از آنرا بگذر  
استظهار یکدیگر باین هم بطور و ظاهر است که پیش از این همست و الا استتار سپه و کوه  
اولیاست و دولت موریتان و او آید و سلطان مراد بخشش فی جمله تسلی و تسکین یافتند الا که  
شیر کوه فرود وقت یک کرده عقبه تراز آرد و معتمد و الامتزاز گزیده و بندگان  
عشرت جهان بنای از گدازسان کوچ فرموده منازل پیکار و ساطان مراد بخشش نیز حرکت  
در آن افاضه یک کرده عقبه تراز گزیده و چون ظاهر قضیه معتبره مصریه نیام  
گردد و اقسام گشتت بر آن جناب ملحق گردیده دورتر نمود اولیاست که دولت با طراز  
اوسان و اطوار حرکت و سکنانش را میان این طریقہ ابقه یکدیگر و بختی دیده هنگام حکومت  
در خدمت بندگان عسرت جهان بنای صورت حال مکتشف و معروف گردانیدند  
و قضا که نور کار است همه و مطالب سنگ و پیش رفت او ساله حسب اول خواه  
اولیاست دولت صورت نیافت پنهان ملتی و ناشخص اقتاده از محافل انان دولت با طراز  
خبر شاه کشور گیر بگویت نگارنده ادا است آن جناب بیشتر موجب تند و تخمین خاطر  
اولیاست دولت ابد قرین گشتت لاجرم مصلحت دولت قرین اقتضای آن فرموده

له ان بصورتیات (ب) بصورتیات (ب) در خزائن و غنائم (ب) غنائم (ب)  
(۳) دولت +

آن جناب را مقید ساخته اند که خاطر بخواه آن را بجهت سهل گردانند  
چون در آن راه برین راسته جمع شده این ماده صوابی مقرر گردید نخست بر مبنای عقل  
گواهی بعضی از اقربان و عمده پاسکے در لبتش را بفسوس و نشانه دوده قطع بطرح  
مطابقت خود آوردند انگار بر پدای ترتیب و انجمن مشاورت و نگاشتن و تدبیر کار ملک  
آن جناب را استدعا است حضور نمودن و او در آن روز بایر انتشار پیدا نمود این  
خبر از پیش خویش بعد از شناسک جنتنازلی امر بپوشی ساختند و این است که فرموده و آن حضرت  
بجست قضیت ضروری و در منزل توقف فرموده اند و تا بعد از آن اخبار شوق و کار خود  
برداشتند و همیشه کرده وین باب میباید و اهتمام با بنوایست و در این مضمون و مشا  
صداقت ملک و دولت را براند و میران آن و طلب فرمودند چون آن جناب در مشا  
صاف دلی و صاف درونی اقبال این معنی نموده مستعد بود و خدای تعالی و غیر از این  
که استقامت را که فرموده و در آن سوره گفته معروضه اشفتند که این فدیای را از جانب  
و در وقت همان روزی در وقت تمام است و شاید که مدرس اندیشیده باشند و کار از دست  
دوستان سودمند آن جناب و ناچار شد و شاید در وقت آن سخن از ایشان در این قول  
نما جانان و بر زبان آورد که اینها محض و در آن است که بطریق مشا و السب گفته یاد چون  
پیمان مکرر باین غلامان حضورت این همه در همه و تشدد و نظمت را بخاطر این  
طریق مسلمانی نباشد یا بجمعه آن روز هم گفت و گو بسر آمده و حضورت بر این  
را اندوی گذاشته پیشتر متوجه شدن بر این وجه ناپسندیده و ملازم قایلین عقل در آنست و تصدیق  
بتمیز بساط توقف پرورفتند و هر روز پیغام من فرستادند که چون مطالب عمده در پیش

لله (ب) بعضی (ب) برض + که (ج) و او + که طبیعت شای (ب) چیست نشان +

ست بسرری قدم توجہ پیش نہادین مصلحت کارنے فرمادہ و سبہ صلاح و صوابیدیں براد  
 کامکاراندار تشیبت امور کلی و جزوی در محل تصویق افتادہ صورت انجام و ہمت افتتاح  
 نے پذیرد و انتظار تشریف گرامی از حد گذشتہ اگر مشاہدہ جمال تقائے فرحت افزائے  
 خویش بمنتج و سرور سازند ہم باعث مزید الشرح و ہم موجب پیشرفت کار خواهد بود۔  
 آن جناب از سادہ لوجی تصدیق این احوال نمودہ و مقالات مصلحت امیرزبانی آنحضرت  
 را محل بر حقیقت کردہ تی برنامہ کے مالک القضا در دادہ روز سویم کہ بعنوان سیر و شکار کہ  
 آخرین ترود او با اختیار نمودہ بموجب صحرا خرابید و چاشتگان ازل طرف مراجعت نمودہ و بہ  
 وقت کہ کا پرد ازل قضا و قدریادہ ہمیش مخمر ساختہ بودند نورالدین نام از خواص خودش کہ در  
 خدمت ملازمان در گاہ حضرت جہاں پناہی متاع اخص و بہا خواہی عرض سے داد گرم و  
 شدہ در ان پیش رسیدہ معروض داشت کہ حضرت جہاں پناہی را بیک ناگاہ آنا رحمت و  
 رحمت و جوف مبارک پیدا آمدہ بل بہتر ہے آرامی و فرش بے قراری تکیہ فرمودہ اند و از روسے  
 شوق برونی و شفقت باطنی ساعت بساعت حضرت را یاد سے فرمائند دریں مہنگام  
 بے حجابانہ زودتر خواہید بر سر حال خجسته کل حضرت جہاں پناہی رسیدن گنجائش دادہ  
 آن جناب کہ از کیدارت و تزویرات بنائے زمان و اصحاب روزگار بس بگاز و آسنا  
 افتادہ بود تصدیق سخن او کردہ از ہماں راہ عنان بکراں عربیت بجانب دولت خانہ شاہ  
 جہاں پناہی شعلت فرمودہ شد و تیز راندہ با معدودے از خدمتگاران و خواص خود را  
 پیائے دار یعنی بدر دولت شاہ گردوں اقتدار رسانید بجز رسیدن گیہان ہوشمند کہ منتظر

۱۵ (چ) در محل تصویق افتادہ (ب) محل تصویق ۱۵ (د) ہم باعث مزید + ۱۵ (ری) اصحاب روزگار

(ب) انتخاب زمانہ +

آن جناب بودند با استقبال شتافتند اندرون سراوقات دولت خانه ہمایوں رہنموی شدند  
 و بنا بر مواضع ضیق ملازمان اورا بیرون دروازہ گذاشتہ تنہا باندروں در آوردند۔ و  
 آن حضرت نیز بدولت و اقبال از بہر تعظیم و احترام پیش آمدہ کہ جماعت فقہات را از  
 اندازہ بے شمار و افزوں از حساب بتقدیم رسانیدہ انظار بشارت و خوشدلی فرمودہ  
 بخلو تکمیل خواص بودند و صحبت بے اغیار مصفا ترا از خلوت گاہ آئینہ رب (ج) و صحبت بے اغیار  
 و نخست ما حضرت کے بادشاہانہ پیش نہادند پس از تناول بساط استراحت و تہہ تہہ مہر گردانیدند  
 و قرار یافت کہ بعد از استراحت قبولہ پامشورانت و طبیعی و گنگا کشش ملکی پروردانند۔ و  
 آن جناب حسب الارشاد ہندگان حضرت جہاں پناہی بر فراش پاسے دراز کشیدہ  
 خدمت گاران والا شاہی جہاں پناہی بخدمت قیام نمودند غرض از تکلیف استراحت<sup>لہ</sup>  
 آن بود کہ براق بکشاید و از خود دور کند تا آن باوشاہزادہ ساوہ لوح در غایت بے حجابی  
 و بے تکلفی بے آنکہ چہرہ صلاح در آئینہ تامل و نگاہ میساید و نباید صلاح از خود جدا کردہ بکنار  
 گذاشت و چون بخدمت خود بخواب نکتبت رفت ہندگان حضرت جہاں پناہی چوں دیدند  
 کہ باوہ کار مخمزشدہ بہانہ استراحت اندرون حرم سرا تشریحنا بردند و این کہ مبتلاستے  
 دام بلا غنود یا شارہ عالی خواص و خود متنگار بیرونی دور شدند پرستار سے اندرون  
 برآمد شمشیر و ساہمیراق آن جناب از پہلویش برداشتند و دروں بردہ شیخ  
 بعضے دیگر منتظر این وقت بودند۔ چوں حالات منتظرہ نماندہ فی الحال انہوں در آمدن آن  
 جناب انوار پاسے و صدائے شمشیر شیخ میر و فیقائش چشم باز کردہ طرف صحبت مشاہدہ

لہ (ج) و صحبت بے اغیار و مصفا ترا از خلوت گاہ آئینہ رب (ج) و صحبت بے اغیار و صحبت بے اغیار

لہ (ج) استراحت لہ (ج) پستار لہ (ج) پاسے۔ (ج) پاسے۔ (ج) پاسے۔



کرده بر غلامان و بپوشیده زده از سلاح و میاق خود نشانی نیافتند دانستند که صحبت جمعیست  
 از دست و کلاه بپوشی و با اسلحه نفس سرو بر آورده گفتند آخربا چه میسنند در دست اخبار اسلحه  
 یا شکره درین کردید حق عهده بپیمان در دست که فرزان مجرب شما من از زمین بود بجا آورید دست  
 همان پیمان ای از پیش کرده فرمودند که چون از ان بر او عزیمت یبایم او ایستد خارج  
 در آن که در دست نشاند و فرار بود و چون در دست و شکره و شکره از آن نشاند و شکره  
 بر او بر غلامان و بپوشیده زده از سلاح و میاق خود نشانی نیافتند دانستند که صحبت جمعیست  
 از دست و کلاه بپوشی و با اسلحه نفس سرو بر آورده گفتند آخربا چه میسنند در دست اخبار اسلحه  
 یا شکره درین کردید حق عهده بپیمان در دست که فرزان مجرب شما من از زمین بود بجا آورید دست  
 همان پیمان ای از پیش کرده فرمودند که چون از ان بر او عزیمت یبایم او ایستد خارج  
 در آن که در دست نشاند و فرار بود و چون در دست و شکره و شکره از آن نشاند و شکره  
 بر او بر غلامان و بپوشیده زده از سلاح و میاق خود نشانی نیافتند دانستند که صحبت جمعیست  
 از دست و کلاه بپوشی و با اسلحه نفس سرو بر آورده گفتند آخربا چه میسنند در دست اخبار اسلحه  
 یا شکره درین کردید حق عهده بپیمان در دست که فرزان مجرب شما من از زمین بود بجا آورید دست  
 همان پیمان ای از پیش کرده فرمودند که چون از ان بر او عزیمت یبایم او ایستد خارج  
 در آن که در دست نشاند و فرار بود و چون در دست و شکره و شکره از آن نشاند و شکره

رکابش بودند پیش شاه از غایب که بمنصب پسر خمراری سر افتخار و امتیاز سے افرایشت  
 در روز دیگر در همان وقت بیرون گرفتار شده بزندان نوا سیدنا و لشکرش که قریب  
 بیست هزار سوار تیر تیران نیزه گدا بدو شد در آن روز صلا برین نوا شد آنگاه بگشتند  
 گردن قتی که کاز و سفت رفتن این تقیما افتاد روزگار شد آنگاه از سیله پادگی به نگاه و آنگاه  
 آورد در ملک دالاسته شاهی انتظام یافتند و مخلص نمایان بعبیط امپالش را برگزیدند  
 از لغت و جنس و دو اسب و غیره هر چه بود از قلیب و کثیر و تقیر و قطیر همه را بقتید قلم آورده به  
 سرکار فیض آثار رسانیده و فرزندان و تانهای این حرم سر راسته آنجناب از آنجا برداشته  
 روانه دارالخلافه شاه جهان آباد گردانیدند و این سانسجه عبرت بخش در میان  
 بتاریخ چهارم شوال ۱۰۰۰ شمس ۱۰۰۰ و صورتها و قوع پذیرفتند و چون خاطر شریف شاه  
 بین ریاست و تدبیر مدون کشور کشاسته از ترو و تفرقه که از عمر کج توشی بهدستی سلطان  
 مراد بخش پدید آمدند فایده جمع گردید همزمان نصرت و اقبال کوچ بکوچ مناسلی برگزیدند  
 از طایفه نصرتندرا تمام شریکی انجام کارخ استقلالی دارا شکوه و بفاکب و منظر اسب  
 فرو نشسته آن جناب بیایسته انظر اب و انظر اب و السلطنه لاهور سستاشته و  
 حضرت جهان پناهی پس از قطع منازل سایه لودیه تفرانتا بجوانی در آنجا فرستاد جهان  
 آباد بسد و آنگه و نیمه بتاریخ سیزدهم شوال شمس ۱۰۰۰ حضرت اب و از فرزند در آنجا  
 فرستاد جنت الماوس گردید و در غلام منزل و فرزند تو قند فرزند در آنجا فرستاد از آنجا  
 بایسته و ولایت آید مستقر از لغت پذیرفتند و از میان شهر گذشتند در بارخ سستاشته  
 نزول ماه و جمالی انفاق افتاده و مخلص حال پس و نکای محرز است حرم سر راسته سلطان  
 شاه اولی است رفتند - (ب) بودسته برود - (د) در عهد بند - (ه) در شهر کله (و) تان

را آورده بزین بوس والا شرف گشت، چون بمساجع ختائق مجامع رسید که سلیمان شکوه  
 از لکنو بجناح استعجال منازل سنج گرویده آهنگ آن دارد که خود را به پدر رساند  
 بنابراین شالسته خان امیرالامراته از پیشگاه خلافت برخصت اختصاص یافته بدان  
 نامور گشت که در رکاب نخل حدیقه کرامت و جلال سلطان محمد که در اکبر آباد شریف گشت  
 بولایت میان دو آب شتافته راه عبور بر سلیمان شکوه مسدود سازد و فدائی خان از میان  
 دو آب آند بسعادت زین بوس فائز گشت، و منصب چهار هزار ری ذرات و دو هزار و پانصد  
 سوار سرفخار برافراشته بر رکاب ظفر انتساب سلطان محمد تعیین گردید از پیش گاه نوازش  
 شاهی بولایت نقاب و انعام اسپ مفتخر و مباهی شده حسب الحکم سهایون بعنوان  
 ایلغار بجانب پکت شتافت، و این همه مسافت دراز در عرصه سه روز طے کرده پیش از  
 وصول شالسته خان که بر عمر جمور سلیمان شکوه تعیین بود رسیده بر سر گذر طرح اقامت  
 انداخت. و در همان ساعت نوشته باج بهادر را به کما یون بخان مذکور رسید که راجه سری  
 با سلیمان شکوه طریقہ اعانت و همراهی مرغی داشته یکے از معتمدان خود را بر فاقه باو تعیین  
 نموده که از گذر سردوار گذر ایبده از راه نارون بلاهور برساند. فدائی خان نوشته باج بهادر  
 را در عرضداشت خود پیچیده بدرگاه والا ارسال داشت و خود به سبیل ایلغار شتافته  
 در یک شبانه روز هشتاد کرده مسافت طے کرده با پنجاه سوار در وقت عصر به سردوار  
 رسید، سلیمان شکوه پیش از وصول فدائی خان با جمعیت هفت هزار سوار رسیده آن روز  
 بر لب آب در موضع جاتری خیام افراشته بود به سیج آن داشت که وقت شام  
 از آب گزشته در ظلمت شب از دامن کوه بدر رود. و شالسته خان نیز از اکبر آباد بکرت آمد

آوازہ آتے آتے ہو وہاں نواحی شائع گروید۔ سلیمان شکوہ از سیدن فدائی خاں و  
 آوازہ آمد شائستہ خاں مذہب گشتہ مجال عبور نیافت، و ملازمانش کہ اکثر سادات بارہہ  
 بودند بواسطہ عیال و فرزندان مغلوب جنود ہراس گشتہ ازاں جناب جہلی گزیدہ قریب  
 دو ہزار کس قدم در راہ حقیقت و وفانہادہ رفاقت و زریں بند۔ و او بنا بر ضرورت مصلحت وقت  
 بکوہستان سری نگر در آمدہ از صدقات افواج قاہرہ خود را بملنے انداخت و پرتھی سنگہ  
 ماجہ سری نگر پابین کوہ آمدہ آن جناب را بولایت خویش برد۔ فدائی خاں کیفیت حال  
 بدگاہ خلافت پناہ عرضداشت کردہ حسب الحکم آستان بوس اشرف علی گروید شائستہ  
 خان نیو مراجعت نمودہ نزد سلطان محمد در اکبر آباد شتافت و از پیش گاہ لوزنگ جہانبانی  
 غضنفر خاں بفرجاری میان دو آبہ وقاسم خاں بکومت سنبیل سرفخوار برافراشتند  
 و سید شجاعت بہ زمینداری ہر دو اور مبارہی گشتہ بدان صوب شتافت، و حکم ہمایوں بنفاد  
 رسید کہ خانان مذکور بدان طرف نشستہ و امکانہ مناسب کہ بہ مصلحت کار قریب باشد  
 طرح اقامت اندازند و آئین ہوشیاری و پیداری را بظہور رسانند۔ تا سلیمان شکوہ انہاں  
 کوہ نتواند کہ سر بیرون کشد و یا ارادہ فساد را اندیشد۔

پائے نماون حضرت جہانداری براورنگ سلطنت کامرگاری

و ظہور بعضے وقایع اقبال

شاہ فیروز مند خسرو اقبال بلند تاسہ روز باغ سر ہندی را از فر نزول والا روکش

لہ (ل) نہادون: (ب) نمودن + لہ (ل) اقبال +

فرویں اعلیٰ داشتہ روز چہارم کوچ فرمود و باغ آغز آباد از زمین نزول خسرو و نجستہ نهاد  
 پایہ سبع شداد یافت و بتاریخ روز جمعہ غرہ ذوالقعدہ ۶۸۵ھ کہ از باب تنجیم و جد اول  
 تقویم مصریح

بہ ساعتی کہ نوالا گشتہ بر و تقویم

اختیار کرده بودند پاسے دولت بر اورنگ سلطنت و فرمانروائی نهاد و بر سر یہ حکایت  
 و درانی جلوس فرموده وضع و شریف افاصلی دادانی را بہ تشریفات و انعامات بنواخت  
 روز سے چندین منزل توقف فرمودہ توجہات بہاں آرائی بہ مات دولت و اہمات  
 سلطنت و نسق و نظام امور مملکت مبذول داشت۔ و انگاہ پاسے در کاب اقبال  
 نہاد بصوبہ ولایت پنجاب نہضت فرمود و از اشکوہ دارا شکوہ طنطنہ نہضت آنحضرت  
 از ظہور بجانب ملتان شناسنت اچوں خبر حرکت آں جناب بصوبہ ملتان بعبر ص  
 عاکفان محفل و لار سید لیر خاں و فدائی خاں و دیگر بندہ پاسے عمدہ را با پا نزد ہزار ما  
 بنگا پیشی او ہواں ساقشہ و در وقت زحمت با انعامات فیل و خلعت مفتوح و مہا ہی  
 گشتہ لاک روپیہ را اشرافی بہنت مواجب سپاہ کہ ہمراہ این سرداران تعیین شدہ بود  
 با شتر با تہ تیر قمار بدمی بار کردہ بہمد و اہتمام خانان مذکورہ مقرر داشتند و خود نیز  
 ہمعنان نصرت فیروزی از وہمال نہضت فرمود۔ ہر روز بمقاربتی کردہ جریبی رام طے کردہ  
 سایہ چتر زندگار بر بلد ملتان بسوگام کردہ بنیند۔ چون دارا شکوہ جلد نزلہ ملتان گذشتہ  
 پوچستان ٹٹٹہ در آمدہ بود خبر توجہ شاہ شجاع بعویبت ملک ستانی و رسیدن آں جناب  
 تا پٹنہ و عبار شورش و فساد دریاں دیار برانگنخن متواتر شائع گردیدہ بنا ہواں افواج قاہرہ

۱۷ (ک) آغز آباد۔ (ب) غز آباد + ۵ (ج) نجستہ نهاد، یا یہ سبعہ شداد و (د) نجستہ بنیاد سبعہ شداد +  
 ۷ (ه) بدمی +

بدنبال داراشکوہ سردار و غذائی خاں را بہ منصب چہار ہزاری اقبیاز بخشیدہ بصوبہ داری  
 اودھ و حوالداری گورکپور نواختہ بنا بر صلحت شورش شاہ شجاع بذاں صوبہ گسیل فرمود  
 مامور گردانید کہ بہ جناح استعجال خود را بذاں زمین رساند و خود نیز ہزیم اطفا سے نارتہ  
 شورش و دفع شہر شاہ شجاع مراجعت فرمودہ پس از یک مسافت ظلال لواسے اقبال برسات  
 و کشائے دارالسلطنت لاہور گسترده بارغ فیض بخش را بہین نزول ہمایوں  
 رشک فرمائے سپہر پو قلموں ساخت سہ روز در ان منزل دلفروز عشرت اندوزی فرمود  
 رایت نصرت آیت بجانب دارالخلافہ شاہجہان آباد ارتفاع داد تہم ربیع الاول ۱۰۶۸  
 نزول اجلال فرمودہ چہارہ روز در عمارت دولت فائزہ طرح اقامت انداختہ بتاریخ ہندیم  
 شہر مذکور سنہ الیہ لواسے عالم کشا بعزیمت محاربہ شاہ شجاع بصوبہ ممالک مشرقیہ  
 برا فرشت۔ چون سید کا سوار ملازمان داراشکوہ قلعہ آباد استحکام دادہ متخصن گشتہ بود  
 حسب حکم اشرف اعلیٰ خاں دوران بہ محاصرہ آن قلعہ پرداختہ مراتب سعی و اہتمام  
 بطور میرسانید۔ و شاہ شجاع باستدعائے سید کا سوار بلدہ پٹنہ بالہ آباد رسید  
 تمان دوران از استماع قریب وصول آن جناب ترک محاصرہ کردہ بکونہ شرافت رسید  
 بموجب اشارہ داراشکوہ قلعہ آباد بملازمان شاہ شجاع تفویض نمودہ خود سپہوں آمد شاہ شجاع اسباب  
 و احوال سلیمان شاہ کہ در ان قلعہ گذاشتہ بود بار کردہ بہ بنگالہ فرستادہ خود در قلعہ نشست  
 بندگان حضرت جہاں پناہی گلبن ریاض دولت سلطان محمد باذوالفقار خاں اسلام خاں  
 و دیگران بندہ سائے بادشاہی کہ قریب وہ ہزار سوار بود تہ راہ راستہ ہواں کردہ خود ہر دولت  
 اقبال بواسطہ بدیگی اود سے ظفر و کثرت لشکر نصرت پیکر کنار کنار دریا گنگ طے مسافت

فرزادہ ازرا و مکن پھر یہ قنوج رسید و ازاں جا بکونہ کھا تم پھر شرافت چو اں سر زمین معسکر  
 نافعان نصرت قرین گشت، سلطان محمد با فوارج خود و خان دوران و دیگر بندہ ہائے  
 دولت ابد نشان از ہر جا کہ بودند آمد و بار دوستے گیمال پوی ملحق گردیدند و شاہ شجاع بنوع کچھ کہ  
 از مسکیر اقبال سرگروہ فاعلمہ داشت رسید نیام و خرگاہ بایرافراشت و تہیہ اسباب پیکار  
 و مواد شہر دہشت گماشت، شے کہ فر داسے آن التہاب نیلان قتال مغز بود در اجہ ہونہ سنگہ  
 کہ پیش ازین بہ شاہ شجاع عمد و پیمان داشت و در راہ ہوا خواہی بندگان حضرت صاحبقر  
 نکایہ شے سے نمیدہا، یادہ بر ہم زدن ہنگامہ دولت خدا داد از ہمل و بیداشتی آنرا سے  
 شب بانام رایچونیزہ اندو دوسے معنے برآمد بصوب اکبر آباد گشت و تدارکست کہ  
 چلائے کہ ایندو بجائہ برافروڈ اگر علم را سر طوفانی یاد گیرد اطمانے اں از غیر ارکان  
 بیرون باشد، و بالحدہ اں کافر خود دشمن جد بر آمدن از اندو آوازہ و انداخت کہ شام شجاع  
 اندوسے غلبہ و استیلا بر اں حضرت دست بافت، و رایچوتان بیہ ہنر پسر شہرشت  
 دست غارت بہ مال و اسباب بندہ ہائے بادشاہی در از کردہ باہر کہ دو چارے شد  
 تاراج سے کردند و غارت کنان سے رفت ہر تہہ کہ اکثر اسباب و خیمہ سلطان محمد نیز بہا و  
 غارت رفت چو در صبح اقبال و سید کیفیت اں سیاہ بخت بہ عزین خداوند تاج و تخت سید  
 از خایت استقلال و پوری و عقل کامل و فضل شامل اصلا حسابے بزرگرفت عدم و وجوداں  
 نہایک بطینت متساوی پنڈاشت۔

## گفتار دوم در مجاہد شاہ شجاع الملک

چند شاہ شجاع مستعد پیکار ہواں حضرت نیز بارت خود لشکر و نصرت بیدان کا فرامید  
 لے دی سے و شہر (ب) رفت۔ لے دی (ب) رفت۔ لے دی (ب) رفت۔ لے دی (ب) رفت۔

بہ ترتیب افواج نصرت استزاج توجہ جہاں آراستے برگماشت۔ ذوالفقارخان باوہ ہزار سوار  
 جہاں فوج ہراول را آرائش داد، و فوج میمنہ بہ پیدلی گلبن روضہ سلطنت سلطان محمد  
 استحکام گرفت، و اسلام خاں و خان دوران داخل فوج سلطان بودند، و موکب میسر بہ شہادت  
 بہادر خاں زمینت پذیرفت، و در ہر فوجی از میمنہ و میسر وہ ہزار دلاور جاں باز نشتند  
 مقابلہ بودند و طرح فوج راست سیف خاں با مردم جلو کہ سہ ہزار سوار جہاں تیغ زن و نیزہ  
 گذار بودند۔ مستحکم گرفتارید، چپ رسید مفضل خاں با سہ ہزار سوار زمینت بخشید، و بندگان  
 حضرت بہ نفس نفیس بدولت و ظفر موکب قلب را بمین ذات ہمایوں بساں سد سکند  
 و طارم آگہوں رونق بخشید، و معظم خاں یک روز پیش از آرائش صفوف و ترتیب افواج  
 اندک کن رسید، و داخل اردو کے گہماں پوسے شدوین روز در فوج قل قیام ورزید،  
 و طرف دیگر شاہ شجاع میلان کار خرامید، افواج با آئین کار بنا مرتب گردانید، سید عالم  
 با ہونہزار سوار کا طلب موکب میمنہ را بیا راست، و حسن خوشگی فوج میسر را با چہار ہونہزار  
 سوار قائم ساخت، و اسفندیار بیگ باوہ ہزار سوار و طرح راست قرار گرفت و سید علی  
 باوہ ہزار سوار طرح چپ را استحکام ورزید۔ و شاہ شجاع با الہ ودی خاں و مکرم خاں و سپہ  
 کاسو باوہ ہزار سوار فوج قلب را استوار ساخت، اوریں ہنگام کہ کوس و کناکہ از ہر طرف  
 غریبوں نے زمین و نال انداخت بہا دران معرکہ آراستے سرخوش نشہ تہور و جانفشانی کرد  
 مستعد مقابلہ گردیدند از صدائے توپ و تفتنگ اسپان و نیزہ جو انان صاحب نام  
 و تفتنگ بیٹلی آغاز کرد، و بیک ناگاہ خبر نالام و افواج قاہرہ بادشاہی شائع شدہ کثرت  
 و سپاہداران ہوسے گرہانیدہ باہ اکبر آباد سرگردند، و جوانان کہ سالہا سے درازہ بندگی خاقان  
 سرفراز بسر بردہ در کن و جاہا سے دیگر شیرنایان زوہ بودند، و جانفشانیہا کردہ



بیشتر بد رفتند بندہ ہائے قدیمی بادشاہی نیز سالک اب اس سلوک ناپسندیدہ شدند  
 قریب وہ ہزار بل زیادہ ازین فوجہائے آریستہ و فیلاں عملہا در پیش توڑک ساختہ گریزاں  
 مے رفتند و چون چوتھاں حرام نمک کہ بر فاقہ جہنم سنگہ گریختہ بودند دست غارت کشاؤ  
 مردم بادشاہی را ناراج مے کردند بجاوب نہیب و ناراج مے رفتند از نیرنگی بوزگاہ  
 فتنہ را صحبت غریب ہو بباد و ہمیں کہ یک را چپوت یا بوسے سوار نیرہ دست گرفتہ  
 جلوہ گری مے شد اینہا با وجود جمعیت لہذاں و تریساں گشتہ بساں نقش دیبا و پیکر دیوار بے جاں  
 بے حرکت مے شدند یک را چپوت چندین قطار پر بار از دست ساریاں مہار گرفتہ پیش  
 مے انداختہ و مے راندند پس دایا راستے آن نہ بود کہ مورا ہم آن کا فر ملعون و مفلوک تواند  
 احد مے را از سمران کہن سال و مردم معتبر از سالہائے دراز این قسم صحبت غیر نواز  
 ہمیں گزار یاد نداد۔ با حکمہ این خیر خوش در اکبر آباد و شاہ جہاں آباد سمت مشرق پذیرفتہ  
 تالابور بلکہ در اطراف و جانب اشتہار یافتہ۔ و تازہ تر آنکہ ہر کہ انماں طرف گریختہ مے  
 آمد این خیر نا ظالم خوش نا بصدا آب و تاب تیسین مے داد و چنان ظاہر مے کرد کہ گویا  
 این صحبت نا گوار چشم خود دیدہ تا کہ مے کہ شاہ شجاع آن حضرت را ہمراہ خود با کبر آباد  
 مے آورد۔ چوں آن کا فر نیرہ بخت با کبر آباد نزدیک رسید شائستہ خاں کہ در اکبر آباد  
 بستہ حکومت تکیہ مے زو این را جیف نا بر حقیقت مائل کرد بہ غایت مضطرب شدہ  
 دست و پا گم کرد و بفلکراں در آفتاد کہ بجانب دکن بدو تا از آتش سخت غضب اعلیٰ  
 حضرت نجات بیابد۔ ورنہ باب در دست شب بفاصل خاں پیغام فرستاد و حقوق  
 آصف جہاںی را در میان آوردہ با و ملحق شد کہ در خدمت بندگان حضرت دربارہ مقرر

تقصیراتش شفاعت نماید۔ آن خان خردمند کا روال بر تسلی و تسکینش کوشیدہ گفت این ہمہ اضطراب را بخود راه دادن از شیوہ اولوالہباب بنایت بعیدست و آن قدر صبر و سکون را کار باید فرمود کہ ظلمت شب با خورشید و انوار روز عنیا بخش عالم شود، تا مردے کہ بخشش را اعتماد شاید باشد کہ ازاں طرف برسد و ازاں جا کہ این خبر مقتضی صدق و کذب سے تو اند بود کہ این افواہ از حایہ صدق معما باشد و قضیہ برخلاف اراجیف حسن ظہور پذیرد۔ حال آنکہ یاد شاہ خرد و رکوع تحمل و شیر تہود با وجود ظہور جنین صحبت کہ غیر فرج ہر اول و معدوم سے در میان مینہ میسرہ در میدان دیگر کسے نہ ماند و از حملہ شصت و ہفتاد ہزار سوار جمعے قلیل در گرد و پیش آن شہسوار بھمار جلاوت ثبات قدم و زیدہ نامہ حرب و قتال ملتہب داشتہ آن حضرت سرسوار جابر نیامدہ ہماں ثبات و قرار سے کہ داشت قیام فرمود، و عرصہ نبرد از شہانہ فشانے توپ و ضرب لہن ہل کورہ عدو گرم گشتہ رخت و جوہر با ز نلل سوختن گرفت، و از جانب افواج غنیم حسن خورشیدی غایت جلاوت بکا برودہ مردانہ بر فرج سلطان محمد امانت، و پیش فیل آن شاہزادہ متہور و شیر دل کارنامہ بسالمت بظہور آودہ از ضرب حسام خون آشام بہادران نصرت گیش جان سپرد و شیخ ظریف افغان پسر شیخ ابو سعید حکیم نیز رستمانہ خود را رسانیدہ در نظر خاقان مظفر جوہر شجاعت خویش بسان تیغ ہند ظاہر ساختہ در میدان افتادہ بدست بہادران فیرومند اسیر گشت، و سید عالم اسپ جلاوت بر لگنہ لگنہ دیاں بھمار کرد و فر با بہادران موکب مظفر و آویخت و عنان تافتہ سلامت باز گشت، و شاہزادہ باسل سلطان محمد ذوالفقار خان و بہادر خان ترددات نمایاں و ستیز و آویزشایاں بظہور آودہ جلورین

لہ (۱) در میدان +

بر سر غنیمت رفتند و برین همت عالم کشا اساس استقلال و بنائے ثبات و قرار مخالفان  
 متخلل گردانیدند، از مشابہة ضعف و ناتوانی و زبوں حالی جانها تان خویش و غلبه و چیرگی  
 شیران بیشتر بسالت گونہ تذبذب بحال شاه شجاع راه یافتہ پائے استقلالش متزلزل  
 گردید و خلال این حال ثبات و سکون بلو شاه رستم دل منتج نتیج و ظفر گردیدہ رواج نصرت  
 فیروزی از مسبب عتابت اینوی بر شقہ علم از دہا پیکر شاهنشاه ظفر روزی و زین آغاز کرد  
 از پوزین سپهر سرنگوں خاکستر نکبت و نکال بر تارکب حال مخالفان میخند شاه شجاع  
 بخلاف نام خویش مانند اصحاب جن و بے جگلی از معرکہ مرواں عمل تافته سر بیت  
 یا غنیمت شمرود و درین هنگام مراد کام کہ ب خطاب کرم خان امتیاز دادند و بعضی دیگر فرصت  
 وقت یافتہ از شاه شجاع جدا شدند و بر ہمنوی طالع و دلالت بخت خود را بمکب ہمایوں  
 رسانیدہ ب عادت خاک بوسی مستعد گشتند و کوس نصرت و گور کہ فتح خاقان نصرت کیش  
 مظہر لواء بلند آوازہ گشته غلغلہ مبارکبادی در کاسہ زمر و گون فلک بچیہ  
 بندگان حضرت ظل الہی در اداسے این فتح و ظائف شکر و سپاس بہر گاہ  
 نصرت بخش حقیقی مودی ساختہ در ہماں مکان و میداں خمیمہ و خرگاہ تا مہر و ماہ  
 برافراشتہ و غنائم بے اندازہ باتامی توپ خانہ و آلات تھمل و اسباب مکنت  
 شاه شجاع بسر کار خسرو جہاں مطلع عائد گنیدہ بے غائلہ تکلف و شائبہ ریب تھمل  
 و توکل و صبر و سکون دین معرکہ کہ از شہنشاہ خمد و خاقان فریدوں فر حسن وقوع پذیرفتہ  
 از اندازہ حوصلہ رستم زال بیرون بود + برابر باب ہوش و اصحاب فرہنگ پیدا است  
 کہ گر بچنین جسوت سنگمہ در نصف شب ہداں نمط کہ حسن نگارش پذیرفت و بر ہم زدن

تمام لشکر و عین گری و جنگ گمانه گری و فرود راه فرار میروند اکثر سپاه و سپاهداران اگر کسی  
 که در بیستون و کوه البرز می بود از جا سست شده و غنچه سید عالمه را بیستون است و  
 و آثار حکمت شنیدند شاه علی الاطلاق و آفریدگار آفاق هست که این همه سرایه پر ولی و نور  
 و ماه توکل و قوت دل و نیروی باطن و حوصله فراخ و پاره شایسته و قهر و کسرت و کمال  
 و غماض عین و غرور ساد و نقل و الاوریکه و ذات این نور بشر شریف اجتهاد پیروز  
 و در دوران تیموری و سلطنت بایزید از قلم بادشاه بدست می آید و تفسیر و کلامی  
 و دقیقه سنی و معصومیت شناسی و دیگر است بر شفاست و مخالف جنس زمین بود و غایت پیوسته  
 و ساری برگزیده در این سلسله جلیله و در این نیمه برگزیده عطا شد و در این  
 را که بعلم تاریخ و فن کتب بسیار معروفه باشد و در این سلسله جلیله و شرفی سالیانه  
 این سلسله که علی بن ابی طالب و در این جهان با شرف و کمال است و این سلسله جلیله  
 که غنی و پاکسار نفس از هر جهت و در این سلسله جلیله و کمال است و در این سلسله  
 و مراست و نقد مجمع الرحمن فی کتب نظامت و مستطاب

آنچه شایان همه دانند و شناسند

و نشان آنحضرت صادق است آید با همه آنحضرت قیامت و در این سلسله جلیله  
 با همه از امر است رفیع القدر به تکاملی شاه شجاع و اخراج آن جناب از میان  
 آن دلاوت از دست و سوار نشستن فرموده خود و ولایت و اقبال را به دست مراد  
 گمراهی و فریاد خافر عنوان بنام شاه شاکست خان روگیر شد و این سلسله جلیله و کمال است  
 متضمن فتح و فیروزی اولیاست و در این سلسله جلیله و کمال است و در این سلسله

Marfat.com

شہزادہ صاحبزادہ پرنسز ان سگ و این وادی اس و زیدی و اشدلاد کہ از استلین اینبار نا طلاق  
وار جیصد و الم الاموت فیما ولایک فی منزل داشتند بسہ کو ہے جمعیت آرام سانیڈ

وقوع اشغال نو اور حرب و قتل کرنٹ ثانی در خطہ امیر

بادشاہ لشکر و انحصار من یافتن حضرت در پناہی لفظ

### تشریح

چند روز لشکر از دور و دیار پستی ملے ان مذمت خود را بشمارد و پناہی از انجا بجانب  
گوریت کشانند از پناہی کو برسر ان جناب افتاد بود بر گشتند خطبہ از انجا  
کہ حکومتی و داری از جناب امیر در اشغال از اساطین و الامور و ثباتت مشغول  
ولیر جوان و غیر و نام و وفاداری و پناہی کو بر سر د آن جناب چو بس تانی بے دانند  
آپ ما پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر  
کرده پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر  
اعلام از پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر و پناہی کو بر سر  
توجہ فرمود بہ نزدیکی بلکہ احمد آباد نزول نمود و شاہنواز خان نخست پسران خود را فرستاد  
بعلم ان خود نیز استقبال شنافت و آن جناب و ساعی و مختار و اہل شہر و دور  
عمارت دولت خانہ بادشاہی نزول فرمودہ از لشکر مناص بادشاہی بنا بر رعایت ادب  
پدر پائی تر شمس و شاہنواز خان مبالغہ از حد بیرون برودہ آن جناب را از بھر و کہ

بدشاهی نشاندہ مرکز خاطر و کتوبن باطن آن جناب آن بودہ کہ از دایہ سلطان پسر و پسر پسران  
 خود را ولایت دکن رسانیدہ در آن ولایت نواستہ آنگذار ہا قرار دہد و درین اثناء رسیدن  
 شاہ شجاع بقراول اسباب نیرو و توجہ شاہ فیروز جنگ بہ اعزیت و محاببتین صورت  
 شیوع یافتہ بعضی اخبار نا ملائم پر شہرت گرفتہ بہ زبان شرمین را تہمت ہواستہ  
 پیش نہاد ہمت گردانیدہ کہ خود را عد اکبر آباد رسانیدہ اسباب بیرون آوردن ہستندگان  
 اسلحہ حضرت صاحب قرآن ثانی از قلعہ اکبر آباد بھی و ہتہم بطور سائہ استغما سب شاہ نواز خان  
 بفرمان آمدن جمعیت و اجتماع سپاہ توجہ برگماشتہ و قریب بیست ہزار سوار و کسب آتش  
 مجموع گردیدہ متوالین میں حال جو نت سگاہ کہ از کعبہ کمال و قبیلہ اقبال بدستہ نمانتہ  
 بوطن خود رفتہ باد نامہر خان نام را چوستہ کہ از دکان عمود و معتمد او بود نتہوار شکوہ  
 فرستادہ بدیام داد کہ محض بواسطہ ہمانواعی و خیر اندیشی آن حضرت از درگاہ عالم پستہ  
 دوستہ یافتہ بر بنجار رسیدہ ام و نقش بندگی و رقم عبودیت بندہ بمان اسلحہ حضرت  
 بر صفحہ دل نگاشتہ سر و جان را در دایہ آنحضرت فراساختہ ام و امیدستہ دارم کہ متوق  
 تربیت و نوازش آنحضرت باین وسیلہ از ذمہ خود ساقط گردانم وین صورت مصحفیت  
 دولت آن ست کہ ہرچہ زود تر بدین طرف تہضیف فرمائند تا بد ملازمت عالی مراد بہ  
 جان فشانی و مراسم سر بازی را بطور بد رسانم و باراجپوتان کینہہ و دشکرا را دستہ و شاہ  
 مرکب اقبال نشستہ چشم حلاہ آنحضرت دارم + دارا شکوہ کہ آندہ مشرکین ہستہ و ہسا  
 بود فلک را بکام و زمانہ را بام دانستہ فی الفور طبل کوچ نواخت و شاہنواز خان را نیز سلام  
 نکاہ و شہینہ خود گردانیدہ بجناب استعجال مسائل ہر گاہ کہ پرتو آگاہی حضرت جہاں پناہی

لہ (۲) صوب +

بیرون ملوک یافتند و چون کعبه و مسجد نبوی را دیدند شجاع و عظام حضرت انجم بجای آمد  
 کبریا در مرتضی ساجدت سوپین از کله مائل و قلع مرامل از کله موگده عبوس فرموده از راه  
 باری شکار گمان متوجه حضرت زبیر گشتند که شیخ سپیده لیوان و صفت شکن نماں که دارا  
 شکوه را از کله گذرانیده و در دستش نموده بودند در منزل باری رسیده بشرفی زمین بوی  
 قدس شرفت شده سیر افتاد تا طایفه وار برافراشتند بهای و نماں نیز از آله آهوان استعد  
 مازست ارفع استغنی گریه و راجه بی سنگه بنا بر شاد است اقدس باد پیام و  
 در است با راجه جویت سنگه منقوح گردانیدند و از او غامضت موقت و متابعت  
 در از شکوه متنبه است او پیغام داد و تقصیر که از تو بوقوع آید نتیجه آن جز تخریب  
 بنامت و است و استیصال تو و بیانی و خرابی و لایست و وطن تو نیستند و طایفه است  
 و انبال انداز شکوه و است تافته و کبیت و نکال آن جناب را در یافتن این همه تقصیر  
 بخلی که پاست و در نماں پرستن با استیصال خود کوشیدن است اگر از عقل و خرد نصیب  
 داری و دولت و ناموس خود را دوستی داری پس وسیله شفا و تقصیرات باغیبه  
 به ازین نخواهد بود که انفاق است در از شکوه اجتناب نمائی و از آن کاس بیداری امر کبیت آور  
 بازگئی و خود را بر در اختیار و دستخوار زده بقر و انابت بدرگاه شمشاه جرم بخش بند  
 پذیر جوع نمائی - فرد

ز کوه سپیدان بگریز چون تیر وطن در کوه ساجد و لقا گیر  
 جسونت سنگه چون درین باب بمجم خود تامل نموده بگرد معامله خود برآمده ذریعه  
 نهلت غیر ازین زیافت که بقبول این معنی از رفاقت و همراهی دارا شکوه محترزو  
 از فرد تامل نموده دگر

مجتنب گردید۔ لاجرم ازاں جناب منتظر گشتہ بوسیله راجہ سب سے سنگہ سرحدداشت  
 نامت آمیزید گنگا و جہاں پناہ ارسال داشتند آن حضرتتینا بوسلکت قلم غفور مجربیدہ  
 برانم او کشیدہ ذیل آمرزش فرسخ ساختند دارا شکوہ یا پیداشکلما رواعانتند رفاقت  
 حیونت سنگہ تند و نیز قطع مسافت نمودند نزدیک تر رسیدہ بودہ تو فرسخ آن داشتند  
 کہ حیونت سنگہ استقبال نمودہ اعزاز سعادت ملازمت نماید۔ بخلاف توقع اثر سے این  
 سے پدید گشت، لاجرم بوطہ شکر فرو شدہ کس بطلب او فرستاد، متواتر نشانہ سے  
 عنایت آمیز صاف فرمود، او بہ منمونی بخت نیکو خواہ و دلالت طالع پیدار این دعویہ پہلوی  
 کردہ دامن وقت خود را از اختلاط آمیزش آن جناب در حید و معاملہ رایگہ سویہ ساختند  
 خود را اصل با این کار آشنانہ ساخت۔ دارا شکوہ پسر خود پسر شکوہ را نزد او فرستاد  
 بمبالغہ و تاکید تمام نوشت کہ ما بموجب استعد سے آن مخلص غیر خواہ خود را بکنسراج  
 استعمال درین جا رسانیدہ ایم از آئین مروی و شیوہ اصالت بپیداست کہ بعد خود  
 وفادار کردہ از رفاقت پہلو تہی کنندہ صراحت

وفادارے عمدتکو باشد اریاموزی

اگر حیونت سنگہ اصلاً اقبال این معنی نمودہ خود را دورتر کشید و پوہ جناب از پیش  
 چشم برداشتہ جواب صاف والہ نمود کہ میں از غدیان در گاہ جہاں پناہ ہم امیر آئین  
 رفاقت ہم ملاقی داشتن از آئین عقل و رسم خود بعید است بلکہ ممنون باید بود کہ مرا ہم و  
 متعرض ایشان نشدہ خود را بکنار کشیدہ ام لاجرم آن جناب از رفاقت و اطاعت  
 لو مایوس گشتہ با جمعی کہ از اصحاب بلو ہمراہ آوردہ صاحب طرح اقامت انداختہ و راجہ پناہ  
 بے شمار کہ از اطراف و جانب رجوع آہنہ بودند از پہلو تہی کردن حیونت سنگہ متفرق



شہ تویپ توپ و قشوں قشوں باوطن و اسکندہ خود ہاشاقتور، دتر بیتخان حاکم  
 دتیر ازینا و رود دار اشکوہ اجمیر را گداشته عازم درگاہ جہاں پناہ گردید و بخشی المکان محمدی  
 کہ باوہ ہر روز ہر جسوت سنگہ تمین شدہ بود بر گشتہ چند منزل عقب تر شدہ  
 دار اشکوہ از قلعہ متصلی تا کوچہ مدار دیور سے پست کشیدہ مور حال ترتیب دودہ توپخانہ  
 با فاعلہ پیکار چیدہ مردم را با جہا تمین کردہ نہ نظر مقابلہ شمشتہ بندگان حضرت  
 کوچہ کوچہ متوجہ اجمیر گشتہ بتاریخ بیستم ہادی اندانی شدہ ماہ چو اوستہ ہاشا  
 از این قریب اجمیر ظالع گردیدہ و بفاصلہ دو کردہ از مور حال غنیمت مگر قبائل گشتہ روز  
 شمشتہ پیدل نماں با یک سد و پنجواہ جوان بر سر کونگی کہ از مور حال دار اشکوہ پاکر وہ  
 داشتہ شمشتہ ہمایں کوتل گذرانید چون صبح دید فراوان مخالفان پیش آمدہ جنگ  
 پیوستند وین اثنا سے عدو انداز نماں ہادو ہزار سورہ جنگ جو رسیدہ بالائے کوتل کو  
 بہ آمدند و از جانب غنیمت فراول نماں قریب دو ہزار سورہ ہر کہ طلب پیش آمدہ آتش مقابلہ  
 را غنیمت ساخت و از وقت بیج تا یک و نیم پیریز باہم جھلس داشتند متقارین  
 این حال بہادر نماں و صف شکن نماں با توپ خانہ رسیدہ بیشتر رقم جرات نہادند و  
 از دہالی اینہا پیش خانہ والا رسیدہ بفاصلہ پاکر وہ کہ از مور حال غنیمت پھو تختانہ ہمایوں  
 بر او اشد و توپ خانہ ہادشاہی را ہجائے مناسب مقابلہ اعدا تعبیه نمودند (ش)  
 تا دم صبح از طرفین توپ و تفنگ ساکار فرمودند اعدائے ضرب زنائے تند  
 خروش لہندہ دندہ بن و نماں انداختند ہر روز دوم چو صبح اقبال برآمدہ از مشرق

لہ (د) درگاہ جہاں پناہ (دب) جہاں + لہ (د) "از" اجمیر گشتہ "تا" ظالع گردیدہ (د) (ج)

اقبال + لہ (د) بکنند (دب) برآمدہ + لہ (د) باہم +

دولت و میرد توپ خانہ بادشاہی را ازین جا برداشتنه مقدار پاکر وہ جزیری بیشتر بر ضد  
 و از دو جانب رود بدل توپ و تفنگ نموده بنائے حیات بسیار سے را از پا آورده  
 و قریب نیم روز دست راست و دست چپ توپ خانہ بادشاہی قریب دو ہزار  
 سوار مسلح از دیوار بست غنیمت ہوں آمدہ قوم جلاوت پیشتر نہاوند ازین طرف میازا  
 موکب اقبال رو برو شدہ جنگا نہ مقابلہ را گیم تر گروانیدند و تیغ آبدار و ستان جلاوت  
 شدہ از بسا این برق در خشمہ رسم سینہ شگافی و جگر و زنی را تازہ ساختہ چون شمشیر  
 جہاں تاب و تیغ نمود باہ پیام مغرب و کردہ از معرکہ روز روستے زانہ و شبہ شام  
 ظلمت گریو آفاق ہزار ہشتاد و لیران تیغ زن و مہا زبان و ہنر شکن دست از غنیمتی  
 و جگر و زنی را از دستہ لفظی یاد اسید نہا ہنگامہ توپ و تفنگ و آتش و دہی پاکر  
 اندازہ گیم گشتہ پند شتی کہ ہر زمان رہد یکبارگی در غر و سنس آمدہ نام شہیدین مصعبت  
 دیکار بودہ روز دوم چون شام انجم یافتی و ما گیر از مورچال مشرق ہر آمدہ لوستہ ازین  
 ساخت گیتی مرتفع ساختہ افواج بادشاہی بساں بگر بتلاطم آمدہ بعوم ہزم و قتال  
 میدان کار خرابیدند کشتیغ میرود لیر خماں عقبہ توپ خانہ قیام در زیند و در زیند  
 دست راست توپ خانہ صفت کشتیغ و پسران شائستہ خاں امیر اللہ مرزا قواچ خان ہذا  
 دست راست نیز اے سنگہ قوم جلاوت فشر و نہ اورا جہ روپ چند با جمعہ ازین  
 کوہ نورد قدم جلاوت و بسالت از جانب کوچیہ مار پدید آگشتہ بالاسے لیل کہ صغور  
 دریں اثنا قریب دو ہزار سوار نیرو آوا از مورچال دارا شکوہ بر آمدہ ہست بد فرج را جہ  
 روپ چند گماشتند پسران شائستہ خاں جلاوتے بکار برودہ بآن توج غنیمت مردانہ در

لہ (۱) لفظی

او سخت مبارزه و تیغ و سنان آنها را بازگردانیدند و درین هنگام پسران شاکسته خان  
 به نبال آن روزافزندگان زیرکمان رفته مورچه پهل را که در دامن کوچ مرتیب و او بود  
 مستحق من ساختند و خود آن مورچه پهل و نام شده طرح اقامت از انقضاء درین هنگام  
 شیخ میر و میرزا احمد و دلیر خانی با فواجی نصرت نشان از جانب یارخ ابو سعید بنده شده  
 در غایت جرات و جلاوت پیش آمدند و با دشمنان با و هزاران وار از طرفه تازاب رانند  
 ویرانه در آمد و نوبت از جانب غنیمت قریب بدو هزار لیر کردگی شاهنواز خانی و قلچ خانی از  
 مورچه پهل بآمد با شیخ میر و دیگر سران این موکب اقبال بدو شدند و آتش قتال سخت  
 داشتند و آنگاه سمت از طرفین راه عدم پیروند و در غنیمت قریب شده شام بخوردند  
 و در آنجا قریب شام خوردند و درین اثنا لشکر از نوبت خانی غنیمت که با شام خانی و قلچ خانی  
 بود و شیخ میر و دیگران هم از آن شام خوردند و در آنوقت ساختند و در آنجا بلیز انقضاء  
 در آنجا و در آنجا که روزی اتفاقاً با آنده پیش برداشته بود و بر سر دولت شاهنواز خانی که  
 در مورچه پهل خود بر بلندای قیام و در نوبت با و لشکرهای را بمقتضای و محاربه ترغیب و تحریک  
 شده بود رسید و بخندنگ غایب گشتند که در آن وقت ساختند و جود او رسیده شام بر فیض  
 انداختند و قلچ خانی که مشربین سفید خانی باشند زخمی است منکر برداشته در آنجا  
 کرد و فرخنده یک سو انداختند چون در همان صبح تیغ زدن غاوی از مورچه پهل آن مکر محشر  
 نوال گوشت مغز به شتافت و شب سردقانه مشک فام کرد و جوانان برافراشتند سپیدان تیغ  
 نورد و هر طریقی متفرق گشتند و با زمان موکب جهان کشائی تمامی مورچه پهل را با بر سر آورده  
 در عسک غنیمت و آمدند سروران افواج بادشاهی بدست بجانب در آنجا که بر بخت تالاب

که در آنجا که بر بخت تالاب آمدند و در آنجا که بر بخت تالاب آمدند و در آنجا که بر بخت تالاب آمدند



گسترده دولت خاندان پهلوی از فرزندول و ایزدی ربیع مسکون و رشک فرماتے طایفہ آبوں  
کوش سپرد غمگین گریه کن حضرت بنائے سلطنت دوران براساس عدالت نہاد  
نگاہان عالمتوت و نوال پر معانی طوائف انا م بسوط ساخت ہو بتقویت  
مستین و تہذیب شریعہ حضرت سید المرسلین کہ بر روانی مرقہ کسحق ہزاروں درود  
آفرین آفرینندہ زمان وز میں باد ہمسایہ ہاں آراسیہ کمال شہی بر گاشد و بحیث  
مساجدیکہ کہ بواسطہ تقاضا رہیہ اولاد وادوار و قادی ایام و درازی روزگار غلظ و غنور  
تکام و بہتاد انکان آن یادہ یا نغمہ بود از جہت سبب تو جہی و عدم توفیق سلطانین و حکام ہنہ  
تویشان و بیار و غلاب افسادہ و اکثر انہی بر فرمانروایان گذشتہ مثل سلطانین فیروز شاہ  
سلطان بلوچ لوری و اولادش بود معمار توجہ عالم آراستے خلیفہ الرحمن : تلمیذ  
تلمیذ آن پر و اخدمت بر تہذیب و علم پیدایند و امور نمودن و خلیبا و دیگر خدمہ از سرکار ہاں مدار  
مطقت گشتہ ہیں کہ پریندہ و طلبہ علم بانقادہ تحصیل علوم دومیرہ انحصار میں یا فہم جمع خاطر  
تحصیل علم درینہ انفعال و نہی مہنگامہ تہذیب و تعلیم پریم گرم گشتہ ہیں اسلوا م  
علم و تہذیب و ادب در دوران پریندہ و تقاضا کرتے اعزہ علی التوفیق و اولادہ علم  
الکفر و دیارہ متابعان تہذیب و سچہ درون سنن سلیمہ حضرت سید قائم النبیین توحید و اللہ  
تکلمی بدول گشتہ اصحاب بہ علمت و الحاد و متفرقان سراہہ مستقیم شریعت شرعاً و زمرہ  
تذاتی الی نقاتی و طائفہ سبب قید کہ در ہندوستان شائع بود تہذیب و سزائے لاتی یافتہ

تہذیب و سزائے لاتی یافتہ (۱) و خلیبا و دیگر خدمہ از سرکار ہاں مدار و لطف  
گشتہ معین و سچہ درون سنن سلیمہ حضرت سید قائم النبیین توحید و اللہ

بہ تہذیب و سزائے لاتی یافتہ

از اعمال ناشناخته و افعال شنیعه مجتنب و محترز گشته و متوالیست این علم و ابراهیم یافته  
گزیده بهوم و معلوم اشتغال نوردن مسرود که بفرستند و بچه بنام شده اکتفاء بخیرینی  
یمنان ناکساری ز نیست همه کرده افتد است ابراهیم شریف لغات تفسیر و تفسیر است  
بسرور خود منوره نورد از لیا ابراهیم حیات جاری گردیده بسیار همه دیده گفتارند و

بماند در لیس خلافت سلیم

گریخت از دو کوه است که راه  
گرددین سقیم داده در نفس و او این تمام سر گشته

گویی تو را در غیاب خود هستی

کوه تری از تو گویا که  
از با وجود ما بر روی زمین و در این عالم ایام ایشاه گویان عالم  
تو را بر این عالم چه که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی و در این عالم ایام ایشاه  
تو را بر این عالم چه که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی و در این عالم ایام ایشاه  
و گویا که شکرند نشان استیلا بر این عالم که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی  
عادت تری از تو گویا که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی و در این عالم ایام ایشاه  
سبب دانه من سر بر سر نشاند و نشاند و آب باران آید و در این عالم ایام ایشاه  
کوه تری از تو گویا که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی و در این عالم ایام ایشاه  
و گویا که شکرند نشان استیلا بر این عالم که در کتب تو در حق و تقوی از تو گویی

بماند در لیس خلافت سلیم گریخت از دو کوه است که راه گرددین سقیم داده









و داد خان با دو ہزار سوار فوج طرح چپ را تزیین داد، و بیشتر خان انصاری با دو ہزار  
 سوار چپ ہر طرح راست را بیاراست، بدین ترتیب، آئین قطع مسافت نمود، بسعدان  
 و آوازہ روز از جنگستان چہار گنہ گزشتہ داخل او گزشتنداری خواہد کمال شدہ شد  
 دین سرزمین ناگاہ و غیر ناگاہ استوار پذیرفتہ بنامے استقلال بروان و استقلال ساخت  
 و چنان شایع شد کہ بعد از استقلال نو از تہ صوبہ و قتال و شطرنج پانچ امیر و ہر شاہ و خان  
 انظار و امتیاز کے برافراشت، و حضرت جہاں پناہی بصوبہ کون و حضرت امیر و  
 لاجرم در لشکر ظفر اثر شورے غریب پیدا گشت، از اقبال کلابہ توہم و استندہ انوار  
 سے گذشت کہ سلطان محمد با اعظم خان و بیچ مسویان دولت شاپی اندام و  
 و کن خواہد شناخت کہ نور نام سنگ و در آواز مسک و ہر شاہ و صد المورث و ہنر  
 جوان شیر یک و سپید شجاعت خان قریب پانچ ہزار سوار بنا بر میل و نادانی  
 دین با سہ اتالی شامی و غیرہ را ہمیت لاکل بر شجاعت کردہ با تعلق یکہ کبر از لشکر  
 فیروزی اثر بگاہ عثمان مراد حسرت پناہ کبر باد العطا دلت داد و سپاہ فیروزی  
 و شاہ اند اولنگ خواہ کمال گذشتہ بچند ہی آہ اور سینہ و از انجا رہتہ حسرت پناہ  
 راج محل نمادندہ شاہ شجاع از کوسچہ میل کوچ زودہ بچنارح استقبال فرج  
 فرودہ بدراج محل در آہ و اہل بیہوش سراسر کے خود را با تمامی مشورہاں احوال  
 انداختہ بدو پکی کہ از راج محل شمش کردہ فاعلمہ و در شجاعت دکان  
 طرح اقامت انداختہ دالہ و روی خان از راج محل پیلو تھی کردہ در راج محل  
 آن جناب این معنی حسرت بر شجاعت کبر برگشتہ و بہ اہل محل در آہ و روی

لے (و غایت لے (ج) حرم +



در هر فصلی و تزیین شکله شش

پاشند و نیز از آمدن این سپاه

و غنای آن کند بر این گره

و در عالم که ترقی بدست آورد

و بیایم که از آن شاه شجاع

بدری که با همه وقت و سیاحت

جایست که کثیرا فرقی نماید

ساخته شود و شاه شجاع

آنکه در آن جنگه آنکه

در آن تیره که نظر شاه

گردد و در آن حال

نشدند و در آن

در آن خواب و در آن

در آن راه که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

بهر آن که در آن

عاطل بود و از مہربان روح صرصری دریا بتلاطم در آمدہ ہر موج بہمان کورہ بروستہ  
آب است نمود مصراع

شعبہ تاریک و صمدہ موج دریا بے اجل پاک

پارہ از جو ہر و مرغ آلاشاوا شرفی بہداشتہ بادوسہ خواجہ سراسنہ و خدمت کار محرم  
و سراسر سپاہ را پارہ کردہ ہمد بر آمدہ در نوبتے شہتہ پیش شاہ شجاع مستعدان  
ہوں خود شہید چہاں تاب شاد روان الممانی بریدہ از سیران خلوت کردہ خاوری میرا شاہ  
شجاع باندا آنکہ چون سرور لشکر را جز آنکہ برہ اطاعت اپور اند و سز کبیرا تقیہ  
آورد چہ کزیرا نوارہ را آلاسنہ توک ساختہ بہین طرفہ فرستادہ تا جمع امراسہ سپاہ  
از آب گشتہ شرفی ملازمت حاصل نہایت ازہ تو بہا این مقدمہ حیرت افزا و لشکر  
باد شاہی طرفہ شوش پدید آمد و وضع و شرفینا و صغیر و کبیرا گشتہ حیرت بہندان افکار  
گرفتہ افکار ہم باد شاہی و چارہ کار خویش فرو شدند سپاہ از سیک سری پورا تہ بہ سراسر  
بہ ہم نمودہ سر مستعد کار را بہتر گشتہ آتش کار جمع امراسہ و سر زبان فراہ آمدہ  
زارہ شاہ شجاع را بہ تو بہا و تقاسم قابل کردہ است و بہ پیش آمدہ لاجرم از خواہ  
برگشتہ بہر موسم محرم تہاں از سوتی و ذوالفقار خان از خارج محل آمدہ آئین شاد و ست  
آلاستہا بہرین بندہ نہ بہ شہاں باد شاہی را بخاطر جمع آمدہ بندہ از قبل و قابل شہرہ  
سروری بہ ہم محکم تہاں نہ و تہاں سروری آلا سپاہ بنا ہم آن تہاں عالی جاہ مقربا ہند

تہاں بہ شاہ شجاع را بہرین بندہ نہ بہ شہاں باد شاہی را بخاطر جمع آمدہ بندہ از قبل و قابل شہرہ  
سروری بہ ہم محکم تہاں نہ و تہاں سروری آلا سپاہ بنا ہم آن تہاں عالی جاہ مقربا ہند  
تہاں بہ شاہ شجاع را بہرین بندہ نہ بہ شہاں باد شاہی را بخاطر جمع آمدہ بندہ از قبل و قابل شہرہ  
سروری بہ ہم محکم تہاں نہ و تہاں سروری آلا سپاہ بنا ہم آن تہاں عالی جاہ مقربا ہند

Marfat.com

انگاه معظم خان بدیده سرتی و کاتب سپهبداری با از بجانب سوتی ششادت و ذوالفقار  
 خان براج محل مراجعت نمود. فدائی خان و اسلام خان و خانخانان دوگیر هفت هجرت  
 سوار در ورطه و کجی قیام و منیدند. و کار لشکریان نسق و نظام یافته و چون سلطان محمد  
 لا از افواج نصرت امتزاج یکجگم گرفتند تا آنکه موسم بهار در رسید و ابره است سیاه  
 از هر طرف پیدا آمد. برده سته هوا مستتر گم پذیرفت و از قطرات مطرات ابرو  
 سیاه آب بر روی زمین بسیلان آمد و دریا با از کثرت آب و مواطعیاں در سر  
 افتاد. هر طرف موج طوفانی صورت می نمود. یا نغمه از پیوسته نسایم صبا و بعد ششال  
 جنوب آب گنگ چهار موج زن گشت معنی کطلما را بیانی بگردد یعنی غشاه موج من فوقه موج  
 من فوقه سحاب ظلمات بعضی ما فوق بعضی در صورتی وقت خورشید پدید آتی یافتند.

مشاهدات

ابر سراب برده بالا کشید	سبزه صفت خویش بجهت کشید
سپل غلغل بر یک به تنه گداشت	باز بر تخمیر نگاهشش بداشت
تنه سیلاب بالا است که	از شغیب آورده زمین راسته
برق هر سوخته به تاب دگر	دشت زهر جسته بر آب دگر
برق شمشیر بر آورده تاب	گشته زده پوش سوار این آب
روز زستی بفضول آمده	دو جنس برای کمال آمده
آب فراخ و همه را راه گنگ	آمد لشکر همه از آب گنگ
لشکر انبوه چو دریا بجوشش	سپل از جنبیدن آل در خروش
پاسه ستوران بر زمین در شده	گاو زمین را هم شان سر شده

نیزه لشکر بود بر دسته آید  
 راستش چون دیا که برآمد جواب  
 بود بر جا که نزدی سینه  
 گوی بود و دستها را نگی گاه

سنگم تان بود سینه کشته باور باران با با نژده هزار سوار در موغ  
 شایسته و قرار از دست لشکر با از کسب شروع و شد آید و ستیز بسیار  
 نماند و اسلحه خالی و دیگر کسب و امان و هزاران سوار بود و نماند  
 سنگم تان در محل اقامت و نماند و شد که در غنای از اسلحه با بازار  
 با این سخن رسید با شد و امان که از اسلحه با اسلحه و نماند  
 لشکر با در محل از کشته و نماند و اسلحه با اسلحه و نماند  
 و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند  
 و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند  
 و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند

منطقه

نخوانی از خون خودی بود  
 که هر مرغی نماند و نماند  
 چه بود از خوردن نان و نماند  
 نماند و نماند و نماند و نماند  
 چنانچه نماند و نماند و نماند و نماند  
 نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند  
 نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند  
 نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند

منطقه از نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند و نماند

ملاقت طاق شد همه بر فرزند شده و معظم خان به موصوفه و با از استیضا شده و در آن زمان که  
 در هر وقت سینه ای سجا شد یا گفتند شاه شجاع سپاه آورد ما آنرا که استیضا از حصار شده  
 بیرون میامید و دیگره تا که در غلج راهی شده و تا که ما قاعیم و استوار گردید و سپاه تا در  
 ماه کوم استیضا که گفته پس از آنکه موکیم بارش یا خرد و پاریان و سپه رفیایان سپاه و شکتی  
 اعمار و نقلت و منزل آماده نگاه سپاه خود را آراستند و لشکر را آنرا که استیضا شده و  
 به نور جوانی معظم خان نهاد و بقایرت مرده در سپه معظم خان بود و آن سپاه در وقت  
 یافتی استیضا و قاریه از سپه سپاه از آن بیرون شد و آنجا مقادیر جدا گانه ساختند  
 طایفه از دریا است که در آن سوره سینه که در آنجا است و سینه و در هر سوره یک رود  
 مرتب کرده و سینه که متصل به سوره سینه و دیگر بقا است که در پاریان از آنجا که  
 بیرون رود از آنجا که فاضل سپه و استیضا و سپه شجاع بماند و آنجا که در وقت  
 محلی که ضرب خیزش بود و در تمام سوره سوره را استیضا و در آنجا که استیضا و  
 معظم خان تا استیضا و معظم خان نیز به قالی که بیرون سپه استیضا و استیضا و قالی که  
 استیضا که سپه سوره سوره استیضا بود که سینه سوره سوره سوره سوره سوره سوره  
 پاریان طرفین استیضا و شجاع پاریان استیضا و شجاع سوره سوره سوره سوره  
 کرده و سینه نگاه شاه شجاع به استیضا است که در سوره سوره سوره سوره سوره  
 فرود از استیضا که سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره  
 آنرا که از سینه سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره  
 کسان جنود قبایل از سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره  
 جوانی سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره سوره



خان کہ پچھار صد سوار بمحافظت بحسب مہ پر پختہ، بسان برقی و خشنہ ریختہ اور  
 باہر با انش بضریب سهام خون آشام و سیوف صاف بارہ خاک ہلاک انداخت  
 داناں جو برو کردہ ازاں طرف آسپ توبہ افواج قاپرو شدہ چون مقدمہ سپاہش  
 بحسب دیگر کہ پیش روئے لشکر نصرت پیکر یو و نرو یک رسید، ذوالفقار خان حرأت  
 رہتمی و جلا دھندھ میدری بکار بردہ با ہفت ہزار سوار دلاور بسان برقی فاطف چست  
 و جلاک نو درایہ حیرت مانیدہ فی القویاتش در جسر نوہ شعلہ نار بلند کرد انیہ بحسب ختن  
 گرفت مخالفان مجال بیورنیافتہ آن روئے آب صفا کشیدند اگر ذوالفقار خان  
 میں کار بست بستہ با اظہور فی رسانید شاہ شجاع ازاں بل فرستہ بیورنیافت  
 بیوالمہ و بیب چشم زخمی عظیم بلشکر فیروززی اثر سے رسید و کار بہ قہاحت سے  
 انجانبہ صری وقت معظم خان مجال یافتہ از بہاں راہ کہ شاہ شجاع سستافتہ بود از  
 عقب رہاں شد جہاں بر سر جسر سے کہ یکہ از خان قتل رسیدہ بود رسید۔ اسفندیار  
 خان کہ از جانبہ غنیم سرسری استادہ بود قدم بمافستہ پیش آمد و از ضرب تیغ بہاں  
 یکہ اقبال ہونہ کشور قدم کردید۔ شاہ شجاع از قتل اسفندیار خان و عبور  
 جنور فیوزی نشان آگی یافتہ بنائے استقلالش مستزانی گشت و دیگر مجال استقامت  
 نیافتہ بہ بدلان محمد و جان سیک و قلم سپاہ خود بجانب قریہ کرپا توجہ نمود۔ قریہ  
 پچھار صد سوار قریہ مذکور داخل شدہ خود را قائم ساخت۔ و سبازان کتیبہ نصرت  
 نصیب متوجہ آن موضع شدہ نگین در آن موضع ایماں گرفتند چون شاہ انجم از  
 تسخیر روئے زمین ملول شدہ بحسب ضرب ستانست سپاہ سیاہ پوش شب بلوہ کہ  
 شدہ مسروقات شلمانی کرد و اذان برافراشت معظم خان صید بدام افتادہ رہا کردہ

بیخبر خود مراجعت نمود و گفتند که به هنگام شام و وقت شب با غنیم اگر چه نهوں شده  
 باشد در آن سختن میا از این کار و پید جابز ندا شدند. اکنون از دست ما جان بر تو اند شد  
 چون طلوع صبح از بیابان مشرق سمت ظهور پذیرد جگر انداخته دستگیری کنم و شاه  
 شجاع شب دوران موضع شبات قدم و ندیده روز دوم مقام کرد و سپاه متفرق شده  
 او از اطراف شاه جوانب فراهم آمد و جمع پدید آمد روز سوم از موضع کور پانچواں آنگین و  
 تانی جوانب سوئی در حرکت آمد افواج ظفر شعار از دنبال کے ملو پوز کتال روانه شدند  
 پس از بیست و نه روز بر سر و کچی رسید و سپاه موکب اقبال دین دست تعاقب  
 آن جناب سرگردان شتافت بیگانه ناگاه عطف عثمان فرموده آتش تمال بر آتش  
 و سبازان لشکر اقبال که از دنبال بے لوزگان سے آمدند عیرت نامه تا پارس توبه  
 پیکار شد. او در وقت عصر ناکره محاربه گرفتند شد با کشید و از لیلین عمل الفرم  
 سبکی چهار هزار بر سر کار و سبده و گیلان همه عقب ماندند و در وقت ذوالفقار خان با  
 سوار که در آن هنگام همراه داشت در برابر شاه شجاع اقامت قیام کرد و در میدان  
 بطولت بر پیشرو ذوالفقار خان که سبکی و سبقت سواران بودند آید و بسا لست و سبده  
 ذوالفقار خان رسید هر دو خان شامت نشان پیکار کشیدند و کشتن را کردند  
 ترود است نمایان و کشته شده شایان بطور بسیار پیدند و اسلام خان و دیگران  
 بیخبر صند را کی باند کیش و سکه آمد و تالی را من گسیدند و سبکی که سبقت  
 توری قلب بود از پس ذوالفقار خان بجانب اسلام خان با من کشیدند و در طرفین

سده در آن بطوریکه آن رعب از کتال و شکر و جی حقیق سبقت سوزل - در حال مختل ظفر مختل - سبده در  
 سن صند سوار از بیابان سی صند بر روز سوار



آمدہ بے سار فیروزی آثار پیوستند۔ و ولیر خاں نیز پیش از مصافحہ و شہنشاہی با دو ہزار سوار  
از تائبیناں خود آمدہ در کوسی با داؤد خاں و رستمید خاں <sup>بہ</sup> گریہ و چوں داؤد خاں  
توارہ مختصر از پند ہمراہ خود آوردہ سپاہ فیروزی دستگاہ برآں توارہ از آب  
عبور نموده ہفت گروہی بالا بر ساحل رود خانہ معسکر گردانیدند وین اثنا سلطان  
محمدا ز بد ساشی خود از شاہ شجاع متوہم گشتند چو کہ ازین چار رفت بود یہ ہاں گشتند  
ازاں جا ہا ز آمد۔ چوں پیش از توجہ خود درین باب با سلام خاں ایوان گشتند کہ وہاں گشتند  
عمد و پیمان بادشاہی فرمود شب بہ تیاق خاں مذکور رسیدہ نزول فرمودہ اند و گوار  
آسمان جاہ فرماں صادر شد کہ سلطان محمد را روانہ حضور امیرت نشانند از ان <sup>بہ</sup> عظم خاں  
ذوالفقار خاں در اثنا سے راہ بر بستر بخوری پہلو نہادہ بنا بر اس شہنشاہ عرض در آلہ آباد  
توقف نمودند۔ و فدائی خاں را بر اقامت و حرمت آن جناب تعیین کرده بود و در وقت  
والا ساخت۔ فدائی خاں با تائبیناں خود بہ لوازم عظیم و شہزادہ <sup>بہ</sup> بی نظیر و دانشمند سلطان  
محمد را در پالکی نشانندہ روان شد۔ چوں بکتلا پانی رسید مرحمت خاں کہ از دو گوار <sup>بہ</sup> خاں  
پناہ بخت آوردن سلطان محمد تعیین شدہ بود رسید۔ فدائی خاں حسب <sup>بہ</sup> حکم چہاں  
مطلع سلطان محمد را بہ مرحمت خاں سپردہ خود را در گور کچہور کہ در جاگیر <sup>بہ</sup> شہنشاہ  
شافت۔ و مرحمت خاں سلطان محمد را در دار الخلافہ وقت شاہ بہاں <sup>بہ</sup> گوار در <sup>بہ</sup> عالم  
پناہ حاضر آورد حسب <sup>بہ</sup> حکم اقدس آن سلطان خسرو دشمن با بند و زندان <sup>بہ</sup> دم رساند  
گشتہ پس از چند ماہ در قلعہ گوالیار مجوس گردید، و معظّم خاں <sup>بہ</sup> پس از فرستادن سلطان محمد

لہ (ا) "از" آمدہ بے سار "تا" با دو ہزار سوار + لکھ (ب) جاہ + لکھ (ج) آن + لکھ (د) بود + صہ

(ب) یساق خاں +

بدو باہ پایا بے پیدا کردہ از رود خانہ نالوہ عبور پیدا نمود۔ اما قریباً سہ ہزار کس در آن آب  
 غرق گردید فنا گشتند۔ شاہ شجاع بر عبور عساکر منصور آگاہی یافتہ بنائے منتقلش  
 فروختست و با چہل و پنجاہ کس در سفینہ نشسته در غایت سراسیمگی جریدہ بڈھا کہ  
 شناخت و سائر احوال و اسباب آن جناب در آن منزل ماند۔ معظم خاں ہمہ را فراموش کردہ  
 مصحوب اخلاص خاں خوشکی بدرگاہ خلایق پناہ ایصال داشت۔ و اسلام خاں بسبب  
 بد معاشی معظم خاں بستموہ آمد۔ پیش از عبور رود خانہ نالوہ بر غاستہ عازم در گاہ شریبا  
 جاہ گردید و مخلص خاں باستصواب معظم خاں تا بینان خود را در راج محل طرح اقامت  
 انداخت۔ معظم خاں با جمیع لشکر ظفر اثر لو استے اقتدار بصوب ڈھا کہ مرتفع ساختہ  
 و شاہ شجاع از قریب وصولی جنود نصرت موعود از سلطنت و فرار روانی آن ولایت  
 دل برداشتہ با سران ولایت بہ مکہ شتافت۔ و با ہماں چہل مرد کہ قدم ہمدت  
 در راہ حقیقتتہ وفا کہ پیرایہ زمینت مروان ست سپردہ بودند با برادر نشسته  
 با تمامی اہل بیت خود بار جنگ شتافت و جمیع ملازمانش با جان بیگ کہ از  
 عمدہ ہائے دولتش بود در ڈھا کہ ماندند و اسباب سلطنت و آیات دولت و کل  
 کار خانجاست و بیوئات آن جناب کہ بواسطہ عدم فرصت و نامساعدگی وقت  
 گذاشتہ رفتہ بود معظم خاں در سرکار جہاں مدار ضبط نمودہ بدرگاہ والا ارسال نمودہ و  
 بیامین عنایت ملک منان مالک محروسہ ہندوستان بہ مساہمت غیرے در تصرف اولیائے  
 دولت اہد نبیاں فرار گرفتہ از فیضتان ابرہ عدلت خاقان گردول تو ان رشک فرمانے  
 جہاں گردید۔ سلیمان شکوہ از خوف و سراس افواج گیتی ستاں بہ پناہ سری نگر خواہیدہ

کوہستان را ناواے خود ساخته بود پسے راجہ جے سنگھ زمیندار کوہستان مذکور  
 بزنجیر اطاعت شہریار کشور کشا فریدوں فرور آورده او را مصحوب پسے خود بدرگاہ آسمان  
 جاہ فرستاده حکم ہمایوں در قلعہ گوالیار محبوس گشت۔ و پسے راجہ پرتھی سنگھ مرزبان  
 در جلد وے این خدمت و جزائے اطاعت بمنصب ہزاری پانصد سوار سر افتخار  
 برداشته در سلک ملازمان درگاہ عالم پناہ انتظام یافت۔

## تسخیر ولایت آسام بہ جلاوت و تدابیر صاحبہ کن رکن سلطنت و جہانگیری معظّم خاں و کیفیت بستن اسواری دیگر

چون معظّم خاں از آنجا کہ از پیش قدیان مرہون سپہداری و قلعہ و قیبتہ سنجان  
 عالم سروری بود از قوانین ملک ستانی و ملک داری کما یبغی آگاہ چون تمامی ملک بنگالہ  
 را از تصرف شاہ شجاع برآوردہ تحت ضبط خود در آورده دریاں دیار را ایت استقلال  
 و اقتدار برافراشت، بمقتضائے بسالت، ہمت بہ تسخیر ولایت مملکت آسام برگما  
 و آن مملکت وسیع در شمالی ملک بنگالہ واقع شاہ و مدینت و دار تصرف ملک بنگالہ  
 مصلوب بود۔ دریں مدت بیچ یکے از حکام بنگالہ سابقہ و حال یا نقش تسخیر کن ولایت  
 بر صفحہ ضمیر و لوح خاطر حسن ارتسام و ہمت تصویر نیافتہ دریں و لا آن خان شہامت  
 نشان باعانت و اقبال جہاں کشائے بادشاہی و امداد ہمت بلند بانگ سعی و تلاش

۱۰ (ج) راجہ پرتھی سنگھ مرزبان کوہستان + (ب) راجہ پرتھی سنگھ چند مرزبان کوہستان  
 ۱۱ (ا) صاحب کن رکن +

کشته تیریز و شرفه تسخیر آن کشور بلند انداخته بے محابا در آمد. و مرزبان آن دیار با وجود  
 کثرت جمعیت سپاه و سامان ملک داری تاب مقاومت بلکه اقامت نیاورده  
 آوارگی استان گردیدند و در تنگنا با ستم جبال ماوا سگرفتند و از مرز ناسازی  
 آید و چو است آن که امر از شریف و بیماری با ستم متضاده بر آن وحشیان و شت  
 پیران آنی گشتند بسیار از رفقا و اخوان آن راه آخرت پیوند و جنود اقبال نیستند  
 در تمام این بلای مبتلا گشت جمعی کثیر بر فراش بیماری غلط پندیدند. با وجود این معظم  
 خان و تقسیم همست فشرده مدتی یک سال در آن ولایت کوس استقلال می نواخت  
 تا آنکه خود نیز بر بیماری توانی تکیه نمود و برض الموت مبتلا گردید. و از آثار و علامات  
 سفر آنی متعلق شده حکم ضرورت است به تمهید بساط مصالح همت گذاشت و حاکم  
 آن ولایت را که سرگردان دشت شهباز بار بود مسنون احسان ساخته پیشکش لائق بر و مقرر  
 گردید دست از آن ملک باز داشتند و همچنان بیمار و مریض به بنگاله آمد در اندک مدت  
 نفس و افسوس شمرده ازین فشار بے ثبات رحمت بعالم باقی بُرد بتاریخ روز چهارشنبه  
 ۱۰م رمضان ۱۰۰۰ هجری قمری تقاب بساط حیات آن امیر عظیم و سپه سالار معظم بدست  
 آید از دوشیزه پهلوان جلیبا سید خاک و نقاب تمام انداخت و در سوم شوال سنه  
 ۱۰۰۰ هجری قمری در دوشیزه پهلوان جلیبا سید خاک و نقاب تمام انداخت و در سوم شوال سنه  
 ۱۰۰۰ هجری قمری در دوشیزه پهلوان جلیبا سید خاک و نقاب تمام انداخت و در سوم شوال سنه  
 ۱۰۰۰ هجری قمری در دوشیزه پهلوان جلیبا سید خاک و نقاب تمام انداخت و در سوم شوال سنه

(در طاری سنه ۱۰۰۰ هجری قمری) و حاکم آن ولایت را که سرگردان دشت اوبار بود.

(در طاری سنه ۱۰۰۰ هجری قمری) و حاکم آن ولایت که سرگردان دشت بود + سنه ۱۰۰۰ هجری قمری +

وسیعہ ہندوستان و قلمرو بکیراں فرمانروائی جہاں فتنہ چشم نتوانست کشادہ سلطنت  
 و ہمایم دولت بقانون مراد حسن تمثیت یافتہ اصلاً از منہج اعتدال خارج نیفتاد تا آنکہ  
 غرہ صفر سنہ ہزار و ہفتاد و سہ از حکمت خانہ عنایت ازلی شربت گوارائے  
 شفلے کامل بکام حال آن خسرو عادل و شہریار باذل رسیدہ نوید امن و امان بمسامع  
 جہانیاں پھیلیدہ گلبانگ بھجت و سرور بہ زمین و زماں در گرفت، و غلغلہ کوس  
 نشاط ساکنان بساط سپہ را سرخوش پیما نہ تہنیت گردانید و امور ملک و ملت  
 رو بجے تازہ و رونق بے اندازہ یافت،

در شہر رجب سنہ ہزار و ہفتاد و شش ہنگام حضرت خاقانی صاحبقران ثانی  
 در دولت خانہ اکبر آباد بعلت حبس اول در مضیق آزار و رنج افتاد۔ روزے  
 چند پہلوئے مبارک بر بستر ضعف و ناتوانی نہادہ شب و دو شبہ و بیست و ہشتم  
 شہر مذکور پس از قضائے سہ گھڑی نجومی ندائے ارحمی الی ربک بسمع رضائیدہ  
 در غایت شعور و ہوشیاری بسان بیدار دلان معنی آگاہ بامضائے امر و صییت پرداختہ  
 وہ نور شمع ایمان و بدرقہ اسم اقدس آفرینندہ جان و جہاں طریق منزل عقبے طے  
 فرمودہ بفرودیں بریں خرامیدند، چون بنا بر اقتضائے روزگار در اں ہمیں از  
 شاہزادہ ہائے والا تبار و امرائے رفیع القدر حاضر نبود لاجرم تنہی معذور از تواجہ  
 سزا و غیرہ نعش محفوف رحمت پروردگار آں شہریار سپہ اقتدار بخلاف قانون بادشاہان  
 نامدار و آداب آبا سے اجداد بندگوارش قریب صبح نخستیں کشتی نہادہ از  
 راہ دیوار گنبد کے کہ معمار ہمت خود شش ہمیں مصلحت بنا فرمودہ بود برون

لے (۱) "از" حکمت خانہ "تا" بکام دل + لے (۲) بنا بر +



وقضات اشرف واعیان شہر و علماء و فضلاء و صلحائے وقت حاضر آمدند و بران حضرت نماز  
جنازہ خواندند۔ و مطابق سنن سنیه حضرت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ جتہ لطیف  
جسد شریفش در مرقہ منورہ مضع مطہر نہادہ بمغفرت سبحانی و رحمت رحمانی مغزوق غرق  
رحمت گردید۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

—————

نام شد اقبال نامہ حضرت شہنشاہ خلد آرا مگاہ مغفرت نشان اورنگ زیب عالمگیر  
اسکنہ اللہ تعالیٰ و المنان علی درجات الجنان بدستخط اضعف العباد فقیر کرم الہی بتاریخ بست و  
چهارم محرم الحرام بروز یکشنبہ بوقت ظہر صورت تحریر یافت ۲۶۱ھ  
بلوح الخط فی القرطاسین دہرا و کاتبہ میسم فی التراب  
بتاریخ ۳۔ اگست ۱۹۲۵ء از تصحیح فراغ یافتہ۔



# فہرست اسماء

		الف
حضرت آباد ۱	بلوچ پور ۳۲	امیر میمن خان ود علی مردان خان ۶۵
غیل السدخان ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۵۳، ۵۵، ۸۲	بند مجلی واد ۱۰۱	اجیر ۸۲، ۸۵، ۸۶، ۹۵
خواجہ کمال ۹۵	بھاگ سنگھ ۱۳	اقتسام خان ۹۲
د	بھنگالہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۲۲، ۴۵، ۵۶، ۹۲، ۱۰۶، ۱۰۸	احمد آباد ۸۵، ۸۲
داراشکوہ (شہزادہ بنداقال) ۵ - ۹۵	بہادر خان ۲۳، ۴۳، ۵۶، ۵۹، ۷۷، ۷۹	انخلاص خان ۹۲، ۹۴
داؤد خان و ۴۳، ۴۴، ۹۲، ۹۵، ۹۷، ۹۹، ۱۰۵	بہادر پور ۹۳	آرلیہ
دریا کے گنگ (آب گنگ) ۴۵، ۶۶، ۹۵	بیجا پور ۳۷، ۳۸	اسام ۱۰۶، ۱۰۸
دکن (دکھن) ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۲۱، ۲۴، ۲۷، ۳۳، ۸۳، ۹۵	بیدر ۱۶، ۳۷	اسفندیار بیگ ۷۷
دکھی ۱۹، ۹۸، ۹۹، ۱۰۳، ۱۰۴	بیگم صاحب ۳۳، ۶۰	اسفندیار خان ۱۰۲
دلدار خان ۷۷	پ	اسلام خان (خدمت یار خان) ۲۸، ۲۶، ۲۷
دلیر خان ۶۰، ۸۲، ۸۳، ۸۸، ۱۰۵	پنسہ ۱۹، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۴۵، ۷۳، ۹۴، ۹۵، ۱۰۵	۲۹، ۳۹، ۵۹، ۶۴، ۶۵، ۷۷، ۷۹، ۹۳، ۹۴، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۴
دھول پور ۴۰، ۴۱، ۴۲	پر تھی سنگھ ۷۳	آصف خان (بہن یار خان) ۲۹
ڈھاکہ ۱۰۵، ۱۰۶	پر دل خان ۸۶	اعتقاد خان ۲۹
رہی سنگھ (راجہ) ۹۲	پنجاب ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	اکبر آباد ۳، ۴، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲
دیپال ۲۶	پھددار خان ۳۳، ۳۴	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲
ذوالفقار خان ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	ت	الہ آباد - ۷۵، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۹۳، ۹۴، ۹۵
۶۳، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲	تریت خان حاکم اجیر ۸۶	اوردوی خان ۶۵، ۷۵
راج محل ۹۵ - ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲	توران ۳۹	امر سنگھ ۹۵
رام سنگھ (راجہ) ۳۳، ۳۴، ۳۵	ٹھٹھہ ۲۵، ۴۴، ۸۲	اندین ۹۲
رام سنگھ (کنڈر) ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲	تیاق خان ۱۰۵	اوچین ۲۱، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱
راو شریال ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	ج	اوزنگ آباد ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲
راؤ بہادر سنگھ ولد راد شریال ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	جان بیگ ۱۰۲، ۱۰۵	اوزنگ زیب ادو ۱۰
راٹے سنگھ ۲۸	جائری (موضع) ۷۲	اودھ ۷۵
رستم بیگ ۱۰، ۲۱	جونت سنگھ (راجہ) ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	ب
رستم خان ۳۵	۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	باچ بہادر راجہ کماپیل ۷۲
رشید خان انیساری ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲	۸۳ - ۸۵، ۸۹	باغ اغر آباد ۷۳
رنگتہ (راجہ)	جے سنگھ (راجہ) ۸۲ - ۸۹، ۱۰۷	باغ ابوسعید ۸۸
روپ راج سنگھ ۴۲، ۹۵	ح	باغ جعفر خان ۹۳
روپ چند (راجہ) ۸۷	حیدر آباد ۱۳	باغ دہرہ ۵۰، ۶۱
سج	حسین بیگ خان ۸۶	باغ سریندی ۷۱، ۷۲
چتر ۹۳	خان دوران ۷۷، ۹۳	باغ فیض خان ۷۵
چتر پوج پوجاں ۹۵	خان زمان ۲۵، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲	برادر ۲۱
غیل (آب) ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲	خان عالم ۲۵	برتان پور ۲۶

چارکنہ ۹۵۹۴

زین العابدین ۱۲

سبحان سنگھ (راجہ) ۹۲

سری نگر ۶۳، ۶۲

سعدالشاہ ۱۶

سلطان محمد ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۸، ۳۲، ۳۵

صدرالمروت ۹۵

صف شکن خان ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۸۹، ۹۲

صفرخان ۸۸

طالب کلیم ۴

ظفرخان ۳۳

عالمگیر بادشاہ ۴۱

عادل شاہ

عبدالعزیز خان ۱۰

عبداللہ خان ۱۰، ۲

عماد پور ۳۹

میسٹی بیگ ۲۳، ۲۴

غضنفر خان ۴۳

فاخر خان ۳۳

فاضل خان ۳۹، ۵۶، ۵۸

فتح جنگ خان ۹۲

فدائی خان ۴۲، ۴۵، ۹۳، ۱۰۵

فیض اللہ خان ۳۹

قاسم خان ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۸، ۳۱، ۳۹، ۴۳

قباد خان ۳۳

قطب الملک ۱۳-۱۵

قراول خان ۸۶

قلعہ پچیلی ۸۶

قلعہ پچیلی ۸۹، ۸۸

قنوج ۴۵

کابل ۱۲، ۲۵، ۶۶

کشمیر ۲۵، ۶۶

کلیانی ۱۴، ۳۴

کھاتم پور ۴۹

کھیری سمست ۳۳، ۳۲، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۸۶

کھوجہ ۴۶، ۹۲

کھرگ پور ۹۳

شاہنواز خان ولد مرزا ستم صفوی ۲۲، ۸۸، کوتلی ۶۱

کورہ ۴۶

کیسرت سنگھ ۴۳

کجرات (۱۹-۲۲-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹)

گلبرگہ ۳۸، ۳۶

گوالیار ۲۳، ۱۰۵، ۱۰۶

گودکچپور ۹۳، ۱۰۵

لاہور ۸۴-۸۶

لودی خان ۹۲

مالوچی ۲۸

مالوہ ۱۰۵

ماندھو

منقرہ ۶۶، ۶۴

محمد امین خان (بخشی الملکی) ۱۹، ۳۹، ۶۶

محمد فاروق بخشی ۳۳-۳۶-۴۱

مخصوص آباد ۹۵

مخلص خان ۱۰۳

مراد بخش (سلطان) ۱۱، ۱۹، ۳۰، ۳۳، ۳۵

مرحمت خان ۱۰۵

مرشد کلی خان ۲۸، ۳۰

مرزا ستم صفوی ۲۲

مرزا شاہ رخ ۲۵

مصومہ بازار ۱۰۰، ۱۰۱

معظم خان ۱۶، ۱۹، ۲۹، ۳۰، ۳۲، ۹۲، ۱۰۸

مکرم خان ۴۴

مکن پور ۴۶

مکنہ سنگھ (راجہ) ۲۰

مہلتان ۲۵، ۴۲، ۸۲

مونیئیر ۹۳، ۹۴

مہابت خان ۱۶-۲۱

میرجلہ ۱۳-۱۶

ناصر خان (خواجہ سراہ) ۳۹

نامدار خان ولد جعفر خان

نابہر خان ۸۳

نجات خان ۲۵، ۲۸

نرہدہ (آب) ۲۸

نوراحسن ۹۳

شاہ جهان آباد ۱۵، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۶۵، ۶۶، ۶۷

شاہ شجاع ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۳۴، ۴۰، ۴۴، ۴۵

شاہ مظفر ۳۲، ۳۸

شاہتہ خان ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۴۳، ۴۴، ۴۶، ۸۶

شامباز خان ۴۱، ۱۰۵، ۸۸

۱۰۳-۱۰۴ خان

عاقل خان رازی کے مکتوبات

محمد ابراہیم شاکر  
۲۱ جون ۱۹۷۱ء

- ۱۔ واقعات عاقلی صنفیہ حیدرآباد
- ۲۔ شجرۃ الحیاة (طفولہ تا شہینہ برائے البرز رازی) تصنیف صاحب الزلیحہ
- ۳۔ مرقع (مجموعہ اشعار فارسی عاقل خان رازی)
- ۴۔ ریاض الشعر: اولہ داغستانی قلمی فنونہ دارشکر گاہ ریاض
- ۵۔ نثریہ افزونہ ۹/۲۲۱/۲۴
- ۶۔ شہدات مائیں ورق ۵۲- تصنیف ۱۳۵-۱۳۶
- ۷۔ آثار الہراء ۸۲۱/۲
- ۸۔ شہنوی پروماہ: عاقل خان رازی تصنیف
- ۹۔ مجمع و پرواثر: رازی . ۶۰-۶۶
- ۱۰۔ شجرۃ الحیاة (طفولہ تا شہینہ برائے البرز رازی)
- ۱۱۔ قصہ مدہومالت و منومہ فارسی نظم - تصنیف عاقل خان رازی -  
قلمی - کراچی میوزیم - بحوالہ عبد الحلیم شہیدی، خطوط کاتبانہ اردو - الزیر ص ۳۰۳

کتب خانہ نئی دہلی ۱۹۶۶ء